# کلیدِ دعوت

## داعیان الیٰ اللہ کے لیے مفید حوالہ جات

www.alislam.org

جمال الدین شمس

بسم اللہ الرحمن الرحیم                نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم                وعلی عبدہ المسیح الموعود

# پیش لفظ

قرآن مجید میں دعوت الی اللہ کو ایک فرض کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ دعوت الی اللہ میں غفلت اور کوتاہی منجر الی الشرک بن سکتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ القصص کی آخری آیات میں فرماتا ہے وادع الی ربک ولا تکونن من المشرکین۔

جبکہ دعوت الی اللہ انسان کے لئے آنحضور ﷺ کی معیت کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ جیسا کہ ہمارے پیارے آقا فرماتے ہیں:

"اگر محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھی بننا ہے تو پھر دعوت الی اللہ ہر ایک پر ضرور فرض ہے کیونکہ محمد رسول اللہ ﷺ کے وہی ساتھی شمار ہوں گے جو خدا کی راہ میں کھیتی اگائیں گے۔ اور پھر اس کی پرورش خود کریں گے۔ یہاں تک کہ وہ کھیتی توانا ہو جائے لہٰذا ہر وہ احمدی جو کسی بھی جگہ دعوت الی اللہ کا کام کرتا ہے اس کا کلام اللہ میں ذکر موجود ہے اس لئے اگر خدا کی بیان کردہ تعریف کی رو سے آپ کو لازماً خدا کی راہ میں کھیتی اگانی ہوگی اور نئے نئے روحانی وجود پیدا کرنے ہوں گے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۶ نومبر ۱۹۸۷ء)

داعیان کے لئے دوران گفتگو پیش آنے والے بعض حوالہ جات کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے تاکہ ان کے لئے آسانی رہے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ وہ اس حقیری کوشش کو ہم سب کے لئے ہر لحاظ سے خیروبرکت کا موجب بناوے۔ آمین

جزاکم اللہ احسن الجزاء

محتاج دعا

جمال الدین شمس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

# فہرست مضامین

## ختم نبوت



## فیضان ختم نبوت

## ظہور امام مہدی علیہ السلام

## صداقت حضرت مسیح موعودؑ



## جہاد کے بارے علماء کے فتاوی

## عیسائیت

### واقعات صلیب

## شیعہ ازم

خلافت راشدہ



## حضرت علی کی خلافت پر خداتعالٰی کی شہادت



## عدم نفاق خلفاء ثلاثہ

## کتابیات

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم　　وعلی عبدہ المسیح الموعود

# وفات مسیح علیہ السلام

| مضمون | حوالہ |
| --- | --- |
| **وفات مسیح کا اعلان** | |
| 1 مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہوچکا ہے اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔ (الہام حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) | ازالہ اوہام صفحہ 302 (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 402 |
| 2 صحیح حدیث تو کیا وضعی حدیث بھی ایسی نہیں پاؤ گے جس میں یہ لکھا ہو کہ حضرت عیسیٰؑ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے اور پھر کسی زمانہ میں زمین کی طرف واپس آئیں گے۔ اگر کوئی حدیث پیش کرے تو ہم ایسے شخص کو بیس 20,000 ہزار روپیہ تک تاوان دے سکتے ہیں۔ | کتاب البریہ بقیہ حاشیہ صفحہ 207' روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 225 |
| 3 "مولوی صاحب ایک ہی صحیح حدیث دکھائیں جس میں مسیح کا خاکی جسم کے ساتھ زندہ اٹھایا جانا اور اب تک آسمان پر زندہ رہنا لکھا ہو۔" | ازالہ اوہام صفحہ 288 |
| **وفات مسیح پر قرآنی دلائل** | |
| -1 واذ قال اللہ یعیسی انی متوفیک و رافعک الی ومطھرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ | آل عمران : 55 |
| ۱- قال ابن عباس متوفیک ممیتک حضرت ابن عباسؓ نے متوفیک کا ترجمہ ممیتک موت کے کئے ہیں۔ | ۱- بخاری کتاب التفسیر سورۃ المائدۃ<br>۲- تفسیر خازن جز اول صفحہ 299 |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| ۱- حاشیہ جلالین زیر آیت انی متوفیک صفحہ 109<br>۲- المحلی الجزالاول صفحہ 24' مسئلہ نمبر41 | ب- حضرت ابن حزم نے بھی آیت کے ظاہری معنوں کو اختیار کرتے ہوئے متوفیک کے معنے موت کے کئے ہیں- |
| | **رافعک الی' بل رفعہ اللہ الیہ** |
| 1- تفسیر روح البیان جلد1 صفحہ 331<br>2- تفسیر کبیر زیر آیت متوفیک ورفعک<br>3- شرح اکمال الکمال المعلم صفحہ 308 | ا- میں تجھے بعد موت اپنی عزت کے مقام میں اٹھاؤں گا |
| تفسیر احمدی جلد2 صفحہ 47 | ب سرسید احمد خاں کے نزدیک رفع کا لفظ قدرو منزلت کے لئے ہے نہ کہ جسم اٹھانے کے لئے- |
| ۱- ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ صفحہ 39<br>۲- الفروع من الجامع الکافی صفحہ 14 | ج آنحضور ﷺ کے لئے رفعہ اللہ الیہ کے الفاظ کا استعمال- |
| | <u>رفع کا لفظ درجات میں بلندی اور قرب کے معنوں</u> میں |
| مفردات راغب' زیر لفظ رفع- لسان العرب صفحہ 488 | 1- رفعہ من حیث التشریف شرف وعزت کے معنوں میں |
| تاج العرس جزالقاموس باب العین صفحہ 359' لسان العرب صفحہ 488 | 2- اللہ تعالٰی کی ایک صفت الرافع ہے- جو کہ مومن کو سعادت اور ولی کو تقرب میں بڑھاتا ہے- |
| | قرآن کریم |
| البقرہ:254 | 1- منہم من کلم اللہ و رفع بعضہم درجات |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| 2- رفع بعضکم فوق بعض درجات | الانعام:166 |
| 3- نرفع درجت من نشاء | الانعام:87 |
| 4- رفعنا بعضهم فوق بعض درجات | الزخرف:33 |
| 5- یرفع الله الذین امنوا منکم والذین اوتوا العلم درجت | مجادلہ:11 |
| 6- فی بیوت اذن الله ان ترفع ویذکر فیها اسمه | النور:36 |
| 7- ورفعنه مکانا علیا | مریم:58 |
| والمکان العلی شرف النبوة والزلفی عندالله وقال جماعة وهو رفع النبوة والتشریف والمنزلة فی السماء لسائر الانبیاء بلند مکان سے مراد شرف نبوت اور تقریب الی اللہ ہے اور ایک جماعت نے کہا ہے کہ وہ نبوت کا رفع ہے اور ان کو آسمان پر بزرگی اور منزلت اسی طرح حاصل ہے۔ جس طرح کل انبیا کو حاصل ہے۔ | 1- تفسیر النهر الماد من البحر لابی حیان برحاشیہ بحر المحیط جلد6 صفحہ200 زیر آیت ورفعناه مکانا علیا<br>2- شرح اکمال اکمال العلم صفحہ 308 |
| 8- الیه یصعد الکلم الطیب والعمل صالح یرفعه | فاطر:11 |
| 9- ولو شئنا لرفعنه بها ولکن اخلد الی الارض | اعراف:177 |
| ولو اردنا ان نشرفه ونرفع قدره بما آتیناه من الایات .... اگر ہم ارادہ کرتے تو اس کو شرف دیتے اور اس کی قدرو مرتبہ بلند کرتے بوجہ ان آیات ونشانات کے جو ہم نے اس کو دیئے تھے۔ | (تفسیر الدر اللقیط من البحر المحیط برحاشیہ تفسیر بحرالمحیط جلد3 صفحہ 423 |

## رفع کالفظ احادیث میں

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| 1- اذا تواضع العبد رفعه الله الی السماء السابعة بالسلسلة<br>جب آدمی عاجزی اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالی زنجیر کے ساتھ اس کا رفع ساتویں آسمان پر کرتا ہے۔ | 1-1 کنز العمال جلد2 زیر عنوان التواضع صفحہ85<br>2- الفتح الکبیر جزو الاول صفحہ 95 |
| 2- ان الله یرفع بهذا الکتاب اقواما ویضع به | |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| 1- مشکوۃ صفحہ 184<br>2- کنزالعمال جلد اول صفحہ 129 | اخرین<br>اس کتاب کے ذریعہ اللہ تعالیٰ بعض اقوام کا رفع اور دوسروں کا مقام گرادے گا۔ |
| بخاری کتاب الوصایا باب ان یترک ورثۃ اغنیاء جلد 2 صفحہ 47 | 3- حضرت رسول اکرم ﷺ نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی عیادت کے موقعہ پر فرمایا عسی اللہ ان یرفعک فینتفع بک ناس ویضر بک آخرون کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بلند مکام عطا کرے گا اور تیرے ذریعہ بعض لوگ تو فائدہ اٹھائیں گے۔ جبکہ دوسروں کو نقصان پہنچے گا۔ |
| بخاری کتاب التفسیر سورۃ الرحمٰن جلد دوم صفحہ 1021 | 4- کل یوم ھو فی شان یغفر ذنبا و یکشف کربا و یرفع قوما و یضع اخرین ہر روز اللہ تعالیٰ ایک نئی شان کا اظہار فرماتا ہے وہ گناہوں کو بخشتا اور تکالیف دور کرتا ہے۔ ایک قوم کا رفع فرماتا ہے تو دوسری کو گرادیتا ہے۔ |
| کنزل العمال جلد 7 صفحہ 68 | 5- فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم رفعک اللہ یاعم حضرت عباسؓ کی عیادت کو آنحضور ﷺ تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ کو اپنی جگہ پر بٹھایا تو آپ نے فرمایا اے میرے چچا خدا آپ کا رفع فرمائے۔ |
| 1- صافی شرح اصول کافی کتاب الایمان والکفر جز چہارم باب التواضع صفحہ 220<br>2- کنزالعمال جلد 2 صفحہ 25 | 6- ان التواضع یذید صاحبہ رفعۃ فتواضعوا یرفعکم اللہ تواضع عاجزی کرنے والے کے مقام کو بلند کرتی ہے۔ پس تم انکساری اختیار کرو اللہ تعالیٰ تمہارے مقام کو بلند کردے گا۔ |
| ابن ماجہ صفحہ 64 دعابین السجدتین صفحہ 451 | 7- رب اغفرلی وارحمنی اجبرنی وارزقنی وارفعنی اے اللہ مجھے بخش اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت عطا فرما اور مجھے رزق عطا کر اور میرا رفع فرما (یعنی میرے درجات بلند کر) |
| بخاری جلد 3 صفحہ 22 | 8- اللھم ارفعنی ولا تضعنی واللہ یرفع من یشاء و یخفض اے اللہ مجھے بلند کر اور ذلیل نہ کر۔ اللہ جس کو چاہتا ہے بلند کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے۔ |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| الفتاویٰ (محمود شلوت) صفحہ 63 | 9- وظاہر ان الرفع --- الذی یکون بعد التوفیة۔ ھو رفع المکانة لا رفع الجسد' خصوصا وقدجاء بجانبه قوله (و مطهرک من الذین کفروا) مما یدل علی ان الامر امر تشریف و تکریم اور ظاہر ہے کہ جب رفع کا لفظ وفات کے بعد آئے تو اس سے مراد درجات کی بلندی ہے نہ کہ جسم کا رفع خصوصاً ایسے مقام پر کہ خداتعالیٰ نے فرمایا (و مطهرک من الذین کفروا) یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہاں پر معاملہ عزت واحترام کا ہے۔ |
| ۱- التفسیر الکبیر جلد۔7 صفحہ 69 زیر آیت اذ قال الله یٰعیسیٰ<br>۲- تفسیر الواضح الجزالاول صفحہ 64 -ڈکٹور محمد محمود حجازی جامعہ ازھر | 10- واعلم ان ھذه الایة تدل علی ان رفعه فی قوله (ورافعک الی) ھو الرفعة بالدرجة والمنقبة لا بالمکان والجهة کما ان الفوقیة فی ھذه لیست بالمکان بل بالدرجة والرفعة اور یاد رکھیں کہ اس آیت (رافعک الی) میں رفع کا لفظ درجات اور مقام میں بلندی کے معنوں میں آیا ہے نہ کہ جگہ اور طرف کے مفہوم میں جیسا کہ یہاں فوقیت کا تعلق کسی جگہ سے نہیں بلکہ درجات کی بلندی سے ہے۔ |
| بخاری کتاب بدء الخلق باب نزول عیسیٰ بن مریم جلد دوم صفحہ 354 | کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم واما مکم منکم قرآنی محاورہ میں لفظ نزول ہر اس چیز کے لئے بولا جاتا ہے جو انسانی زندگی کے لئے غیر معمولی افادیت اور اثر رکھتی ہو۔ |
|  | **لفظ نزول قرآن شریف میں** |
| الزمر:7 | 1- انزل لکم من الانعام ثمانیة ازواج |
| الاعراف:27 | 2- انزلنا علیکم لباسا یواری سوا تکم وریشا |
| الحجر:22 | 3- ان من شیء الا عندنا خزائنه وما ننزل الا بقدر معلوم |
| المومن:2 | 4- ینزل لکم من السماء رزقا |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| الطلاق 11، 12 | 5- قد انزل الله اليكم ذكرا رسولا يتلو عليكم ايات الله |
| الحدید:25 | 6- وانزلنا الحديد فيه باس شديد ومنافع للناس - |
| | **لفظ نزول حدیث میں** |
| بخاری کتاب الحج | ١- عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله فى الشهر الحج وليالى الحج فنزلنا بسرف قالت نخرج اليه صحابه |
| نہایہ لابن الاثیر | ٢- عن ابى هريرة ينزل المهدى فيبقى فى الارض - |
| صحیح مسلم باب النزول | ٣- يا رسول الله اين تنزل غدا - یا رسول اللہ ! کل آپ کس کے ہاں ٹھہریں گے۔ |
| المائدہ:118 | 2- وكنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم فلما توفيتنى كنت انت الرقيب عليهم - |
| الہام الرحمان فی تفسیر القرآن زیر آیت فلما توفیتنی۔ | 1- "وكنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم..... تو جانتا ہے میری وفات کے بعد ان میں یہ خیال واقع ہوا۔ میرے وقت حیات میں اور میرے اصحاب کے وقت حیات میں ایسی کوئی بات نہ تھی۔" |
| اقرب الموارد۔ القاموس | 1- توفى الله فلانا اى قبض روحه<br>توفی کے معنی روح قبض کرنے کے ہیں۔ |
| لسان العرب | 2- توفاه الله اذا قبض نفسه<br>توفاہ اللہ کے معنی ہیں اس کی جان قبض کرلی۔ |
| المنجد | 3- توفاه الله اماته' توفى فلان قبضت روحه و مات توفاہ اللہ کا مطلب ہے اس کو اللہ نے موت دی۔ توفی فلان کے معنی ہیں اس کی روح قبض ہوگئی اور وہ مرگیا۔ |
| | **قرآن کریم** |
| آل عمران:193 | 1- توفنا مع الابرار |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| 2- توفنی مسلما والحقنی بالصالحین | یوسف: 102 |
| 3- والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا | بقرہ: 240، 234 |
| 4- واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک | یونس: 46، الرعد: 40، المومن: 77 |
| 5- الله یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت فی منامها | الزمر: 42 |
| 6- ان التوفی لا یستفاد من اطلاقه الموت۔ توفی کے لفظ کا اطلاق سوائے موت کے اور کوئی فائدہ نہیں دیتا | مجمع البیان زیر آیت فلما توفیتنی |
| **حدیث** | |
| 1- فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیهم شهیدا مادمت فیهم آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں بھی وہی جواب دوں گا جو اللہ کے نیک بندے حضرت عیسٰی علیہ السلام نے دیا تھا کہ میں ان پر نگران تھا جب تک ان میں رہا۔ جب تو نے مجھے وفات دے دی تو تو ہی ان پر نگران تھا۔ | بخاری کتاب التفسیر سورۃ المائدہ آیت ہذا۔ اور کتاب بدء الخلق جلد دوم صفحہ 353 |
| 2- فلما توفی رسول الله ودفن فی بیتها جب آنحضرت ﷺ نے وفات پائی اور آپ ﷺ حضرت عائشہؓ کے گھر دفن ہوئے۔ | تنویر الحوالک شرح موطا امام مالک جز اول صفحہ 231 |
| 3- عن عائشة قالت توفی النبی صلی الله علیه وسلم فی بیتی حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے میرے گھر وفات پائی۔ | بخاری جزو سوم صفحہ 59 |
| 4- قالت دخل علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم حین توفیت ابنته فقال اغسلنها بثلاث ام عطیة انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی جب فوت ہوئی تو آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تین دفعہ نہلاؤ۔ | زبدۃ المرام فی ترجمہ عمدۃ الاحکام کتاب الجنائز صفحہ 78 |
| 5- قال ابن عباس متوفیک ممیتک | بخاری کتاب التفسیر زیر آیت فلما توفیتنی۔ |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| **توفی پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چیلنج** | |
| اگر کوئی شخص قرآن کریم سے یا کسی حدیث رسول ﷺ سے یا اشعار و قصائد و نظم و نثر قدیم و جدید عرب سے یہ ثبوت پیش کرے کہ کسی جگہ توفی کا لفظ خدا تعالیٰ کا فعل ہونے کی حالت میں جو ذوی الروح کی نسبت استعمال کیا گیا ہو وہ بجز قبض روح اور وفات دینے کے کسی اور معنے پر بھی اطلاق پا گیا ہے یعنی قبض جسم کے معنوں میں بھی مستعمل ہوا ہے تو میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر اقرار صحیح شرعی کرتا ہوں کہ ایسے شخص کو اپنا کوئی حصہ ملکیت کا فروخت کر کے مبلغ ہزار روپیہ نقد دوں گا اور آئندہ اس کی کمالات حدیث دانی اور قرآن دانی کا اقرار کروں گا۔ | ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 503، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 603 |
| وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم | آل عمران:145 |
| **قد خلت من قبلہ الرسل** | |
| 1- خلا فلان اذا مات جب کوئی مرجائے تو خلا فلان کہتے ہیں | تاج العروس۔ لسان العرب۔ قاموس |
| 2- خلت الدار خلاء ای لم یبق فیھا احد گھر میں کوئی بھی باقی نہیں رہا۔ سب مرگئے۔ | تاج العروس |
| 3- اذا سید منا خلا قام سید قؤل بما قال الکرام فعول | |
| 4- تمام انبیاء جو آنحضرت سے قبل تھے فوت ہو چکے | ترجمان القرآن (نواب صدیق الحسن) جلد 1 صفحہ 513 |
| 5- اللہ جل شانہ فرماتا ہے کہ میں محمد ﷺ کے ساتھ بعد اختتام مدت عمر ویسا ہی کروں گا جس طرح تمام رسولوں کے ساتھ کیا جو اس سے پہلے مخلوق کی طرف بھیجے گئے اور جو اپنی مدت عمر پوری کر کے فوت ہو چکے۔ | 1- تفسیر ابن جریر جلد 4 صفحہ 110 زیر آیت وما محمد الا رسول۔ 2- تفسیر بحر المحیط جلد 3 صفحہ 110 |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| 1- تفسیر ابو سعود جلد 3 صفحہ 85 زیر آیت وما محمد الا رسول<br>2- کشاف جلد نمبر اول صفحہ 353<br>3- تفسیر مدارک جلد اول صفحہ 258<br>4- تفسیر خازن جلد اول صفحہ 360 | 6 معنی الایۃ فسیخلوا محمد کما خلت الرسل من قبلہ اس سے قبل جس قدر رسول آئے وہ سب یا تو موت کے ذریعہ یا قتل کے ذریعہ دنیا چھوڑ گئے اور ان کا دین قائم رہا۔ |
| تفسیر مظہری جلد 2 صفحہ 147 | 7- قد خلت مضت' ماتت من قبلہ الرسل فسیموت ھو ایضا۔ یعنی اس رسول سے پہلے سب رسول مر گئے ایسے ہی یہ رسول بھی ضرور فوت ہو جائے گا۔ |
| 1- تفسیر سراج المنیر جلد اول صفحہ 251<br>2- تفسیر غرائب القرآن جلد اول صفحہ 348<br>3- تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 20 زیر آیت وما محمد الا رسول | 8 فسیخلو کما خلوا بالموت او القتل یہ ضرور اسی طرح گزر جائے گا جس طرح دوسرے موت یا قتل کے ذریعہ گزر گئے۔ |
| البیضاوی جلد اول صفحہ 184 زیر آیت وما محمد الا رسول | 9- جس طرح دوسرے رسول موت یا قتل سے زمین کو خالی کر گئے یہ سابق رسولوں کے بارے ہے |
| تفسیر بحر مواج جلد اول صفحہ 431 | 10- تمام رسول اس جہاں سے گزر گئے۔ |
| | **قرآن** |
| (البقرۃ:135) | 1- تلک امۃ قد خلت |
| (العمران:137) | 2- قد خلت من قبلکم سنن |
| (فاطر:24) | 3- وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر |
| (رعد:30) | 4- قد خلت من قبلھا امم |
| الاحقاف:17 | 5- وقد خلت القرون من قبلی |
| | **حدیث** |
| | 1- کان فیما خلا من اخوانی من الانبیاء ثمانیۃ الاف |

| حوالہ | مضمون |
| --- | --- |
| کنز العمال جلد 6 صفحہ 121 | نبی ثم کان عیسی ابن مریم ثم کنت انا بعدہ رواہ ترمذی۔ جس قدر میرے بھائی نبیوں سے جو پہلے مر چکے آٹھ ہزار تھے پھر ان کے بعد عیسیٰ بن مریم ہوئے پھر اس کے بعد میں ہوا۔ |
| مائدہ:76 | ماالمسیح ابن مریم الا رسول قدخلت من قبلہ الرسل |
| بخاری کتاب المناقب حدیث نمبر867 صفحہ 428 | ۔ آنحضرت ﷺ کے وصال پر صحابہ کا اجماع کہ تمام انبیاءؑ فوت ہو چکے ہیں۔ |
| تفسیر محمدی زیر آیت وما محمد الا رسول صفحہ 320 | ۔ یعنی جو ہیں پیغمبر گزرے زندہ رہیا نہ کوئی<br>تویں محمد رہے نہ دائم موت بندیاں سرہوئی |

## وفات مسیح پر متفرق آیات

| حوالہ | مضمون |
| --- | --- |
| بنی اسرائیل:94 | 1- قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا |
| انبیاء:35,36 | 2- وما جعلنا لبشر من قبلک الخلدافان مت فھم الخلدون |
| الانبیاء:8 | 3- وما جعلنھم جسدا لا یاکلون الطعام وما کانوا خالدین |
| الاحزاب:63 | 4- ولن تجد لسنة اللہ تبدیلا |
| الحج:6 النحل 71 | 5- ومنکم من یتوفی ومنکم من یرادلی ارذل العمر لکیلا یعلم من بعد علم شیاء |
| یٰسین:49 | 6- ومن نعمرہ ننکسہ فی الخلق |
| الفرقان:21 | 7- وما ارسلنا قبلک من المرسلین الا انھم لیاکلون الطعام ویمشون فی الاسواق |
| نحل:22,21 | 8- الذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیا وھم یخلقون اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون |

| حوالہ | مضمون |
| --- | --- |
| مریم:31 تا 34 | 9- قال انی عبد اللہ اتنی ا لکتب و جعلنی مبر کا این ماکنت واوصنی بالصلوۃ والزکوۃ مادمت حیا |
| الروم:55 | 10- اللہ الذی خلقکم من ضعف ثم جعل من بعد ضعف قوۃ ثم جعل من بعد قوۃ ضعفاء شیبۃ |
| المومنون:51 | 11- واوینھما الی ربوۃ ذات قرار و معین |
| ق:17 | 12- نحن اقرب الیہ من حبل الورید |
| بقرہ:157 | 13- انا للہ وانا الیہ راجعون |
| الصفت:100 | 14- انی ذاھب الی ربی سیھدینی |
| العنکبوت:58 | 15- کل نفس ذائقۃ الموت ثم الینا ترجعون |
| النساء:157,158 | 16 وما قتلوہ وما صلبوہ......بل رفعہ اللہ |
| 1- تفسیر بحر المحیط جلد 3 صفحہ 390<br>2- تفسیر جمل جلد اول صفحہ 532 | اما ان یلقی شبۃ علی شخص فلم یصح ذ لک عن رسول اللہ یہ بات کہ حضرت مسیح کی شکل کسی اور کو دے دی گئی آنحضور سے ثابت نہیں.... اگر یہ کہنا جائز ہو تو اس سے سفسطہ کا دروازہ کھل جائے۔ |
| الفصل فی الملل والاھواء والنحل جلد اول صفحہ 59 | الف اگر ممکن ہو کہ صاحب حسن سلیم کسی کی شبیہ بن سکتا ہے تو پھر کل نبوتیں باطل ہو جائیں |
| تفسیر کبیر (رازی) جلد 2 صفحہ 692 | ب عیسائی جو مشرق و مغرب میں پھیلے ہوئے ہیں اور مسیح سے محبت میں غلو کرتے ہیں۔ وہ خبر دیتے ہیں کہ انہوں نے مسیح کو مقتول و مصلوب دیکھا اگر ہم انکار کریں تو تواتر کا انکار ہے جو پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے تواتر میں طعن کرنے سے محمد ﷺ اور حضرت عیسیٰ کی نبوت میں طعن لازم آتا ہے۔<br>نیز لکھتے ہیں۔ |
| تفسیر کبیر (رازی) جلد 2 صفحہ 692 | یہ بات تحقیق سے ثابت ہو چکی ہے کہ مصلوب ایک زمانہ دراز تک زندہ رہا۔ اگر وہ عیسیٰ علیہ السلام نہیں تھے بلکہ کوئی اور تھا تو ضرور جزع فزع کرتا اور کہتا کہ میں عیسیٰ نہیں ہوں۔<br>نیز فرماتے ہیں۔ یہ کہنا کہ ایک غیر آدمی کو مسیح کی صورت میں |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| تشکیل کیا گیا ایسی بات اللہ تعالیٰ کی کامل حکمت کے منافی ہے۔ | |
| **وفات مسیح از روئے حدیث** | |
| ا لوکان موسی وعیسی حیین لما وسعھما الا اتباعی اگر (حضرت) موسیٰ اور عیسیٰ (علیہما السلام) زندہ ہوتے تو انہیں میری اتباع کے بغیر چارہ نہ ہوتا | 1- تفسیر ابن کثیر جلد اول صفحہ 378 سورۃ آل عمران زیر آیت واذ اخذ اللہ میثاق النبیین<br>2- البحر المحیط جلد 6 صفحہ 147 سورہ الکہف واقعہ حضرت موسیٰ<br>3- الیواقیت والجواہر صفحہ 22<br>4- تفسیر کبیر جلد 2<br>5- مباحثہ شاہجہان پور صفحہ 33 |
| ب- لوکان موسی وعیسی علیہما السلام حیین لکانا من اتباعہ | 1- مدارج السالکین جلد 2 صفحہ 496<br>2- ترجمان القرآن بلطائف البیان جلد اول صفحہ 461<br>3- تفسیر ابن کثیر زیر آیت میثاق النبیین سورۃ العمران آیت 82 |
| 2- یاعیسی انتقل من مکان الی مکان لئلا تعرف فتوذی۔ اے عیسیٰ تو ایک جگہ سے دوسری جگہ کی طرف ہجرت کرتا رہ تاکہ لوگ تجھے پہچان کر تکلیف نہ دیں | کنز العمال جلد 3 صفحہ 158 حدیث 5955 |
| 3- انہ لم یکن نبی کان بعدہ نبی الا عاش نصف عمر الذی کان قبلہ وان عیسی ابن مریم عاش عشرین ومائۃ وانی لا ارانی الا ذاھبا علی راس الستین<br>ترجمہ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر 120 سال تھی اور میں 60 سال کی عمر میں فوت ہونے والا ہوں | 1- کنز العمال جلد 11 کتاب الفضائل حدیث 32262 2- حجج الکرامہ صفحہ 428 3- مواہب اللدنیۃ جلد اول صفحہ 42 4- مجمع بحار الانوار جلد اول صفحہ 28 |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| | 5- ماثبت بالسنة فی السنة صفحہ 49<br>6- مستدرک صفحہ 140<br>7- ترجمان القرآن زیر آیت ان اللہ اصطفک ومطہرک<br>8- طبری جلد 2 صفحہ 164<br>9- الیواقیت والجواہر صفحہ 35 |
| 4- اما عیسی رفع وھو ابن ثلاث وثلاثین وھو قول انصاری اما احادیث النبی عاش عیسی عشرین ومائة سنة<br>یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام 33 سال کی عمر میں آسمان پر چلے گئے یہ عیسائیوں کا قول ہے۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت عیسیٰؑ کی عمر 120 سال بتائی ہے۔ | زرقانی صفحہ 34 جلد اول |
| 5- وقد تعلمون ان اللہ حی لا یموت ان عیسی اتی علیہ الفناء | اسباب النزول سورۃ آل عمران صفحہ 53 |
| 6- جو پیو دے نال مشابہ بیٹا ہوندا شک نکوئی<br>ہے زندہ رب ہمیش نہ مری موت عیسیٰ نوں آئی | احوال الآخرت اور تفسیر محمدی صفحہ 247 سورۃ العمران |
| 7- عن النبی صلی اللہ علیہ والسلام انہ قال قبل موتہ بشھر اونحوذ لک مامن نفس منفوسة الیوم تاتی علیہا مائة سنة وھی حیة یومئیذ<br>آنحضور ﷺ نے اپنی وفات سے ایک ماہ تقریباً پہلے فرمایا کہ جو نفس آج زندہ ہے سو سال تک فوت ہو جائے گا۔ | الصحیح المسلم کتاب فضائل صحابہ جزء السابع صفحہ 178 اور احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 345-385 ، |
| 8- فقال ارائیتکم لیلتکم ھذہ فان علی راس مائة سنة منھا لا یبقی ممن ھو علی ظھر الارض احد | بخاری کتاب العلم باب السمر بالعلم جلد اول صفحہ 155<br>الصحیح المسلم کتاب فضائل صحابہ جزء السابع صفحہ 178 |
| 9- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سرخ رنگ بال گھنگھریالے اور | |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| پیشانی چوڑی تھی | بخاری کتاب بدء الخلق باب واذکر فی الکتاب مریم اذ انتبذت من اهلها جلد دوم صفحة 351 |
| 10- لعن الله الیهود والنصری اتخذوا قبور انبیاء هم مسجدا کہ اللہ لعنت کرے یہودیوں اور عیسائیوں پر جو اپنے انبیاء کی قبروں پر سجدے کرتے ہیں۔ | (بخاری کتاب الجنائز باب ما یکره من اتخاذ المساجد علی القبور) |

## وفات مسیح اور بزرگان امت

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| 1- لقد قبض فی للیلة التی عرج فیها بروح عیسی بن مریم لیلة سبع وعشرین رمضان۔ حضرت حسنؓ نے فرمایا کہ حضرت علیؓ اسی رات فوت ہوئے ہیں۔ جس رات حضرت عیسیٰ کی روح اٹھائی گئی تھی۔ یعنی 27 رمضان کو | الطبقات الکبیر جلد 3 فی ذکر علی بن ابن طالب |
| 2- التوفی هو اماتة العادیة واعلم ان الرفع بعده للروح...... والمعنی انی ممیتک وجاعلک بعد الموت فی مکان رفیع عندی۔ توفی کا لفظ فطری موت کیلئے آتا ہے۔ اور یہ معلوم رہے کہ موت کے بعد رفع روح کا ہوتا ہے۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ میں تجھے طبعی موت دونگا۔ اور مرنے کے بعد اپنے حضور بلند مقام عطا کرونگا۔ | 1- تفسیر مراغی جلد 1 زیر آیت انی متوفیک ورافعک 2- تفسیر القرآن (علامہ مفتی محمد عبدہ) جلد 3 صفحہ 316 زیر آیت انی متوفیک |
| 3- الاکثر ان عیسی لم یمت وقال مالک مات اکثریت کی رائے تو یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے۔ لیکن حضرت امام مالک نے کہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ | مجمع البحار الانوار جلد اول' صفحہ 286 |
| 4- قیل یدل علی انه توفاه وفات الموت قبل ان یرفعه آیت سے تو یہی ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے رفع سے پہلے وفات پائی۔ | البحر المحیط ج 4 صفحہ 61 و تفسیر القرآن (علامہ رشید رضا قاہرہ) جلد 3 صفحہ 117 فتح القدیر جلد نمبر 2 زیر آیت فلما توفیتنی |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| 5- قدمات عیسی علیه السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام موت کا پیالہ پی چکے ہیں۔ | ابن جریر جلد 3 صفحہ 164 |
| 6- قوله تعالى و لكن رفعه الله بعد ان توفاه۔ اللہ تعالیٰ نے وفات دینے کے بعد رفع فرمایا | اکمال الدین صفحہ 219 (محمد بن علی الحسین 381 متوفی القمی) |
| 7- ان عیسی لم یقتل ولم یصلب و لکن توفاہ اللہ عزوجل ثم رفعہ الیہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ قتل ہوئے اور نہ صلیب پر مرے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں طبعی وفات دیکر ان کا اپنی طرف رفع فرمایا۔ | المحلی الجزء الاول صفحہ 24 (محمد بن علی حزم اندلسی) |
| 8- هذه الاية دلالة انه امات عيسى و توفاه ثم رفعه اليه یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو وفات دی اور پھر اس کے بعد ان کا رفع کیا۔ | ا۔ تفسیر مجمع البیان جلد اول زیر آیت فلما توفیتنی (امام جبائی) اا۔ تفسیر فتح القدیر للعلامہ شوکانی الجزء الثانی صفحہ 90 زیر آیت فلما توفیتنی |
| 9- تمام انبیاء کی روحیں بعد موت و مفارقت بدن آسمان میں رہتی ہیں | زاد المعاد جلد اول صفحہ 301 |
| 10- معراج کی رات آنحضرت ﷺ نے تمام انبیاء علیہم السلام کو دیکھا ضرور وہ انکی روحیں تھیں | کشف المحجوب اردو صفحہ 317 |
| 11- قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ذکر 4 جگہ آیا ہے۔ | 1- تفسیر احمدی، سرسید احمد خان جلد 2 صفحہ 46-48<br>2- تصانیف احمدیہ حصہ اول جلد چہارم صفحہ 46<br>3- مقالات سرسید حصہ چہاردہم صفحہ 235 |
| 12- ڈاکٹر انعام اللہ خان صاحب کے خط کے جواب میں لکھا۔ وفات مسیحؑ ذکر خود قرآن مجید میں ہے مرزا صاحب کی تعریف یا برائی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا | ملفوظات ابوالکلام آزاد صفحہ 130-129 مطبوعہ مکتبہ ماحول کراچی |
| 13- حضرت ابن حزمؒ "انبیاء کی ارواح جنت میں ہیں نبی کریم | |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| الملل والنحل جلد دوم صفحہ 102 | ﷺ نے .... اسراء کی رات .... حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ کو دوسرے آسمان پر دیکھا |
| اکمال الدین واتمام النعمہ جلد دوم صفحہ 548 زیر عنوان حدیث شداد بن عاد بن ارم | 14- شیخ سعید الصادق ابی جعفر القمی:- پھر وہ (حضرت عیسیٰ) ارض سولابط (فلسطین) سے منتقل ہوئے اور بہت سے ملکوں اور شہروں کی سیر کرتے ہوئے کشمیر پہنچے اور وہیں زندگی بسر کی |
| i- زاد المعاد جلد اول صفحہ 20 ii- تفسیر فتح البیان جلد دوم صفحہ 49، 50' شرح زرقانی جلد اول صفحہ 34 | 15- حافظ ابن قیم : یہ روایت کہ حضرت عیسیٰ تینتیس (33) سال کی عمر میں آسمان کی طرف اٹھائے گئے کسی طرح بھی صحیح اور متصل روایت کے طور پر نہیں ہے جسے اختیار کرنا لازمی ہو- امام شافعی کے بقول یہ تو صرف عیسائیوں کی روایات ہیں |
| تاریخ ابن خلدون جلد اول صفحہ 273 فصل فی امر الفاطمی وما یذہب الیہ.... | 16- ابن خلدون ! "بعض صوفیاء اس حدیث کو لیتے ہیں کہ عیسیٰ کے سوا کوئی اور مہدی نہیں- نیز عیسیٰ کو شریعت موسویہ سے نسبت ہے شریعت محمدیہ سے نہیں-" |
| | 17- علامہ محمد اکرم صابری : "کاملین کی روحانیت کبھی ارباب ریاضت پر ایسا تصرف کرتی ہے کہ وہ ان "مرتاضین" کے افعال کا فاعل بن جاتی ہے اور اس رتبہ کے پانے کو صوفیا "بروز" قرار دیتے ہیں- بعض اشخاص کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کی روح مہدی میں بروز کرے گی اور نزول عیسیٰ سے یہی مراد ہے- |
| خریدہ العجائب صفحہ 263' مصری | 18- حضرت امام سراج الدین الوری : حضرت عیسیٰ کے ظہور سے مراد ایسا شخص ہے جو فضل و شرف میں حضرت عیسیٰ کے مشابہ ہو گا جیسا کہ تشبیہ دینے کے لئے ایک نیک آدمی کو فرشتہ اور شریر کو شیطان کہہ دیا جاتا ہے- مگر اس سے فرشتہ یا شیطان کی ذات مراد نہیں ہوتی- |
| | 19- حضرت شمس تبریز :- |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| دیوان شمس تبریز<br>صفحہ 212 | آں چہ از عیسی و مریم فوت شد<br>گر مرا باور کنی آں ہم شدم |
| | 20- حضرت امام غزالی :- |
| نظرات فی القرآن صفحہ 38-37 | ان حالات میں جس میں حضرت محمد ﷺ کا وصال مبارک ہوا۔ اور ان حالات میں کہ حضرت عیسیٰؑ نے وفات پائی بہت بڑا فرق ہے۔ |
| | 21- علامہ عبیداللہ سندھی :- |
| الہام الرحمٰن فی تفسیر القرآن صفحہ 240 الہام الرحمٰن فی تفسیر القرآن صفحہ 240 شائع کردہ شاہ ولی اکیڈمی حیدر آباد (سندھ) | "یہ جو حیات عیسیٰ لوگوں میں مشہور ہے یہ یہودی کہانی نیز صابی من گھڑت کہانی ہے۔ مسلمانوں میں فتنہ عثمان کے بعد بواسطہ انصار بنی ہاشم یہ بات پھیلی اور یہ صابی اور یہودی تھے علی بن ابی طالب کے مددگار تھے۔ ان میں حب علی نہیں تھا بغض اسلام تھا۔ یہ بات ان لوگوں میں پھیلی جن نے ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی کا مطلب نہیں سمجھا.....<br>قرآن میں ایسی کوئی آیت نہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہو کہ عیسیٰ نہیں مرا۔" |
| اشارات فریدی حصہ 4<br>صفحہ 136 مقبوس نمبر 60- | 22 خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف :<br>دیگر انبیاء واولیاء کی طرح ان (حضرت عیسیٰؑ) کا بھی رفع ہوا۔ |
| | 23 عبدالماجد دریا آبادی |
| صدق جدید لکھنؤ شمارہ 27 جنوری 67ء | حضرت عیسیٰ کو زندہ اٹھالینے کی بھی صراحت قرآن مجید میں نہیں۔ |
| | 24 غلام احمد پرویز : |
| شعلہ مستور صفحہ 80 | آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے دوسرے رسولوں کی طرح اپنی مدت عمر پوری کرنے کے بعد وفات پائی |
| اقبال نامہ حصہ اول صفحہ 196<br>مرتبہ شیخ عطاء اللہ | 25 ابن حزم وفات مسیح کے قائل تھے ساتھ نزول کے بھی |
| | 26 سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب : |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| i- میرے اعتقاد میں کوئی ابہام نہیں میں نے صرف یہ کہا ہے کہ زندہ جسمانی طور پر اٹھائے جانے کی صراحت قرآن میں نہیں ہے۔ | ہفت روزہ ایشیاء صفحہ 5 21 نومبر 1951ء (ایک سوال کے جواب میں) |
| ii- مسیح علیہ السلام کے "رفع" کا مسئلہ متشابہات میں سے ہے | اخبار کوثر 21 فروری 1951ء |
| iii- "حیات مسیح اور رفع الی السماء" قطعی طور پر ثابت نہیں۔ قرآن کی مختلف آیات سے یقین پیدا نہیں ہوتا | تقریر مودودی صاحب' اچھرہ لاہور 28/3/57 بحوالہ آئینہ مودودیت |
| iv- قرآن کریم نہ اس کی تصریح کرتا ہے کہ اللہ ان (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو جسم و روح کے ساتھ کرہ ارض سے اٹھا کر آسمانوں پر کہیں لے گیا او: نہ ہی صاف کہتا ہے کہ انہوں نے زمین پر طبعی موت پائی اور صرف ان کی روح اٹھائی گئی | تفہیم القرآن جلد اول صفحہ 420 حاشیہ زیر آیت بل رفعه الله الیه |
| v- قرآن کی روح سے زیادہ مطابقت اگر کوئی طرز عمل رکھتا ہے تو وہ صرف یہی ہے کہ "رفع جسمانی" کی تصریح سے بھی اجتناب کیا جائے اور موت کی تصریح سے بھی۔ اس کی کیفیت کو اس طرح مجمل چھوڑ دیا جائے جس طرح اللہ تعالیٰ نے خود مجمل چھوڑ دیا ہے۔ | تفہیم القرآن جلد اول صفحہ 421 سورہ النسا |
| vi- قرآن میں اگرچہ تصریح نہیں مگر دو آیات ایسی ہیں جن سے اس (وفات مسیح) کا اشارہ نکلتا ہے۔ | بیان در تحقیقاتی عدالت 5-مئی 54ء بحوالہ ہفت روزہ لاہور 25 ستمبر 93ء صفحہ 14 |

## حضرت عیسیٰؑ کشمیر میں

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| 1 وآوینھما الی ربوۃ ذات قرار و معین<br>اور ہم نے دونوں (حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انکی والدہ ماجدہ) کو ایک اونچی پر سکون اور چشموں والی جگہ میں پناہ دی | المومنون:51 |
| 2 یا عیسی انتقل من مکان الی مکان لئلا تعرف | |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| کنزالعمال جلد 3 صفحہ 158 حدیث نمبر5955 | فتنو ذی<br>اے عیسیٰ تو ایک جگہ سے دوسری جگہ ہجرت کرتا رہ تاکہ تو پہچانا نہ جاسکے اور تجھے تکلیف نہ پہنچے |
| اکمال الدین صفحہ 242 | 3 غانم ہندی جو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والا اور کشمیر کی عیسائی کونسل کا ممبر تھا کونسل کے فیصلہ کے مطابق حضرت علیؓ کے زمانہ خلافت میں عرب پہنچا اور انجیلی شہادات کی روشنی میں اسلام کی صداقت معلوم کی۔ |
| اکمال الدین صفحہ 599 آخری صفحات باب 58 | 4 یوز آسف سفر کرتے کرتے کشمیر پہنچے اور یہاں وفات پائی اور آپ کا مقبرہ بنایا گیا |
| صافی شرح اصول کافی کتاب الحجہ جز 3 صفحہ 334 باب مولد صاحب الزمان فی قصہ سعید غانم الھندی۔ | ابو سعید غانم ہندی نے بتایا کہ انجیل جو کہ کشمیری عیسائیوں کے پاس ہے میں محمد نامی نبی کی خبر ہے اس کی تصدیق کرنے آیا ہوں |
| تاریخ کشمیر قلمی صفحہ 169 | 5 راجا گوپانند کے دور حکومت میں یوز آسف بیت المقدس سے وادی کشمیر میں آئے جو بنی اسرائیل کے نبی تھے بقیہ زندگی یہاں گزاری اور محلہ (اتر مرہ) سرینگر میں دفن ہوئے۔ |
| بھوشہ مہاپران صفحہ 280 پرب نمبر3 ادھیائے نمبر2 شلوک 21 تا31 | 6 راجہ شالباھن کی ساکا قوم کے ایک راجہ سے "وین" مقام پر ملاقات ہوئی۔ شالباھن کے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ وہ کنواری کے بطن سے پیدا ہوا۔ اس کا مذہب محبت اور صداقت پر مبنی ہے اور اس کا نام عیسیٰ مسیح ہے |
| ینگ ہسبنڈ کشمیر صفحہ 112 | 7 انگریزی حکومت کے نمائندہ کشمیر Svi Franas , Younghusband اپنی کتاب میں لکھتے ہیں 1900 سال پہلے یوز آسف نام بزرگ کشمیر آئے وہ تمثیلوں میں باتیں کرتے جیسا کہ حضرت مسیح کی تمثیلیں مذکور ہیں۔ نظریہ یہی ہے کہ مسیح اور یوز آسف ایک ہی شخص کے نام ہیں |
| | 8 کیپٹن سی۔ ایم Enrique لکھتے ہیں سری نگر قیام کے دوران |

| حوالہ | مضمون |
| --- | --- |
| The Realms of the Gods : 97 | شہر میں موجود بعض مزارات کی تحقیق کے دوران یہ پتہ لگا کہ ایک مزار حضرت عیسیٰ کا ہے |
| الھلال جلد 2 حصہ 4(1903) | 9 عیسائی اخبار الھلال بیروت لکھتا ہے۔ سری نگر میں ایک یوز آسف نبی کا مزار مرجع خلائق ہے۔ جو اہل کتاب کا نبی بتایا جاتا ہے وہ دور کے علاقے سے آیا تھا۔ |
| حشمت کشمیر از عبدالقادر آر-اے-ایس بنگال صفحہ 68۔ | 10 کشمیری مورخ عبدالقادر بن واصل علی خاں لکھتے ہیں مقامی لوگ یہ مزار اہل کتاب نبی کا بتاتے ہیں |
| واقعات کشمیر صفحہ 82 از خواجہ محمد اعظم | 11 مقامی لوگوں کے مطابق یہ مزار ایک ایسے نبی کا ہے جو امن کی تعلیم دیتا تھا اس مزار کی زیارت سے نبوت کی بہت سی برکات دیکھنے میں آئی ہیں |
| صفحہ 7-8 | 12 مرزا شریف الدین بیگ صاحب خلاصہ التواریخ اور |
| تاریخ کشمیر صفحہ 69 | 13 ملا نادری (کشمیر کے پہلے مسلمان مورخ) نے لکھا ہے کہ مسیح کشمیر میں تشریف لائے۔ |
| تفسیر ابن جریر جلد 3 صفحہ 197 | 14 حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ نے فلسطین سے دور دراز کے ملک میں ہجرت کی۔ |

## متفرق حوالہ جات

| حوالہ | مضمون |
| --- | --- |
| مختصر سیرۃ الرسول صفحہ 187 از محمد بن عبدالوہاب | 1 ابو المسلم اصفہانی کا قول زیر آیت میثاق النبیین درج ہے کہ عاش کما عاشو مات کما ماتوا کہ آنحضرت ﷺ انبیاء علیہم السلام کی طرح زندہ رہے اور ویسے ہی وفات پائی جیسا کہ دوسرے انبیاء نے وفات پائی۔ |
| خطبات علمی | 2 آدم کہاں حوا کہاں مریم کہاں عیسیٰ کہاں<br>اس بات کا ہے سب کو غم |
| خطبات الحنفیہ صفحہ 192 | 3 ؎ آدم سے اب تک جس قدر پیدا ہوئے وخت و پسر جب کر چکے عمریں بسر ہو کر فنا جاتے رہے۔ |
| تفسیر محمدی زیر آیت متوفیک | 4 بک کمن توفی معنے موت اہیے پر معنے پچھے اگے |
| | 5 .... یکونون عند مبعث محمد صلی اللہ علیہ وسلم |

| حوالہ | مضمون |
| --- | --- |
| التفسیرا لکبیر الجزء السابع صفحہ 116 زیر آیت واذ اخذ اللہ المیثاق النبین | من زمرۃ الاموات آنحضرت ﷺ کی بعثت کے وقت تمام انبیاء فوت ہو چکے تھے |
| المواہب اللدنیۃ جزء الثانی صفحہ 368<br>مکاشفۃ القلوب صفحۃ 718۔ 719 | 6- یا ایھا الناس بلغنی انکم تخافون من موت نبیکم ھل خلد نبی قبل فیمن بعث الیہ فاخلد فیکم اے لوگو مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم کو میری وفات کا ڈر ہے۔ کیا مجھ سے پہلے کوئی نبی اپنی قوم میں زندہ رہا ہے۔ کہ میں تم میں ہمیشہ رہوں |
| ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ صفحہ 49 | 7 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر 125 سال تھی |
| الفتاوی صفحہ 59 تا 64 | 8 رفع عیسیٰ پر مصر کے عالم علامہ محمود شلتوت کا تحقیقاتی تبصرہ |
| 1- ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ صفحۃ 39<br>2- الفروع من الجامع الکافی صفحہ 14 | 9 نبوت کی غرض تکمیل دین اور تکمیل مکارم اخلاق تھی جب یہ مقصد پورا ہو گیا تو رفعہ اللہ الیہ فی اعلی علیین اور اس وقت آپ ﷺ 63 سال کے تھے |
| شعلہ مستور صفحہ 72 تا 74، 79 تا 83 | 10 آپ (حضرت عیسیٰ) نے دوسرے رسولوں کی طرح عمر پوری کرکے وفات پائی |
| تفسیر خازن جز اول صفحہ 299 زیر آیت اذقال اللہ یا عیسی انی متوفیک | 11 توفی کی حقیقت موت ہے ابن عباس نے اس کے معنے ممیتک کئے ہیں |
| مجمع البیان فی تفسیر القرآن زیر یا عیسی انی متوفیک | 12 انہ امات عیسی وتوفاہ ثم رفعہ اللہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو موت دیکر پھر ان کا رفع اپنی طرف کیا۔ |
| | 13 من یتواضع للہ درجۃ یرفعہ اللہ درجۃ حتی یجعلہ فی علیین جب کوئی شخص خدا تعالیٰ کی خاطر تواضع اختیار کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کا ایک درجہ کا رفع فرماتا ہے انسان تواضع میں بڑھتا ہے تو خدا رفع میں بڑھاتا رہتا ہے حتی |

| | مضمون | حوالہ |
|---|---|---|
| | کہ علیین میں پہنچا دیتا ہے | کنز العمال جلد ۳ صفحہ 110 حدیث نمبر5721 زیر عنوان التواضع |
| 14 | انی مستوفا جلک و ممیتک حتف انفک لا اسلط علیک من یقتلک متوفیک کے معنی ہیں میں تجھے طبعی وفات دوں گا اور کسی کو طاقت نہ دوں گا کہ تجھے قتل کر سکے۔ | ۱- قصص الانبیاء صفحہ 423 الطبعة الثالث ۲- 1 لکشاف جلد اول صفحہ 325 |
| 15 | رفع عیسی اتصال روحه عند المفارقة عن العالم السفلی.... وجب نزوله فی آخر الزمان بتعلقه ببدن آخر<br>عالم سفلی سے مفارقت کے وقت حضرت عیسیٰ کی روح کا رفع ہوا .... آخری زمانہ میں ان کا نزول لازمی طور پر دوسرے وجود کے ذریعہ ہوگا۔ | تفسیر القرآن (ابن العربی) جلد اول صفحہ 296 |
| 16 | مسیح کا رفع روحانی تھا نہ کہ جسمانی اصل تو روح ہے بدن تو کپڑے کی مانند ہے | تفسیر القرآن (سید محمد رشید رضا) جلد 3 صفحہ 317 |
| 17 | واقعہ صلیب کی تفاصیل سے مسیح کی وفات ثابت ہے حیات نہیں | تہذیب اخلاق جلد سوم صفحہ 175 تا 184 |
| 18 | فلما توفیتنی جب تو نے مجھے موت دی یعنی جب میں مرگیا اور ان میں نہ رہا | تصانیف احمدیہ حصہ اول تفسیر سورہ آل عمران صفحہ 47 |
| 19 | حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات معتبر روایت سے حضرت صادق سے منقول ہے | حیات القلوب |
| 20 | رفع عیسیٰ پر کوئی اثر متصل نہیں حیات مسیح مسیحی عقیدہ ہے | فتح البیان الجزء الثانی صفحہ 49 تا 50 اور نقش آزاد صفحہ 102 |
| 21 | معراج کی رات آنحضور ﷺ کی ملاقات انبیاء علیہم السلام کی ارواح کے ساتھ ہوئی | نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صفحہ 261 تا 262 |
| 22 | وفات مسیح کا تفصیلی ذکر کہ وفات مسیح پر کافی آیات موجود ہیں۔ | سائنٹیفک قرآن صفحہ 77-78 علامہ شورائی |
| 23 | حضرت عیسیٰ کی موت سنت الہی کے مطابق واقع ہوئی جس کی بابت قرآن نے کہا ہے ولن تجد لسنة الله تبدیلا - | تذکرہ (محمد عنایت اللہ مشرقی) دیباچہ جلد اول صفحہ 17 |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| نظرات فی القرآن زیر عنوان ثبوت... وثبوت...!! | 24 حضرت عیسیٰ علیہ السلام اجنبی ہونے کی حالت میں فوت ہوئے |
| الجزء الاول من مجموعة الرسائل الکبری صفحہ 80-81 (ابن تیمیة) | 25 تورات اور انجیل میں جو حالات حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کی وفات کے بعد کے لکھے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ کلام نہیں۔ |
| شرح زرقانی علامہ محمد بن عبد الباقی جلد1 صفحہ 34 | 26 علامہ زرقانیؒ : زاد المعاد میں یہ مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ 33 برس کی عمر میں مرفوع ہوئے کوئی متصل حدیث اس بارہ میں نہیں ملتی۔ شامی کہتے ہیں کہ یہ عقیدہ نصاری (عیسائیوں) سے مروی ہے۔ |
| ترجمان القرآن جلد اول صفحہ 513 | 27 نواب صدیق الحسن۔ سارے انبیاء جو آنحضرت ﷺ سے پہلے تھے فوت ہوگئے |
| پنجاب ریویو مرتبہ مولوی ظفر علی خان جلد اول صفحہ 37 اگست 1901ء | 28 مولانا ظفر علی خاں۔ مسیحیت کا حشر بھی کچھ کم حسرت انگیز نہیں ہوا جناب مسیح نے اپنے وصال کے بعد جو اخلاق اور روحانیت کا ترکہ بنی اسرائیل کے ہاں چھوڑا تو اس کا جب جائزہ لیتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس ترکہ سے صرف وہی متمتع ہوسکتے تھے جو حجروں اور خانقاہوں میں راہبانہ زندگی بسر کرنے پر قانع ہوں |
| قصص الانبیاء صفحہ 423 | 29 استاذ عبد الوہاب النجار : .... توفی کے یہ دوسرے معنے ہی دراصل مراد ہیں کہ میں تیری مدت پوری کرنے والا ہوں اور تجھے طبعی موت دینے والا ہوں اور تجھ پر ایسے لوگوں کو ہرگز مسلط نہ کروں گا جو تجھے قتل کردیں اور یہ کہ متوفیک مسیح کو ان کے دشمنوں سے بچانے کے لئے کنایہ ہے |

## ایک عظیم الشان پیشگوئی

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| تذکرہ الشہادتین صفحہ 64-65 | "یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں۔ وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے |

| حوالہ | مضمون |
| --- | --- |
| | نہیں دیکھے گا۔ اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا۔ اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشور یک دفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی عیسیٰ کا انتظام کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نو امید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا اور ایک ہی پیشوا۔<br><br>میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اسے روک سکے" |

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

# ختم نبوت

| نمبر | مضمون | حوالہ |
|---|---|---|
| 1 | ماکان محمد ابا احد من رجا لکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبین | الاحزاب:41 |
| 2 | انی عند اللہ فی ام ا لکتاب خاتم النبین ان آدم لمنجدل بین الماء والطین<br><br>فرمایا میں اللہ کے نزدیک ام الکتاب میں اس وقت سے خاتم النبین ہوں جبکہ آدم ابھی مٹی اور پانی میں لت پت تھا۔ یعنی تخلیق انسانی سے بھی پہلے | 1- مسند احمد بن جنبل جلد 4 صفحہ 128 حدیث العرباض بن ساریۃ عن النبیؐ<br>2- کنزالعمال جلد11 صفحہ 418؛<br>3- نشر الطیب صفحہ314-315؛ |
| 3 | صل علی محمد و آل محمد سید ولد آدم و خاتم النبین تو حضرت محمد ﷺ جو سید ولد آدم اور خاتم النبین ہیں پر درود بھیج اور آپ کی آل پر بھی | تذکرہ صفحہ 77 ایڈیشن چہارم مطبع ضیاء الاسلام پریس 1977 |
| 4 | ہم جس قوت، یقین و معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین رکھتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی وہ لوگ نہیں مانتے | الحکم 17 مارچ 1905ء |
| 5 | آنحضرت ﷺ کا اعلیٰ وارفع مقام خاتم النبین جماعت احمدیہ کا جزو ایمان ہے | 1- روحانی خزائن جلد1 صفحہ 272 حاشیہ<br>2- روحانی خزائن جلد1 صفحہ 606 حاشیہ درحاشیہ<br>3- ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 137 |

| | مضمون | حوالہ |
|---|---|---|
| | | 4- تقریر واجب الاعلان صفحہ 5<br>5- کرامات الصادقین صفحہ 25<br>6- حمامۃ البشریٰ صفحہ 8<br>7- کتاب البریہ صفحہ 83<br>8- ایک غلطی کا ازالہ<br>9- مکتوب نوشتہ 23 مئی 1908ء مطبوعہ اخبار عام لاہور 26 مئی 1908ء |
| 6 | ...... میرا پختہ اور کامل ایمان ہے کہ حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ | عہد بیعت |
| 7 | "لکن" کا لفظ استدراک یعنی (رفع توھم ناش عن کلام سابق) گذشتہ کلام میں پیدا ہونے والے اعتراض یا وسوسہ کو دور کرنے کے لئے آتا ہے | 1- شرح جامی زیر بحث لکن 2- ختم نبوت (مولانا مودودی) صفحہ 7 حاشیہ<br>3- تحذیر الناس صفحہ 3 |
| 8 | آیت کے پہلے حصہ میں ابوت جسمانی کا انکار اور لکن کے بعد ابوت روحانی کا اقرار کیا گیا ہے۔<br>لیس محمد ابا احد من رجال الدنیا و لکن ھو رب لرجال الاخرۃ لانہ خاتم النبین | 1- البیضاوی جلد 2 صفحہ 246 زیر آیت ماکان محمد ابا احد<br>2- روح المعانی الجزاء السابع صفحۃ 187 زیر آیت خاتم النبین۔<br>3- تحذیر الناس صفحۃ 10<br>4- ریویو بر مباحثۃ بٹالوی و چکڑالوی صفحۃ 6-7<br>5- چشمہ مسیحی صفحہ 73 اور ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 4 |
| 9 | خاتم کا لفظ اگر حقیقی معنوں میں استعمال ہو تو اس کے معنی ایسے فرد کے ہیں جس کے فیض کی تاثیر سے اس جماعت کے افراد پیدا ہوں جن کی طرف یہ لفظ مضاف ہو۔ اگر خاتم کا لفظ | |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| | حقیقی مفہوم میں استعمال نہ ہو تو پھر مجازی معنے دے گا۔ |
| | **لفظ ختم سے مراد** |
| المفردات فی غرائب القرآن صفحہ 142 زیر لفظ ختم | الختم والطبع یقال علی وجهین مصدر ختمت طبعت وهوتاثیر الشی کنقش الخاتم والطابع والثانی الاثر الحاصل عن الشئی |
| 1۔ ترجمہ القرآن محمود الحسن صفحہ 725 (زیر آیت خاتم النبیین) 2۔ تفسیر روح المعانی زیر آیت خاتم النبین۔ 3۔ عکسی قرآن مجید (فرمان علی) صفحہ 200 4۔ عکسی قرآن مجید (مولوی ہدایت اللہ پنجابی لوب لیگ) صفحہ 424 5۔ تفسیر حقانی جلد 6 صفحہ 92 ایڈیشن 9 6۔درس قرآن صفحہ 290 مرتبہ ادارہ اصلاح تبلیغ اسٹریلین بلڈنگ لاہور فتح الحمید تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور۔ کراچی ڈھاکہ | 10 تراجم قرآن مجید جن میں خاتم النبین کا ترجمہ نبیوں کی مہر کیا گیا ہے |
| | 11 خاتم کا لفظ اس جنس کے بہترین وجود کی طرف اشارہ کرتا ہے جس جنس کی طرف یہ لفظ مضاف کیا گیا ہو |
| عمدہ البیان جلد دوم صفحہ 284 زیر آیت خاتم النبین ii۔ مناقب آل ابی طالب جلد 3 صفحہ 216 | i۔ اے علی میں خاتم الانبیاء ہوں اور تم خاتم الاولیاء ہو |
| تفسیر صافی زیر آیت خاتم النبین | ii۔ حضرت علیؓ کو خاتم الاصفیاء بھی کہا گیا ہے |
| منار الہدی صفحہ 109 | iii۔ حضرت علیؓ کو خاتم الوصیین لکھا گیا ہے۔ |
| کنز العمال جلد 6 صفحہ 178 | iv۔ حضرت عباس کو خاتم المہاجرین کا خطاب عطا فرمایا |

| مضمون | حوالہ |
| --- | --- |
| v- آنحضرت ﷺ خاتم المعلمین ہیں | الصراط السوی صفحہ 48 |
| vi- حضرت شیخ محی الدین ابن العربی کو خاتم الاولیاء کا لقب دیا گیا۔ | سرورق فتوحات مکیہ |
| vii- ابو الغیث کو خاتم الشعراء کا لقب دیا گیا | مقدمۃ دیوان المتنبی مصری |
| شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کو خاتم المجتہدین کہا جاتا ہے۔ | المسوی شرح موطا (امام مالک نائیٹل پیج) |
| viii- شاہ عبد العزیز کو خاتم المحدثین والمفسرین کا لقب دیا گیا | ہدیۃ الشیعۃ صفحہ 4 |
| ix- امام محمد عبدہ مصری خاتم الائمہ کہلائے | تفسیر الفاتحہ صفحہ 148 |
| x- حضرت فرید الدین عطار نے فرمایا سب سے بڑا ولی خاتم الاولیاء ہوا کرتا ہے | تذکرۃ الاولیاء صفحہ 272 فارسی و ذکر محمد علی حکیم الترمذی۔ |
| xi- سالک سلوک کی منزل میں ترقی کرتے کرتے خاتم الاولیاء بن جاتا ہے | فتوح الغیب صفحہ 7 مقالہ نمبر 4 |
| xii- والانسان لما کان خاتم المخلوقات الجسمانیۃ کان افضلھا انسان کو خاتم المخلوقات جسمانیہ قرار دیا گیا ہے | تفسیر کبیر (امام رازی) الجزاء الحادی والعشرون صفحہ 34 الطبعۃ الثانیہ دار الکتب العلمیہ طہران |
| xiii- بادشاہ کو خاتم الحکام کہا جاتا ہے | حجۃ الاسلام (مولانا محمد قاسم) صفحہ 53 |
| xiv- آنحضرت ﷺ کو خاتم الکمالات تسلیم کیا گیا ہے | i- علم الکتاب صفحہ 140<br>ii- شان رسالت قاری محمد طیب صفحہ 48<br>iii- تفسیر کبیر (امام رازی) جلد 6 صفحہ 31 |
| xv وہ فرد کامل اور خاتم مطلق جو تمام کمالات نبوت کا منبع فیض ہے.... پس محمد ﷺ تمام کمالات بشریہ کے خاتم ہیں۔ | تعلیمات اسلام صفحہ 223 (قاری محمد طیب دیوبندی) |
| 12 آنحضرت ﷺ کا نام خاتم النبین اسی وجہ سے ٹھہرا کہ آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ | حقیقۃ الوحی صفحہ 197 حاشیہ |
| ب۔ آنحضرت ﷺ کی مہر کے بجز کسی کو کوئی فیض نہیں پہنچ سکتا | حقیقۃ الوحی صفحہ 30، صفحہ 100 حاشیہ |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| 13 حضرت خاتم الانبیاء اس مرتبہ کمال کے پانے والے تھے جو نبوت کا خاتمہ ہے۔ | مقدمہ ابن خلدون صفحہ 324 |
| 14 خاتم النبین سے مراد نبی الانبیاء ہے | الفتاوی الحدیثہ صفحہ 215<br>تحذیر الناس صفحہ 4 |
| 15 آپ خاتم النبین ہیں یعنی آخری شریعت تامہ کاملہ لائے | مباحثہ شاہجہان پور صفحہ 24 |
| 16 حضرت رسول اللہ ﷺ پر تمام مراتب کمال اسی طرح ختم ہوگئے جیسے بادشاہ پر مراتب حکومت ختم ہوجاتے ہیں اس لئے بادشاہ کو خاتم الحکام کہہ سکتے ہیں۔ | حجۃ الاسلام صفحہ 53 |
| 17 جو نبی مرتبہ میں سب سے اول ہوگا اس کا دین باعتبار زمانہ آخر میں ہوگا۔ | قبلہ نما صفحہ 62 |
| 18 خاتم النبین کے معنے آخری نبی عامہ الناس کا عقیدہ ہے | تحذیر الناس صفحہ 3 |
| 19 خاتم النبین بمعنے بعثت کے لحاظ آخری میں کوئی عظمت اور شان نہیں یہ جاہلوں کی تاویل ہے | خاتم الاولیاء صفحہ 341 |
| 20 الف۔ آنحضرت ﷺ مثل افتاب ہیں نبوت بخشی آپ کا وصف ہے | افتاب نبوت کامل صفحہ 122 |
| ب۔ بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں | تجلیات الٰہیہ صفحہ 24 |
| 21 آنحضرت ﷺ پر مرتبہ نبوت ختم ہوگیا | قرہ العین فی محامد غوث الثقلین صفحہ 18 (شاہ بدیع الزمان)851ھ |
| 22 آنحضرت ﷺ اس لئے خاتم النبین ہیں کہ عروج کمالات اور سب مراتب کی وسعت کامل طور پر آپ ﷺ میں موجود ہیں | 1- تحفہ مرسلہ شریف مترجم صفحہ 51(مبارک بن علی مخزومی<br>2- انسان کامل جلد 1 باب 36 صفحہ 76 |
| 23 فکان خاتم النبیین لانہ لم یدع حکمۃ ولا ھدی ولا علما ولا سرا الا وقد نبہ علیہ آپ ﷺ نے حکمت، ہدایت علم اور اسرار کو واضح فرماکر خاتم النبین ہونے کا حق ادا فرمادیا | انسان کامل جلد اول صفحہ 75 |
| 24 بہراین خاتم شداست او کہ بجود | مثنوی رودم دفتر ششم |

| مضمون | حوالہ |
| --- | --- |
| مثل او نے بود خواہند بود<br>چونکہ در صنعت برد استاد است<br>تو نہ گوئی ختم صنعت بر تو است | صفحہ 496 |
| 25 الخاتم بفتح التاء وكسرها حلي للاصبع يلبس او ما يختم به خاتم کا لفظ تاء کی زبر اور زیر سے ہو تو اس سے مراد انگلی میں پہننے والی انگوٹھی ہے یا وہ جس سے مہر لگائی جائے۔ | المنجد زیر لفظ ختم |
| انه صار كالخاتم لهم الذي يختمون به ويتزينون بكونه منهم آپ ﷺ ان کے لئے خاتم بطور زیور کے بن گئے جس سے ان کی زینت اور خوبصورتی دوبالا ہو گئی | 1- مجمع البحرین جلد 2 باب مااولہ الخاء - ختم 2- تفسیر فتح القدیر جلد 4 صفحہ 276 (علامہ شوکانی) |
| 26 احسن الانبياء خلقا وخلقا لانه ﷺ جمال الانبياء كالخاتم الذي يتجمل به<br>خلق اور خلق میں آپ ﷺ تمام انبیاء میں حسین ہیں انگوٹھی جو خوبصورتی کے لئے پہنی جاتی ہے کی طرح آپ انبیاء کا حسن اور جمال ہیں | 1- زرقانی شرح مواہب اللدنیہ جلد 3 صفحہ 163<br>2- سبل الہدیٰ والرشاد صفحہ 558 |
| 27 کمالات کا سمندر ہونے کی وجہ سے آپ ﷺ پر نبوت اپنی تمام کمالات کے ساتھ ختم ہو گئی | الخیر الکثیر مترجم صفحہ 238 (شاہ ولی اللہ) |
| 28 قد ختم الله بشرع محمد جميع الشرائع<br>اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کی شریعت میں تمام شریعتوں کو مکمل کردیا ہے۔ | 1- فتوحات مکیہ صفحہ 462<br>2- الیواقیت والجواہر ج2 باب 35 صفحہ 37 |
| 29 اوروں کی نبوت تو آپ ﷺ کا فیض ہے مگر آپ ﷺ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں۔ | تحذیر الناس صفحہ 3 |
| 30 بك تختتم الولاية (عبد القادر جیلانی) ولایت تجھ پر ختم ہے | فتوح الغیب صفحہ 7 مقالہ نمبر 4 |
| 31 حضرت عائشہ کی نصیحت قولوا خاتم النبيين ولا تقولوا لا نبي بعدهٗ<br>یہ تو کہو کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں یہ نہ کہو کہ آپ | 1- در منثور جلد 5 صفحہ 204<br>2- تکملہ مجمع البحار جلد 4 صفحہ 85 |

| مضمون | حوالہ |
| --- | --- |
| ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ | (محمد طاہر گجراتی) |
| 32 فان مطلق النبوۃ لم یرتفع<br>صرف مطلق نبوت ختم نہیں ہوئی | 1- الیواقیت والجواہر<br>جلد 2 صفحہ 27<br>2- فتوحات مکیہ جلد 2 صفحہ 58 |
| 33 لان النبوۃ یتجزی وجزء منها باق بعد خاتم الانبیاء نبوت کے کئی حصے ہیں۔ اور ان میں سے ایک حصہ خاتم الانبیاء کے بعد بھی باقی ہے | المسوی شرح موطاامام مالک جلد 2 صفحہ 216 مطبوعہ دہلی |
| 34 فالنبوۃ ساریۃ الی یوم القیامۃ<br>ایسی نبوت قیامت تک جاری ہے | فتوحات مکیہ جلد 2<br>صفحہ 90 |
| 35 متابعین کا نبوت پانا ختم نبوت کے منافی نہیں | 1- مکتوبات مجدد الف ثانی مکتوب نمبر 301'351 صفحہ 870 دفتر اول حصہ پنجم |
| 36 اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (مولانا محمد قاسم) | تحذیر الناس صفحہ 28 |
| 37 جو نبی آپ ﷺ کے ہمعصر ہوگا وہ متبع شریعت محمدیہ ہوگا.... کیونکہ بعد آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں بلکہ صاحب شرح جدید کا ہونا البتہ ممتنع ہے | 1- اثر ابن عباس فی دافع الوسواس صفحہ 15-16 2- مجموعہ فتاوی مولوی عبدالحئی جلد اول صفحہ 144<br>3- الوصیت صفحہ 17-18 |
| 38 ختم به النبیون ای لا یوجد بعده من یامره الله سبحانه بالتشریع علی الناس ختم بہ النبیون سے مراد یہ ہے کہ آپ کے بعد اللہ تعالی لوگوں کو ہدایت کے لئے نئی شریعت کا حکم نہ دے گا | تفہیمات الہیۃ جلد 2 صفحہ 85<br>تفہیم نمبر 54 |
| 39 لا نبی بعدی ومعناه عند العلماء انه لا یحدث نبی بشرع ینسخ شرعه ولم یکن من امته<br>لا نبی بعدی کے علماء کے نزدیک یہ معنے ہیں کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہ ہوگا جو آپ ﷺ کی شریعت کو منسوخ | موضوعات کبیر صفحہ 59-60 |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| | کر سکے اور آپ کی امت سے نہ ہو |
| 1فتوحات مکیہ جلد 3 صفحہ 73<br>2- اقترب الساعہ صفحہ 162<br>3-مدیۃ مہدویۃ صفحہ 301-302 | 40 فلا رسول بعدی ای لا نبی یکون علی شرع یخالف شرعی بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتی لا رسول بعدی سے مراد ہے ایسا نبی نہ ہوگا جو میری شریعت کے خلاف شریعت لائے بلکہ جب بھی ہوگا میری شریعت کے حکم کے تابع ہوگا۔ |
| 1- فتوحات مکیہ جلد 2 صفحہ 3، صفحہ 58 2- الیواقیت والجواہر جلد 2 صفحہ 24، 37 بحث نمبر33<br>3- فصوص الحکم مترجم صفحہ 244 جزو چہاردھم | 41 النبوۃ التی انقطعت بوجود رسول اللہ صلعم انما ھی نبوۃ التشریع نبوت جو آنحضور ﷺ کے وجود کے ذریعہ ختم ہوگئی وہ (صرف) شریعت والی نبوت ہے۔ |
| تقریب المرام جلد 2 صفحہ 233 | 42 ان معنی کونہ خاتم النبیین ھو انہ لا یبعث بعدہ نبی اخر بشریعۃ اخری (شیخ عبد القادر کردستانی)<br>خاتم النبیین ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی دوسری شریعت لے کر نہ آئیگا۔ |
| مقامات مظہری صفحہ 88<br>مرزا مظہر جان جاناں<br>(1195ھ) | 43 ہیچ کمال غیر از نبوت بالاصالہ ختم نہ گردیدہ ودر مبدء فیاض بخل ودریغ ممکن نیست۔<br>نبوت مستقلہ کے علاوہ کوئی کمال ختم نہیں ہوا اور نہ ہی مبدء فیاض میں بخل ممکن ہے |
| اکمال الدین صفحہ 375 | 44 فالھداۃ من الانبیاء والاولیاء لا یجوز انقطاعھم مادام التکلیف من اللہ عزوجل لازما للعباد جب تک احکام کی پابندی بندوں پر لازمی ہے انبیاء اور اولیاء کا انقطاع جائز نہیں |
| الصراط السوی صفحہ 49 | 45-اگر کسی وقت میں نوع انسانی معلم روحانی کی محتاج تھی تو اب بھی (محمد سبطین شاہ) |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| 46 میں تجھ سے تاقیامت نبی، رسول اور نیک بندے پیدا کرتا رہوں گا۔ | تفسیر القمی جلد اول صفحہ 33 زیر آیت لاعلم لنا الا ما علمتنا |
| 47 فکر کن در راہ نیکو خدمتی تا نبوت یابی اندر امتی | مثنوی دفتر اول صفحہ 53 |
| 48 ان الحق تعالی یخبرنا نافی سرائرنا بمعانی کلامه وکلام رسوله ﷺ ویسمی صاحب هذا المقام من انبیاء الاولیاء حضرت غوث اعظم کا قول ہے کہ انبیاء کو نبی کا نام دیا گیا اور ہمیں نبی کا لقب اور ہمیں نبی کا نام پانے سے روک دیا گیا اگرچہ اللہ تعالی ہمیں اپنے اور اپنے رسول کے کلام کے اسرار ورموز اور ان کے معانی سکھاتا ہے اس مقام پر فائز آدمی کو انبیاء الاولیاء کہتے ہیں۔ | الیواقیت والجواہر جلد 2 صفحہ 39 المبحث الخامس والثلاثون |
| 49 قرآنی حقائق انبیاء پر کھولے جاتے ہیں | 1۔ تفسیر صافی مقدمہ الرابعہ صفحہ 19<br>2۔ تفسیر عرائس البیان فی حقائق القرآن صفحہ 4 |
| 50 حضرت موسیٰ کی دعا اجعلنی نبی تلک الامة پر فرمایا نبیها منها۔ کہ اس امت کا نبی اسی میں سے ہوگا۔ | 1۔ المواهب اللدنية قسطلانی صفحہ 425<br>2۔ نشر الطیب صفحہ 262<br>3۔ الخصائص الکبریٰ جلد اول صفحہ 34 |

بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفیٰ ﷺ نبیوں کا سردار

## مسیح موعود علیہ السلام کے بارے اقوال

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| 1 آنے والے مسیح کو آنحضور ﷺ نے ایک حدیث میں چار مرتبہ نبی کے نام سے ذکر فرمایا ہے | 1۔ الصحیح المسلم کتاب الفتن باب فی ذکر الدجال<br>2۔ مشکوٰۃ باب العلامات بین یدیہ الساعۃ فی ذکر الدجال |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| 3- ابن ماجہ کتاب الفتن باب فی ذکر الدجال | |
| 4- اکمال الدین صفحہ 189 | اذا قام قائم قال فررت منکم لما خفتکم فوھبلی ربی حکما و جعلنی من المرسلین |
| i- ابوداؤد کتاب الملاحم صفحہ 214 مصری<br>ii- مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 437<br>iii- تفسیر ابن جریر جلد 6 صفحہ 22<br>iv- در منثور جلد 2 صفحہ 242<br>v- فتح الباری جلد 6 صفحہ 478 کتاب احادیث الانبیاء | 2 لیس بینی و بینہ یعنی عیسیٰ علیہ السلام نبی و انہ نازل فاذا رائیتموہ فاعرفوہ |
| کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق صفحہ 6 حرف الھمزہ | 3 ابو بکر افضل ھذہ الامۃ الاان یکون نبی۔ ابوبکر اس امت میں افضل ہیں سوائے اس کے کہ بعد میں کوئی نبی ہو |
| 1- کنز العمال جلد 9 صفحہ 138<br>2- جامع الصغیر صفحہ 5<br>3- تاریخ الخلفاء صفحہ 43 | 4 ابو بکر خیر الناس الا ان یکون نبی فرمایا لوگوں میں حضرت ابوبکرؓ سب سے بہتر ہے سوائے اس کے کہ بعد میں نبی ہو۔ |
| 1- فتوحات مکیۃ جلد اول صفحہ 57 اور مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 345 | 5 یکون عیسی علیہ السلام ینزل فینا حکما من غیر تشریع و ھو نبی بلاشک۔ مسیح موعود کے نبی ہونے میں کوئی شک نہیں وہ بغیر شریعت کے ہم میں آئیں گے |
| حج الکرامہ صفحہ 386 | 6 ابن سیرین نے فرمایا<br>یکون فی ھذہ الامۃ خلیفۃ خیر من ابی بکر و عمر قیل خیر منھما قال قد یفضل علی بعض الانبیاء کہ اس امت میں ایک خلیفہ ابوبکر و عمر سے بھی افضل ہوگا۔ پوچھا گیا کیا دونوں سے افضل ہوگا؟ فرمایا ممکن ہے بعض انبیاء سے بھی افضل ہو |

| حوالہ | مضمون | |
|---|---|---|
| شرح فصوص الحکم صفحہ 43,42 (عبدالرزاق کاشانی | امام مہدی شریعت محمدی کے احکام کے تابع ہو گا لیکن معارف، علوم، اور حقیقت میں انبیاء اور اولیاء اس کے تابع ہوں گے کیونکہ وہ محمد مصطفیٰ ﷺ کا باطن ہو گا | 7 |
| الخیر الکثیر صفحہ 72 مطبوعہ بجنور مدینہ پریس | هو شرح الاسم الجامع المحمدی و نسخة منسخة منه<br>یعنی امام مہدی آنحضرت ﷺ کے اسم جامع محمدی کا کامل بروز اور حقیقی عکس ہو گا | 8 |
| الیواقیت والجواہر جلد 2 بحث نمبر 47 صفحہ 79 | الف۔ مسیح موعود نبوت کا حامل ہو گا اور اس پر شریعت محمدیہ کا نزول الہاماً ہو گا | 9 |
| فتوحات مکیہ جلد 2 صفحہ 287 | ب۔ اولیاء پر نزول قرآن کے ذوق کی خاطر ان پر قرآن نازل کیا جاتا ہے | |
| التفسیر الکبیر جلد 3 صفحہ 252 | اگر کوئی رسول کسی پہلے رسول کی شریعت کی طرف بلائے تو اصل مطاع پہلا رسول ہی ہوتا ہے | 10 |
| دیوان امام بخش ناسخ جلد 2 صفحہ 54 | دیکھ کر اس کو کریں گے لوگ رجعت کا گماں<br>یوں کہیں گے معجزے سے مصطفیٰ پیدا ہوا | |
| دیوان امام بخش ناسخ جلد 2 صفحہ 55 | کیا سلیماں اور کیا مہر سلیماں مومنو!<br>خاتم ختم نبوت کا نگیں پیدا ہوا | |
| الخیرا لکثیر صفحہ 72 | حق له ان ینعکس فیه انوار سید المرسلین ۔ آپ ﷺ کے انوار اس میں ظاہر ہوں گے | 11 |
| دراسات اللبیب صفحہ 225 | ذا لک انه یلهمه شرع المحمدی صلی الله علیه وسلم آپ پر شریعت محمدیہ کا الہام ہو گا | 12 |
| غایۃ المقصود جلد 2 صفحہ 38 | افضلیت امام مہدی بر مسیح ثابت و واضح است | 13 |
| 1- مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ جز اول صفحہ 248 2- مبدء المعاد اردو ترجمہ سید زوار حسین صفحہ 205 | فتلک اثنان و سبعون فرقة کلهم فی النار و الفرقة الناجیة هم اهل السنة البیضاء المحمدیة والطریقة النقیة الاحمدیة یہ 72 فرقے جہنمی ہیں نجات پانے والا اہلسنّت کا وہ فرقہ ہے جو احمدیت کے طریق پر ہو گا | 14 |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| ینابیع المودہ صفحہ 110 باب الثامن والسبعون | 15 فان لله تعالی کنوزا لیست من ذهب و لا فضة و لکن بها رجال معروفون عرفوا الله حق معرفته و هم انصار المهدی علیه السلام فی آخر الزمان سونے چاندی کے علاوہ بھی خداتعالی کے خزانے ہیں اور وہ مہدی آخر الزمان کے وہ انصار ہیں جو اللہ تعالی کی حقیقی معرفت حاصل کریں گے |
| | 16 وہ بزرگان جنہوں نے آنحضرت ﷺ کے بعد امتی نبی کی آمد کو تسلیم کیا ہے |
| التعریفات صفحہ 210 | ابو منصور عجلی بانی فرقہ منصور |
| تفسیر القمی جلد اول صفحہ 33 | ابوالحسن القمی 217ھ |
| اکمال الدین صفحہ 375 | ابو جعفر ابن بابویہ 321ھ |
| البحر المحیط جلد 3 صفحہ 287 | امام راغب 502ھ |
| الفتح الربانی والفیض الرحمان صفحہ 144 المجلس الثامن وعشر | عبدالقادر جیلانی 561ھ |
| فتوحات مکیہ جلد 1 صفحہ 545 دارا لکتب العربیۃ الکبری بمصر | محی الدین ابن عربی 638 |
| تفسیر کبیر جلد 11 صفحہ 195 | فخرالدین رازی 606ھ |
| تفسیر ابن حیان صفحہ 287 | محمد بن یوسف اندلسی 754ھ |
| تذکرہ (ابوالکلام آزاد) صفحہ 48-49 | سید محمد جونپوری 911ھ |
| الیواقیت والجواہر جلد 2 صفحہ 81 | عبدالوہاب شعرانی 976ھ |
| مکتوبات امام الربانی مکتوب نمبر 301 صفحہ 432 | مجدد الف ثانی 1034ھ |
| قرۃ العین فی تفضیل الشیخین صفحہ 302 | شاہ ولی اللہ صاحب |
| تقویۃ الایمان صفحہ 42 طبع کراچی | محمد اسماعیل شہید بالاکوٹ 1264 |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| حضرت عیسیٰؑ بلا شبہ نبی ہیں جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوں گے اور آنحضرت ﷺ کی شریعت پر عمل کریں گے۔ | اثر ابن عباس دافع الوسواس صفحہ 16 |
| 17 وہ بزرگان جنہوں نے مسیح موعود کو نبی تسلیم کر کے ان کی نبوت کے انکار کو کفر قرار دیا۔ | |
| جلال الدین سیوطی | الخصائص الکبری بروایت انس بن مالک صفحہ 12 جلد اول |
| ابن الحجرا الهیشمی | الفتاوی الحدیثیة صفحہ 125 |
| عبد الوہاب شعرانی | الیواقت الجواہر جلد 2 صفحہ 79 بحث نمبر 47 |
| محمد بن علی شوکانی | روح المعانی جلد 7 صفحہ 187 |
| شاہ ولی اللہ | الخیر الکثیر صفحہ 80 مطبوعہ بجنور |
| محمد قاسم نانوتوی | تحذیر الناس صفحہ 44 |
| محمد انور شاہ مفتی دیوبند | عقیدہ الاسلام فی حیات عیسیٰ صفحہ 215 |
| قاری محمد طیب | تعلیمات اسلام و مسیحی اقوام صفحہ 229 |
| نواب صدیق الحسن خان صاحب | حج الکرامہ صفحہ 431 |
| من قال بسلب نبوته کفر حقا | |
| **نبی کے لغوی معنے** | |
| نبی کا لفظ نبا فعل سے فعیل کے وزن پر ہے | |
| 1 النباء والانباء لم یردا فی القران الا لما له وقع و شان قرآن مجید میں نباء اور انباء کا لفظ عظیم الشان خبر یا واقعہ کے لئے استعمال ہوا ہے | کلیات بحوالۃ اقراب الموارد زیر لفظ نباء |
| 2 النبوة وھی الاخبار عن الله خدا تعالیٰ سے خبر پا کر لوگوں کو بتانے والے کو نبی کہتے ہیں | اقرب الموارد زیر لفظ النبوہ |
| 3 الاخبار عن المستقبل بالهام من الله زمانہ مستقبل | |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| المنجد | کے بارے خدا سے الہام پانے کا نام نبوت ہے |
| المنقذ من الضلال صفحہ 49 (امام غزالی) | 4 النبوۃ ایضا عبارۃ عن نور یحصل فیہ عین لھا تظھر فی نورھا الغیب وامور لا یدرکھا العقل نبی کو ایسی روشن آنکھ نصیب ہوتی ہے جس کے نور سے ایسے غیبی امور ظاہر ہوتے ہیں جن کا ادراک عقل سے بالا ہوتا ہے۔ |
| کتاب النبوہ لابن تیمیہ | 5 جس امر کی وجہ سے نبی نبی بنتا ہے وہ خدا تعالیٰ کا اس کو اخبار غیب پر مطلع کرنا ہے یہی چیز نبی اور غیر نبی میں امتیاز بخشتی ہے۔ |
| ۱. شرح عقائد نسفی (علامہ تفتازانی) کتاب النبوہ امام ابن تیمیہ | 6 الخاصۃ المشترکۃ بین الانبیاء ھو اخبار عن الغیب غیب کی خبر دینا ایسا وصف ہے جو تمام انبیاء میں مشترک ہے۔ |
| فتوحات مکیہ جلد 2 صفحہ 417 | 7 نبوت اخبار الٰہیہ سے بڑھ کر اور کچھ نہیں۔ |
| الملل والنحل صفحہ 309 زیر عنوان خواتین کی نبوت | 8 اللہ تعالیٰ کا کسی گروہ کو بذریعہ وحی تعلیم دینا نبوت کہلاتا ہے |
| شرح نہج البلاغہ صفحہ 18 | 9 اخبار غیبیہ کی قبل از وقت اطلاع دینا نبوت ہے۔ (الشیخ محمد عبدہ) |
| زرقانی شرح مواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ 14 | 10 انھا صفۃ کلامیۃ قول اللہ ھو رسولی نبوت صفت کلامیہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فلاں میرا رسول ہے |
| شرح مواقف | 11 من قال لہ اللہ ارسلنک او بلغھم عنی وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ فرمائے میں نے تجھے رسول بنایا ہے یا حکم دے کہ میرا یہ پیغام لوگوں کو پہنچا |
| چشمہ معرفت صفحہ 189 | 12 الف۔ ایسا شخص جس کو بکثرت ایسی پیشگوئیاں بذریعہ وحی دی جائیں جس کی نظیر اس زمانہ میں نہ ملے وہ نبی ہے |
| حقیقۃ الوحی صفحہ 406 | ب۔ جس شخص کو بکثرت مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| 1- روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 503 2- الحکم 6 مئی 1908ء تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 68 روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 503 | ج- لوگ جس امر کا نام مکالمہ مخاطبہ رکھتے ہیں میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں<br>د- میری مراد نبوت سے یہ نہیں کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف میری مراد نبوت سے کثرت مکالمت و مخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت ﷺ کی اتباع سے حاصل ہے۔ |
| | **القرآن** |
| العمران: 181 | 1 ماکان اللہ لیطلعکم علی الغیب و لکن اللہ یجتبی من رسولہ من یشاء |
| جن: 27-28 | 2 عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احد الا من ارتضی من رسول |
| الحج 76 | 3 اللہ یصطفی من الملئکۃ رسلا ومن الناس ان اللہ سمیع بصیر |
| | 4 لولا اخرتنا الی اجل قریب نجب دعوتک و نتبع الرسل آیت کے تحت لکھا ہے |
| غایۃ المقصود جلد 2 صفحہ 103 | "مراد ایشاں از تاخیر قتال تا اجل قریب قیام و ظہور و خروج حضرت امام قائم مہدی موعود است"<br>(تتبع الرسل میں امام مہدی کا وجود مراد لیا گیا ہے) |
| | 5 آیت قرآنی یلقی الروح کی تفسیر میں لکھا ہے۔ |
| مجمع البیان جلد 8 صفحہ 517 | قیل الروح الوحی ھنا...... وقیل ان الروح ھاھنا النبوۃ کہ روح سے مراد وحی ہے اور کہا گیا ہے کہ یہاں روح سے مراد نبوہ ہے |
| | 6 امام مہدی کہیں گے ففررت منکم لما خفتکم فوھب لی ربی حکما وجعلنی من المرسلین یعنی جب مجھے تم سے خوف پیدا ہوا تو میں تم سے چلا گیا اب میرے رب نے |

| نمبر | مضمون | حوالہ |
| --- | --- | --- |
| | مجھے حکم یعنی نبوت بخشی ہے اور رسولوں میں سے بنایا ہے | اکمال الدین صفحہ 189 |
| 7 | ان افضل الرسل محمد صلی اللہ علیہ الہ وان افضل کل امت بعد نبیھا وصی نبیھا حتی یدرکہ نبی رسولوں میں سب سے افضل حضرت محمد ﷺ ہیں اور نبی کے بعد ساری امت میں نبی کا وصی افضل ہوتا ہے سوائے بعد میں آنے والے نبی کے | اصول کافی صفحہ 285 کتاب الحجہ |
| 8 | عقل انسانی نبوت کو نعمت اور اس کی ضرورت کو مانتی ہے۔ ایسے مصلح کا وجود ہر وقت ضروری ہے۔ | بحار الانوار جلد 13 صفحہ 6 |
| 9 | آنحضرت ﷺ نے کثرت درود کی تلقین فرما کر آل ابراہیم کے انعامات کے حصول کی طرف توجہ دلائی۔ | بخاری کتاب الدعوات باب الصلوۃ علی النبی ﷺ جلد سوم صفحہ 536 |
| | 1- جعلنا فی ذریته النبوة والکتاب | عنکبوت : 28 |
| | 2- اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا | المائدہ : 21 'نساء : 54 |
| 10 | امت مسلمہ میں نبوت کا کس طرح انکار کر سکتے ہیں جبکہ آل ابراھیم میں تسلیم کرتے ہیں (امام جعفر) | الکافی ج 3 صفحہ 117-119 |
| 11 | درود شریف سے قطعی طور پر معلوم ہوگیا ہے کہ بعض لوگ اس امت کے اللہ کے نزدیک نبوت کا مقام پانے والے ہیں۔ | فتوحات مکیہ جلد اول صفحہ 545 زیر آیت فقد اتینا ال ابرھیم الکتاب والحکمة |
| 12 | اگر کسی وقت میں نوع انسانی معلم روحانی کی محتاج تھی تو اب بھی ہے الا یہ کہہ دیا جائے کہ انسان محتاج پیغمبر وامام و معلم روحانی نہ تھا اور بعثت معلمین الٰہی معاذ اللہ فضول ولغو ہے ورنہ جو اول ضرورت کو تسلیم کرتا ہے وہ اب بھی کرے گا۔ جو پہلے انبیاء و اوصیاء وائمہ کو مانتا ہے وہ اب بھی مانے گا اور وجود امام کو تسلیم کرے گا۔ وجود امام آخر الزمان کا منکر تمام انبیاء و اوصیاء کا منکر ہے اور یہی قول پیغمبر سے بھی ثابت ہے۔ | الصراط السوی صفحہ 49-50 |
| | حدیث انا خاتم النبیین لا نبی بعدی میں بعد سے | |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| مراد غیر حاضری کا عرصہ ہے | |
| 1- ولقد فتنا قو مک من بعد ک | طٰہٰ:85 |
| 2- بئسما خلفتمو نی من بعد ی | اعراف:151 |
| 3- انت منی منزلة ھار و ن من مو سی الا انه لا نبی بعد ی | بخاری جلد2 صفحہ 747 کتاب المغازی باب غزوہ تبوک |
| 4- حضرت علیؓ کو مخاطب ہو کر فرمایا الا ا نک لست نبی | ۱- مسند احمد بن حنبل جلد1 حدیث نمبر 3062<br>۲- مناقب الفقیہ المغازی صفحہ 280<br>۳- طبقات کبیر جلد 3 صفحہ 15 |
| 5- حضرت علیؓ سے فرمایا الا انه لیس معی نبی | بحار الانوار جلد1 صفحہ 277 |
| ب- بعد کا لفظ مخالفت کے معنوں میں استعمال ہو تا ہے اور مراد یہ ہے کہ اب کوئی شخص میری مخالفت کر کے نبوت کا مقام نہیں پا سکتا | |
| 1- فبای حد یث بعد الله و ا یا ته یو منو ن | جاثیة:6 |
| 2- فبای حد یث بعد ہ یو منو ن کا ترجمہ | المرسلات:50 |
| فبای حدیث بعد ہ ای القر آن بغیر ہ یو منو ن ای لا یمکن ایمانھم بغیر ہ من کتب الله کیا گیا ہے | جلالین صفحہ 484 زیر آیت |
| ج- بعد کا لفظ علاوہ اور سوا کے معنوں میں بھی استعمال ہو تا ہے | |
| i- لو کان نبی بعد ی لکان عمر<br>اگر میرے علاوہ کسی اور نے نبی ہو نا ہو تا تو عمر ہو تا۔ | ۱- ترمذی مترجم کتاب المناقب عمر جلد2 صفحہ 663<br>2- کنوز الحقائق صفحہ 23 |
| ii- لو لم ا ر سل به لا ر سل به غیر ی<br>اگر میں رسول نہ بنایا جاتا تو کوئی اور رسول بنایا جاتا۔ | بیضاوی جلد اول صفحة 56 |
| iii- لو لم ا بعث فیکم لبعث عمر فیکم<br>اگر میں تم میں مبعوث نہ ہو تا تو عمر ہو تا | کنوز الحقائق صفحہ 103 |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| مرقاۃ الفاتیح شرح مشکوۃ جلد 5 صفحہ 539 | iv۔ لو لم ابعث لبعثت یا عمر<br>اگر میں مبعوث نہ ہوتا تو اے عمرؓ تو ہوتا۔ |
| | خ۔ لا نبی بعدی کی حدیث میں بعد کا لفظ بعد کے معنوں میں ہی استعمال ہوا ہو تو اس سے مراد زمانہ قریب ہے۔ کہ میری وفات کے فوراً بعد کوئی نبی نہ آئے گا چنانچہ۔ |
| | 1- عربی زبان میں قبل کا لفظ بعد کے مقابل پر آتا ہے۔ قرآن مجید میں قبل کا لفظ اسی مفہوم میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ سے قبل کوئی نبی اس قوم میں نہ آیا۔ |
| القصص: 46 | i- و لکن رحمۃ من ربک لتنذر قوما ما اتھم من نذیر من قبلک لعلھم یتذکرون۔ |
| سجدہ: 3 | ii- بل ھو الحق من ربک لتنذر قوما ما اتھم من نذیر من قبلک لعلھم یھتدون |
| سبا: 44 | iii- وما اتینھم من کتاب یدرسونھا وما ارسلنا الیھم قبلک من نذیر |
| یٰسین: 6 | iv- لتنذر قوما ما انذر اباء ھم فھم غفلون<br>حالانکہ حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ابراھیمؑ کا تعلق آپ ﷺ ہی کی قوم سے تھا۔ |
| البقرہ 133 | 2- حضرت یعقوب نے بیٹوں سے پوچھا ما تعبدون من بعدی |
| مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 97<br>فتح الباری کتاب احادیث الانبیاء باب ما ذکر عن بنی اسرائیل جلد 6 صفحہ 494 | 3- کانت بنو اسرائیل تسوس لھم الانبیاء کما ھلک نبی خلفہ نبی وسیکون بعدی خلفاء<br>بنی اسرائیل میں انبیاء علیھم السلام ہی سرداری کرتے رہے ہیں جب ایک نبی فوت ہو جاتا تو دوسرا نبی اس کی جگہ لے لیتا میرے بعد سلسلہ خلافت ہو گا۔ |
| بخاری کتاب الانبیاء باب ما ذکر عن بنی اسرائیل | 4- انہ لا نبی بعدی سیکون خلفاء میری وفات کے فوراً بعد نبوت کی بجائے خلافت کا سلسلہ جاری ہو گا۔ |
| بخاری جلد 2 صفحہ 727 کتاب | 5- کذابان یخرجان بعدی۔ |

| مضمون | حوالہ |
| --- | --- |
| میری وفات کے فوراً بعد دو کاذب ظاہر ہوں گے | المغازی باب وفد بنی حنیفة |
| س- بعد کا لفظ زمانہ منفصل بعید یعنی لمبے عرصہ بعد تک کے زمانہ پر دلالت کرتا ہے اور مراد یہ ہے کہ میرے بعد لمبے عرصہ تک نبوت کی ضرورت نہیں رہے گی- اور لمبا عرصہ گزرنے کے بعد کوئی آئیگا- | |
| i- یاتی من بعدی اسمہ احمد- | الصف:7 |
| ii- یقوم انا سمعنا کتابا انزل من بعد موسی | احقاف:30 |
| آنحضرت ﷺ نے زمانہ کا تعین خود فرماتے ہوئے بتایا کہ بعد کا زمانہ مسیح موعود کی بعثت تک ہے- | |
| لیس بینی و بینہ نبی و انہ نازل فاذا رائیتموہ فاعرفوہ- کہ میرے اور اس کے درمیان کوئی نبی نہ ہوگا اور وہ آنے والا ہے جب تم اسے دیکھو تو (علامات صداقت کی بناء پر) اس کو پہچان لینا- | ۱- ابوداؤد کتاب الملاحم<br>۲- ابن ماجة کتاب الفتن باب ظہور المہدی<br>۳- الصحیح المسلم کتاب الفتن باب فی ذکر الدجال |
| ج- لا نبی بعدی میں حرف "لا" نفی جنس نہیں بلکہ نفی کمال کا ہے- اور مراد یہ ہے کہ میرے بعد میرے جیسا کوئی نبی نہ ہوگا- جو ہوگا میرا امتی اور غلام ہوگا- | |
| ۱- اذا ہلک قیصر فلا قیصر بعدہ واذا ہلک کسری فلا کسری بعدہ- یعنی جب یہ قیصر اور کسریٰ فوت ہوگا تو ان جیسی شان و شوکت والا کوئی دوسرا قیصر اور کسریٰ نہ ہوگا- | ۱- بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوة فی الاسلام جلد دوم صفحة 411<br>۲- صحیح مسلم جلد سوم کتاب الفتن واشراط الساعة |
| ۲- قال الخطابی معناہ فلا قیصر بعدہ یملک مثل ما یملک یعنی لا قیصر سے مراد یہ ہے کہ پہلے قیصر جیسا قیصر بعد میں نہ ہوگا- | ۳- فتوحات مکیہ جلد دوم صفحہ 58 |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| | الباری الجز الحادی عشر صفحہ 523 |
| <u>حدیث لا نبی بعدی کا مطلب یہ بنتا ہے کہ</u><br>ا۔ ایسا نبی نہ آئے گا جو میری اتباع کے بغیر براہ راست خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیا گیا ہو۔<br>ب۔ ایسا نبی نہ آئے گا جو نئی شریعت لانے کا اعلان کرے<br>ج۔ ایسا نبی نہ آئے گا جو قرآنی احکامات میں ردّوبدل بتائے<br>د۔ ایسا نبی نہ آئے گا جو امت مسلمہ سے الگ اپنی امت بنائے<br>آنحضور ﷺ کی غلامی اور اطاعت میں انوار نبوت محمدیہ سے فیض یاب ہونا حدیث لا نبی بعدی کے خلاف نہیں چنانچہ<br>1 حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں | |
| قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ<br>یہ تو کہو کہ آنحضور ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ مگر یہ نہ کہو کہ آنحضور کے بعد کوئی نبی نہیں | 1- تفسیر در منثور جلد 5 صفحہ 204<br>2- تکملہ مجمع البحار الانوار صفحہ 85 |
| (الف) حضرت ملا علی قاری لکھتے ہیں۔ | |
| لا نبی بعدی معناہ عند العلماء لا یحدث بعدہ نبی بشرع ینسخ شرعہ ولم یکن من امتہ<br>علماء لا نبی بعدی حدیث کے یہ معنے کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد ایسا نبی نہ آئے گا جو نئی شریعت لائے اور آنحضور ﷺ کی شریعت کو منسوخ کر دے اور آپ ﷺ کی امت میں سے نہ ہو۔ | موضوعات کبیر صفحہ 58-59<br>حدیث نمبر 379 |
| (i) یہی بات حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے لکھی ہے۔ | 1- الخیر الکثیر مترجم صفحہ 266 |
| (ii) عبدالوہاب شعرانی نے | 2- الیواقیت والجواہر جلد نمبر 2 صفحہ 24 بحث نمبر 33 |
| (iii) محی الدین ابن العربی نے | 3- فتوحات مکیہ جلد 4 صفحہ 417 |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| (iv) محمد قاسم صاحب نانوتوی نے | 4۔ تحذیر الناس صفحہ 43 |
| حضرت امام محی الدین ابن عربی لکھتے ہیں : | |
| 2- فلا رسول بعدی و لا نبی ای لا نبی بعدی یکون علی شرع یخالف شرعی بل اذکان یکون تحت شریعتی کہ حدیث میرے بعد کوئی رسول اور نبی نہ ہو گا کا مطلب ہے کہ ایسا نبی نہ ہوگا جو میری شریعت کے مخالف شریعت کا اعلان کرے۔ البتہ جب بھی کوئی نبی ہو گا تو وہ میری شریعت کے تابع ہو گا۔ | فتوحات مکیہ جلد نمبر2 صفحہ 3 |
| 3- مولوی محمد زمان خاں صاحب آف دکن لکھتے ہیں : "حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنا مقدر ہے اور وہ نبی بلاشک ہیں۔ پس فرمانا حضرت کا میرے بعد کوئی نبی نہ ہو گا بایں معنی ہے کہ کوئی نبی صاحب شرع جدید نہ ہو گا"۔ | ہدیہ مہدویہ صفحہ 302 (1293ھ) |
| 4- بعیسی فانہ نبی قطعا و ثبت انہ ینزل الی الارض فی اخر الزمان و یحکم بشریعۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت عیسیٰ بلاشبہ وہ نبی ہیں۔ اور یہ ثابت ہے کہ وہ آخری زمانہ میں زمین میں اتریں گے اور نبی ﷺ کی شریعت کے مطابق حکم کریں گے۔ | اثر ابن عباس فی دافع الوسواس صفحہ 16 |
| 5- وانہ لا نبی بعدی الا ماشاء اللہ میرے بعد کوئی نبی نہیں سوائے اس کے کہ اللہ جس کو چاہنے اس حدیث میں ماشاء اللہ فرما کر آنحضرت ﷺ نے استثناء اولیاء امت کے لئے جو نبوت پانے والے ہیں کیا ہے۔ | نبراس شرح شرح العقائد النسفی صفحہ 445<br>حاشیہ نبراس صفحہ 445 |
| 6- قولہ فلا نبی بعدی و لا رسول المراد بہ لا مشرع بعدی آپ ﷺ کا یہ قول کہ میرے بعد نبی اور رسول نہ ہو گا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی شریعت لانے والا نبی میرے بعد نہ ہو گا۔ | الیواقیت والجواہر جلد2 صفحہ 24،37 |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| اقتراب الساعۃ صفحہ 162 | 7- ہاں لا نبی بعدی آیا ہے۔ جس کے معنے نزدیک اہل علم کے یہ ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی شرع ناسخ نہ لائے گا۔ |
| الانسان الکامل باب 36 صفحہ 76 | 8- فانقطع حکم نبوۃ التشریع بعد آپ ﷺ کے بعد شریعت والی نبوت کا حکم منقطع ہو چکا ہے۔ |
| مختصر شرح نووی مترجم جلد سوم صفحہ 403<br>کتاب الحج باب فضل الصلوٰۃ مسجدی مدینہ۔ | 9- قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اخر الانبیاء وان مسجدی اخر المساجد<br>مجھے انبیاء میں آخری مقام حاصل ہے اور میری اس مسجد کو مساجد میں آخری مقام حاصل ہے۔ یعنی آئندہ جو مسجد بھی بنے گی اور اس کی اتباع میں بنے گی۔ |
| الیواقیت والجواہر جلد 2 صفحہ 20<br>تفسیر ابن کثیر جلد اول صفحہ 85 زیر آیت و اذ اخذ اللہ میثاق النبیین | 10- لو کان موسیٰ و عیسیٰ حیین لما وسعھما الا اتباعی۔ اگر حضرت موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو انہیں بھی میری پیروی کرنی پڑتی۔ |
| 1- ابن ماجہ کتاب الجنائز باب ماجاء فی الصلوۃ علی ابن رسول اللہ ﷺ وذکر وفاتہ<br>2- موضوعات کبیر صفحہ 68<br>3- روح المعانی جلد 7 صفحہ 187 زیر آیت خاتم النبیین | 11- لو عاش لکان صدیقا نبیا۔<br>اگر صاجزادہ ابراہیمؑ زندہ رہتا تو ضرور نبی ہوتا۔ |
| الفتاوی الحدیثیۃ صفحہ 176<br>حماسہ باب الادب | 12- انہ لنبی ابن نبی۔ وہ یقیناً نبی کے بیٹے نبی تھے۔<br>شری ودی و شکری من بعید<br>لاخر غالب ابدا ربیع |
| بانگ درا صفحہ 89<br>زیر عنوان داغ | چل بسا داغ آہ میت اس کی زیب دوش ہے<br>آخری شاعر جہاں آباد کا خاموش ہے |

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی ہوں گے :

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| الصف : 10، التوبہ : 34، الفتح : 29 | 1- ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق---- |

| مضمون | حوالہ |
| --- | --- |
| | 29 |
| ا۔ هذا عند خروج المهدی<br>یعنی یہ غلبہ امام مہدی کے زمانہ میں ہوگا۔ | تفسیر ابن جریر اور تفسیر القرطبی زیر آیت هو الذی ارسل رسوله سورة الصف۔ |
| ب۔ ذلک عند نزول عیسی ابن مریم حین تصیر الملة واحدة یعنی یہ غلبہ عیسیٰ ابن مریم کے نزول کے وقت ہوگا۔ جب تمام بنی نوع انسان ایک ملت واحدہ بن جائیں گے۔ | تفسیر ابن جریر اور روح البیان زیر آیت هو الذی ارسل رسوله بالهدی |
| ج۔ نزلت فی القائم من آل محمد یہ امام القائم جو آل محمد ﷺ سے ہوں گے کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ | بحار الانوار جلد 13 صفحہ 12 |
| د۔ مراد از رسول دریں جا امام مہدی موعود است۔ آیت میں "رسول" سے مراد امام مہدی ہیں۔ | غایۃ المقصود جلد 2 صفحہ 123 |
| 2- واخرین منهم لما یلحقوا بهم۔۔۔۔ | سورۃ الجمعہ : 4 |
| لو کان الایمان معلقا عند الثریا لناله رجل او رجال من هؤلاء | بخاری کتاب التفسیر سورۃ الجمعہ، تفسیر صافی، سورۃ الجمعہ<br>تفسیر مجمع البیان سورۃ الجمعہ |
| (ب) موسیٰ جار اللہ ترکی عالم لکھتے ہیں۔<br>هم رسل الاسلام فی الامم کہ وہ اسلام کی امتوں میں رسول ہوں گے۔ | کتاب فی حروف اور محل السور مطبوعہ 17.2.42 |
| 3- افمن کان علی بینة من ربه و یتلوه شاهد منه۔۔۔۔۔<br>جس شخص نے قرآنی مضامین اور احکام اسلام کی تصدیق کرنی اور امت کی اصلاح میں صداقت کی گواہی دینی ہے۔ لازمی طور پر اس پر امور غیبی کھولے جائیں گے۔ جس کی وجہ سے اسے امتی نبی کا نام دیا جانا اس آیت کے مطابق ہے۔ | سورۃ ہود : 18 |
| 4- لفظ امام مہدی میں ہی نبوت کا مفہوم شامل ہے۔<br>انبیاء علیہم السلام کا ذکر کر کے فرمایا :<br>و جعلنهم ائمة یهدون بامرنا۔۔۔۔۔۔۔۔ | الانبیاء: 74 |

| مضمون | حوالہ |
| --- | --- |
| و جعلنا منهم ائمة یهدون بامرنا لما صبروا۔ | السجدہ:25 |
| 5- الا ان عیسی ابن مریم لیس بینی و بینه نبی | بخاری کتاب الفتن |
| 6- و یحصر نبی الله عیسی و اصحابه..... | 1۔ المسلم کتاب الفتن باب |
| فیرغب نبی الله عیسی و اصحابه..... | ذکر الدجال و فتنہ |
| یهبط نبی الله عیسی و اصحابه...... | 2۔ مشکوٰۃ باب العلامات |
| فیرغب نبی الله عیسی و اصحابه | بین یدی الساعہ۔ |
| 7- اذا رایتموه فبایعوه ولو حبوا علی الثلج فانه خلیفة الله المهدی | ابن ماجہ کتاب الفتن باب خروج المہدی |
| نوٹ : خلیفۃ اللہ نبی ہوتا ہے۔ نیز بیعت صرف نبی کی کرنی ضروری ہوتی ہے۔ | |

## حضرت مسیح موعودؑ کے مقام کے بارے میں بزرگان امت کے اقوال

| مضمون | حوالہ |
| --- | --- |
| 1- یاتی بذخیرة الانبیاء علیهم السلام | ینابیع المودہ جلد 3 صفحہ 169 الباب الرابع التسعون |
| 2- امام مہدی کہے گا۔ جس کسی نے آدم' شیث' نوح' ابراہیم' اسماعیل' موسیٰ' یوشع بن نون' عیسیٰ' شمعون' محمد ﷺ اور امیر المومنین علیؓ کو دیکھنا ہو مجھے دیکھ لے۔ | بحار الانوار جلد 13 صفحہ 202 |
| 3- ان باطنه باطن محمد۔ مسیح کا باطن آنحضور ﷺ کا باطن ہوگا۔ | شرح فصوص الحکم صفحہ 42 |
| 4- حق له ان ینعکس فیه انوار سید المرسلین..... بل هو شرح للاسم الجامع المحمدی و نسخة منتسخة منه حق تو یہ ہے کہ اس میں رسولوں کا نور ہوگا۔۔۔ بلکہ وہ اسم جامع محمدی کی وضاحت اور ہو بہو اس کا نمونہ ہوگا۔ | الخیر الکثیر صفحہ 72 مدینہ پریس بجنور 1352ء |
| 5- کاد یفضل علی بعض الانبیاء ممکن ہے کہ مسیح موعود بعض انبیاءؑ سے افضل ہو۔ | حجج الکرامہ صفحہ 366 |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| شرح فصوص الحکم صفحہ 42 | 6- و فی المعارف و العلوم و الحقیقة تکون جمیع الانبیاء و الاولیاء تابعین له کلهم معارف ' علوم اور حقیقت میں تمام اولیاء ' انبیاء اس کے تابع ہوں گے۔ |
| دراسات اللبیب صفحة 225<br>انسان کامل اردو باب 61 صفحہ 270 | 7- .....ذ لک انه یلهمه الشرع المحمدی۔<br>اس پر شریعت محمدی الہام کی جائے گی۔ |
| الیواقیت والجواہر جلد 2 صفحہ 79 | 8- ...... فیرسل ولیا ذا نبوة مطلقة و یلهم بشرع محمد و یفهمه علی وجه کالاولیاء المحمدین |

## حضرت مسیح موعودؑ اور دعویٰ نبوت کی حقیقت

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| نزول المسیح صفحہ 3 | 1- میں نبی اور رسول نہیں ہوں باعتبار نئے دعویٰ اور نئے نام کے۔ اور میں نبی اور رسول ہوں یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے۔ وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔ |
| ایک غلطی کا ازالہ | 2- جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ ہی مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتداء سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پاکر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ |
| | 3- اور لعنت ہے اس شخص پر جو آنحضرت ﷺ کے فیض سے علیحدہ ہو کر نبوت کا دعویٰ کرے۔ مگر یہ نبوت آنحضرت ﷺ کی نبوت ہے نہ کوئی نئی نبوت اور اس کا مقصد بھی |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| یہی ہے کہ اسلام کی حقانیت دنیا پر ظاہر کی جائے اور آنحضرت ﷺ کی سچائی دکھلائی جائے۔ | چشمہ معرفت صفحہ 325 |
| 4- اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ | تجلیات الٰہیہ صفحہ 25 |
| 5- میری مراد نبوت سے یہ نہیں کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں۔ یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف میری مراد میری نبوت سے کثرت مکالمت و مخاطبہ الٰہیہ ہے۔ جو کہ اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکالمہ مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی۔ یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں میں اس کی کثرت کا نام بحکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔ و لکل ان یصطلح | تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 68 |
| 6- یاد رہے کہ بہت سے لوگ میرے دعویٰ میں نبی کا نام سن کر دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ گویا میں نے اس نبوت کا دعویٰ کیا ہے جو پہلے زمانوں میں براہ راست نبیوں کو ملی ہے۔ لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں میرا ایسا دعویٰ نہیں ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت ﷺ کے افاضہ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ ﷺ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا۔ اس لئے میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔ اور میری نبوت آنحضرت ﷺ کی ظل ہے نہ کہ اصلی نبوت۔ اسی وجہ سے حدیث اور میرے الہام میں جب کہ میرا نام نبی رکھا گیا۔ ایسا ہی میرا نام امتی بھی رکھا ہے۔ تا معلوم ہو کہ ہر ایک کمال مجھ کو آنحضرت ﷺ کی اتباع اور آپ ﷺ کے ذریعہ سے ملا ہے"۔ | حقیقۃ الوحی صفحہ 150 |

# فیضان خاتم النبیین ﷺ

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| | بانی جماعت احمدیہ کی مخالفت میں علماء کرام نے امت مسلمہ کو اتنا بدظن کر دیا ہے کہ وہ آنحضور ﷺ کے بعد کسی قسم کے روحانی فیض کے جاری رہنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ نہ ہی اس بارے میں غور کرنے کو تیار ہیں۔ حالانکہ یہ قابل غور بات ہے کہ بنی نوع انسان میں سے پہلے انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانے والوں کو جو جو انعامات اللہ تعالیٰ عطا فرماتا تھا اب وہ انعامات امت مسلمہ کو بھی ملیں گے یا نہیں۔ |
| | 1- پہلی امتوں میں مومنوں کو ملنے والے انعامات کا ذکر کر کے فرمایا۔ |
| سورہ الحدید:19 | i- والذین امنوا باللہ و رسلہ اولئک ھم الصدیقون و الشھداء عند ربھم...... وہ صدیق شہید کا انعام پانے والے تھے۔ |
| سورہ الانعام:90 | ii- اولئک الذین اتینھم الکتب والحکم والنبوۃ ..... ان کو ہم نے کتاب، حکمت کے علوم اور نبوت عطا کی۔ |
| سورہ المائدہ:20 | iii- و اذ قال موسیٰ لقومہ یقوم اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء و جعلکم ملوکا..... اللہ نے تم پر انعام کر کے تم میں نبی اور بادشاہ بنائے |
| سورہ یوسف:7 | iv- ......یتم نعمتہ علیک و علی ال یعقوب....... اللہ نے یہ نعمت نبوت اور حکومت کی شکل میں پوری فرمائی۔ |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| ب۔ اتمام نعمت سے مراد نبوت عطا فرمانا ہے۔ | تفسیر حسینی جلد1 صفحہ 358 |
| 2 چنانچہ اللہ تعالٰی نے مسلمانوں کو یہ دعا سکھلائی | زیر آیت یوسف : 7 |
| اھدنا الصراط المستقیم ○ صراط الذین انعمت علیھم | فاتحہ: 6'7 |
| الف یہ ایک حقیقت ہے کہ یہودی کلام الٰہی سننے سے انکار کرنے کی وجہ سے مغضوب قرار پائے تھے | استثناء 17 : 18 |
| ب عیسائی یوحنا باب 16 آیت 7 تا 14 میں آنحضور ﷺ کے بارے پیشگوئی کو غلط رنگ دیکر اور واقعہ پنیٹیگوسٹ کی طرف منسوب کرکے گمراہ ہوئے | |
| ج آنحضور ﷺ کی کامل اتباع کرنے والوں کو منعم علیھم میں شامل ہونے کی خوشخبری دی۔ | |
| من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصلحین .... یہ واضح ہے کہ | النساء: 70 |
| معیت زمانی' مکانی تو ممکن نہیں لازماً معیت فی المرتبت مراد ہے یعنی مقام اور مرتبہ میں ان کے ساتھ ہوں گے۔ | بحر محیط جلد 3 زیر آیت من یطع اللہ والرسول |
| فاکتبنا مع الشاھدین ای جعلنا فی زمرتھم اشارۃ الی قولہ فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم | مفردات راغب زیر لفظ کتب صفحہ 435 |
| مع کا لفظ من کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے | |
| (i) وتوفنا مع الابرار نیک لوگوں کے ساتھ وفات دینا یعنی نیک ہونے کی حالت میں موت آئے۔ | آلعمران : 194 |
| (ii) جو لوگ منافقین میں سے توبہ کریں اور اپنی اصلاح کرلیں گے فاولئک مع المومنین وہ مومنوں میں سے ہوں گے۔ | النساء : 174 |
| (iii) حکم الٰہی کونوا مع الصادقین یعنی سچے بن جاؤ | التوبہ : 120 |
| (iv) ابی ان یکون مع السجدین اس نے سجدہ کرنے سے انکار کردیا | الحجر: 32 |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| تفسیر حسینی جلد1 صفحہ358 | ب۔ اتمام نعمت سے مراد نبوت عطا فرماتا ہے۔ |
| زیر آیت یوسف : 7 | 2 چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ دعا سکھلائی |
| فاتحہ:7'6 | اھدنا الصراط المستقیم ۞ صراط الذین انعمت علیھم |
| استثناء 17 : 18 | الف۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ یہودی کلام الٰہی سننے سے انکار کرنے کی وجہ سے مغضوب قرار پائے تھے |
| | ب عیسائی یوحنا باب 16 آیت 7 تا 14 میں آنحضور ﷺ کے بارے پیشگوئی کو غلط رنگ دیکر اور واقعہ پنتیکوسٹ کی طرف منسوب کرکے گمراہ ہوئے |
| | ج آنحضور ﷺ کی کامل اتباع کرنے والوں کو منعم علیھم میں شامل ہونے کی خوشخبری دی۔ |
| النساء:70 | من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصلحین .... یہ واضح ہے کہ |
| بحر محیط جلد 3 زیر آیت من یطع اللہ والرسول | معیت زمانی' مکانی تو ممکن نہیں لازماً معیت فی المرتبت مراد ہے یعنی مقام اور مرتبہ میں ان کے ساتھ ہوں گے۔ |
| مفردات راغب زیر لفظ کتب صفحہ 435 | فاکتبنا مع الشاھدین ای جعلنا فی زمرتھم اشارۃ الی قولہ فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم |
| | مع کالفظ من کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے |
| آلعمران : 194 | (i) وتوفنا مع الابرار نیک لوگوں کے ساتھ وفات دینا یعنی نیک ہونے کی حالت میں موت آئے۔ |
| النساء : 174 | (ii) جو لوگ منافقین میں سے توبہ کریں اور اپنی اصلاح کرلیں گے فاولئک مع المومنین وہ مومنوں میں سے ہوں گے۔ |
| التوبہ : 120 | (iii) حکم الٰہی کونوا مع الصادقین یعنی سچے بن جاؤ |
| الحجر: 32 | (iv) ابی ان یکون مع السجدین اس نے سجدہ کرنے سے انکار کردیا |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| | 3 خدا تعالیٰ نے امت مسلمہ سے قیام خلافت کا وعدہ کیا۔ |
| نور : 56 | (i) وعد اللہ الذین امنوا منکم .... |
| مشکوٰۃ کتاب الفتن | (ii) ....ثم تکون الخلافۃ علی منہاج النبوۃ |
| مشکوٰۃ کتاب الفتن بین السطور | (iii) الظاہر ان المراد بہ زمن عیسی والمہدی خلافت علی منہاج النبوۃ سے مراد مسیح موعود اور مہدی کا زمانہ ہے |
| روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 45 | (iv) اگر کسی ایک فرد کو بھی نبی کے نام سے نہ پکارا جاتا تو مشابہت پوری نہ ہوتی۔ |
| | 4- یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ جب بھی بنی نوع انسان کو کسی ہادی کی ضرورت ہو وہ ہدایت کے سامان فرماتا ہے۔ |
| الصّٰفٰت : 72-73 | (i) ولقد ضل قبلھم اکثر الاولین ولقد ارسلنا فیھم منذرین |
| فاطر:44 ' احزاب:63 | (ii) ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا<br>چنانچہ نصیحتاً فرمایا |
| الاعراف:36 | (iii) یبنی آدم امایا تینکم رسل منکم یقصون علیکم ایتی ...<br>امام جلال الدین سیوطی کہتے ہیں |
| تفسیر اتقان جلد 2 صفحہ 34 اردو ترجمہ محمد حلیم انصاری صفحہ 108 | (i) فانہٗ خطاب لاہل ذلک الزمان و لکل من بعدھم یعنی بنی آدم کا خطاب اس زمانے اور بعد کے زمانے کے لوگوں کے لئے ہے |
| مجمع البیان زیر آیت مذکور | (ii) فقال یا بنی آدم ھو خطاب یعم جمیع المکلفین من بنی آدم من جاء الرسول منھم ومن جاز ان یاتیہ الرسول یعنی بنی آدم کا خطاب عام ہے۔ جو ہر اس کے لئے ہے جن کے پاس انہی میں سے رسول آئے۔ |
| سورۃ الحج:76 | 5- اللہ یصطفی من الملئکۃ رسلا ومن الناس .... اللہ تعالیٰ الملٰئکہ اور لوگوں میں سے رسول چنتا ہے اور چنتا رہیگا |
| | 6- ینزل الملئکۃ بالروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ اپنے بندوں میں سے جن پر چاہتا ہے اللہ تعالیٰ |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| فرشتوں کو وحی دیکر بھیجتا ہے اور بھیجتا رہے گا۔ | النحل:3 |
| (i) اس آیت میں روح سے مراد کلام الٰہی ہے | تفسیر روح المعانی جلد 5 صفحہ 4 زیر آیت ہذا |
| (ii) حضرت عباس کی روایت ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا تم میں نبوت بھی ہوگی اور بادشاہت بھی ہوگی | گلہائے چنیدہ مولفہ کفیلہ خانم |
| (iii) نلهمكم الحق.... ہم تمہاری طرف سچائی الہام کریں گے | البیضاوی جلد 2 صفحہ 267 |
| 7- اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء سے یہ عہد لیا کہ جب کوئی رسول تمہارے پاس آئے تو اس پر ایمان لانا اور مدد کرنا۔ یعنی انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ ان کی امتوں کو یہ حکم دیا گیا۔ چنانچہ یہ عہد آنحضور ﷺ سے بھی لیا گیا۔ | |
| (i) واذ اخذ الله ميثاق النبين لما اتيتكم.... | آلعمران : 82 |
| (ii) واذ اخذنا من النبين ميثاقهم ومنك ومن نوح.... اور یاد کیجئے کہ ہم نے لیا پیغمبروں سے قول واقرار..... ومنک اور آپ سے بھی لیا جو کہ محمدؐ ہیں۔ | الاحزاب:8<br>1- تفسیر حسینی اردو جلد 2 صفحہ 210 زیر آیت ہذا<br>2- معارف القرآن<br>3- حاشیہ ترجمہ القرآن از محمود الحسن |

## امت مسلمہ سے خدا تعالیٰ کا سلوک

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| 1- ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا تتنزل عليهم الملئكة | سورۃ سجدہ : 31-34 |
| 2- تنزل الملئكة والروح فيها باذن ربهم من كل امر | سورۃ القدر:5 |
| 3- ملائکہ انسانوں کی روحوں میں الہاموں کے ذریعہ سے اپنی تاثیر نازل کرتے ہیں اور یقینی کشفوں کے ذریعہ سے ان پر اپنے کمالات ظاہر کرتے ہیں | تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 370 (امام رازی) |
| 4- امت فرشتوں کی معرفت وحی اور اس کے دیکھنے کے حصے سے محروم نہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ اگر تمہارے اندر ایمان کی ایک سی حالت رہے تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں۔ | تفہیمات الٰہیہ جلد 2 صفحہ 134 |

| حوالہ | مضمون |
| --- | --- |
| تفہیمات الٰہیہ جلد 2 صفحہ 123 | 5- آیت وھو یتولی الصالحین کے مطابق مقربین کی علامت ہے کہ فرشتے مریم کی طرح اسے پکارتے ہیں |
| انوار اولیاء کامل صفحہ 205 حصہ دوم طبع سوم 1968ء | 6- خلاصہ کلام یہ کہ غزالی کے نزدیک اصل معرفت صوفیاء کی ہے جو ذوق' وحی' کشف الٰہی کی بنیاد پر قائم ہوتی ہے ...... یہ لوگ بغیر کسی واسطہ کے دیدار حق سے مشرف ہوتے ہیں۔ |
| الوصیت صفحہ 14 روحانی خزائن نمبر 10 صفحہ 309 | 7- اے سننے والو سنو! ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اس کی کوئی صفت معطل نہیں ہوگی۔ |
| مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 311 | 8- زندہ مذہب وہ ہے جس کے ذریعہ زندہ خدا ملے۔ زندہ خدا وہ ہے جو ہمیں بلا واسطہ ملہم کر سکے۔ میں تمام دنیا کو خوشخبری دیتا ہوں کہ وہ زندہ خدا اسلام کا خدا ہے۔ |
| ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 62 | 9- اسلام اس وقت موسیٰ کا طور ہے جہاں خدا بول رہا ہے۔ |
| مقدمہ ابن خلدون اردو صفحہ 439 مترجمہ مولانا سعد حسن خان یوسفی | 10- اب الہام کی شکل جو حضرات اولیاء میں ہوتی ہے اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا جب جانوروں تک کو مثلاً شہد کی مکھی کو الہام ہوتا ہے تو انسان کو کیوں نہ ہو جو اشرف المخلوقات ہے۔ |
| | **غیر انبیاء کو وحی الٰہی** |
| شوریٰ 52 | قرآن مجید سے ثابت ہے کہ غیر نبیوں کو بھی وحی اور الہام ہوتا ہے وماکان بشران یکلمہ اللہ الا وحیا... |
| طہ: 39 | 1- جیسا کہ حضرت موسیٰ کی والدہ کو الہام ہوا۔ |
| العمران: 43 | 2- حضرت عیسیٰ کی والدہ کو الہام ہوا۔ |
| المائدہ: 113 | 3- حضرت عیسیٰ کے حواریوں کو الہام ہوا۔ |
| النحل: 69 | 4- حتیٰ کہ شہد کی مکھی کو وحی ہوتی ہے۔ |
| مومن: 14 | 5- یلقی الروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ لینذر یوم التلاق |
| | 6- ینزل الملئکۃ بالروح من امرہ علی من یشاء من |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| النحل:3 | عبادہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا کلام نازل فرماتا ہے صرف انبیاء سے وحی خاص نہیں بلکہ مومنوں کو یہ حکم دیا۔ |
| المومن:36 | 1- ادعونی استعجب لکم تم دعا کرو میں اس کا جواب دونگا۔ |
| البقرہ:187 | 2- اجیب دعوة الداع اذا دعان میں ہر پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں |
| النمل:63 | 3- افمن یجیب المضطر اذا دعاہ بے چین کی پکار کر جب وہ پکارے کون قبول کرتا ہے؟ |
| | **آیت استخلاف اور امت مسلمہ** |
| | سورۃ نور کی آیت استخلاف بھی تقاضا کرتی ہے کہ مسلمانوں میں بھی سلسلہ مکالمہ مخاطبہ الیہ کا جاری ہو۔ چنانچہ آنحضور ﷺ فرماتے ہیں۔ |
| بخاری کتاب مناقب جلد دوم صفحہ 436 باب ماجاء فی مناقب عمر | 1- لقد کان فیمن قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا نبیا فان یکن من امتی احد فعمر<br>تم سے قبل بنی اسرائیل میں غیر نبیوں سے خدا تعالیٰ کلام کرتا رہاہے۔ میری امت میں عمرؓ کو یہ سعادت نصیب ہوگی۔ |
| تاریخ الخلفاء صفحہ 118 فصل فی الحدیث الواردة فی فضلة | 2- .... قالوا یارسول اللہ کیف محدث قال تتکلم الملئکة علی لسانه کہ فرشتے ان کی زبان سے کلام کرتے ہیں۔ |
| 1- المقاصد الحسنة فی بیان کثیر من الاحادیث المشتہرة علی الالسنة صفحہ 286<br>2- مکتوب امام ربانی دفتر اول حصہ چہار صفحہ 72 | 3- علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| اثبات الالہام والبیعۃ صفحہ 148 زیر مغالطہ نمبر 165 اردو ترجمہ مولوی محمد حسن صاحب۔ | 4- آج ایک شخص متقی، صالح صادق دعویٰ کرے کہ جو مجھے الہام ہوتا ہے اور مجھے غیب سے آواز آتی ہے تو ہم اس کو سچا جانیں گے اور بحکم شریعت تمام اہل اسلام پر لازم ہے کہ اس کو سچا سمجھیں۔ |
| | 5- حضرت امام جعفر صادق کا قول ہے |
| تذکرۃ الاولیاء صفحہ 33 | الہام قبول کا وصف ہے بغیر الہام استدلال کرنا برے لوگوں کا کام ہے۔ |
| الوثائق العباسیہ فرمان بنام سعد بن ابی وقاصد صفحہ 303 | 6- حضرت عمرؓ نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو ایرانیوں کے خلاف جنگ کے دوران لکھا مجھے القاء ہوا ہے کہ تمہارے مقابلے میں دشمن کو شکست ہوگی۔ |
| مشکوٰۃ باب الکرامات فصل سوم | 7- حضرت عمرؓ نے دوران خطبہ کشفی نظارہ دیکھ کر یا ساریۃ الجبل فرماتے ہوئے ہدایات دیں۔ |
| روح البیان جلد نمبر1 صفحہ 144 زیر آیت فاینما تولوا فثم وجہ اللہ | 8- حضرت ابوحنیفہؒ رات کو یہ آواز سنتے 'اے ابوحنیفہ تو نے میری خدمت کو خالص کیا۔ اور میری معرفت کو کمال تک پہنچایا اس لئے میں تجھے اور قیامت تک تیری سچی اتباع کرنے والوں کو بخش دوں گا۔ |
| | 9- تذکرہ اولیاء مصنفہ فرید الدین عطاء میں جن بزرگوں کے الہامات کو درج کیا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل ہیں۔ |
| تذکرہ اولیاء | حضرت اویسؒ قرنی۔ حضرت خواجہ حسن بصریؒ۔ حضرت مالک بن دینارؒ۔ حضرت حبیبؒ عجمی۔ حضرت رابعہ بصریؒ۔ حضرت ابراہیم ادھمؒ۔ حضرت ذوالنون مصریؒ۔ حضرت بایزید بسطامیؒ۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ۔ حضرت محمد علی حکیم الترمذیؒ۔ حضرت عبداللہ حنیفؒ۔ حضرت جنید بغدادیؒ۔ ابوالحسن فرقانیؒ۔ حضرت ابوبکر شبلیؒ وغیرہ |
| | **امام مہدی کو وحی ہوگی** |
| | 1- امام مہدی الہام کے ذریعہ شریعت کی باریکیاں سمجھ کے |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| لوگوں تک پہنچائے گا۔ | اسعاف الراغبین صفحہ 145 |
| 2- جرائیل مہدی علیہ السلام پر وحی حقیقی لیکر نازل ہوگا۔ | 1- اسعاف الراغبین صفحہ 147 |
| 3- فبینما هو کذ لک اذ اوحی الله الی عیسی بن مریم..... | صحیح مسلم کتاب الفتن فی ذکر الدجال |
| 4- نعم یوحی الیه وحی حقیقی کما فی حدیث مسلم | 2- روح المعانی جلد 7 صفحہ 65 |
| 5- و یوحی الیه فیعمل بالوحی بامر الله | النجم الثاقب جلد 1 صفحہ 66 |
| I- جاء نی آئل | حاشیہ حقیقۃ الوحی صفحہ 103 |
| II- اس جگہ اللہ تعالیٰ نے جرائیل کا نام ائل رکھا ہے۔ | i- ازالہ اوہام صفحہ 577<br>ii- النبوۃ فی الاسلام صفحہ 30 |
| 6- مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی و بیرونی اختلافات کا حکم ہوں۔ | i- اربعین حصہ اول صفحہ 3 ii- تجلیات الٰہیہ صفحہ 24 |
| 7- ان جبرائیل لا ینزل الی الارض بعد موت النبی بے اصل ہے | اقتراب الساعۃ صفحہ 163 |
| 1- مثلی و مثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل نبی بنیانا....... | مسلم جلد 3 صفحہ 248 |
| فرمایا میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایک ایسی عمارت کی ہے۔ جسے ہر لحاظ سے خوبصورت بنایا گیا۔ جس کے حسن پر لوگ تعجب کرتے ہوں۔ صرف اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی ہو۔ فرمایا وہ آخری اینٹ میں ہوں۔ | 2- بخاری کتاب المناقب باب خاتم النبیین جلد دوم صفحہ 384<br>3- مسند احمد بن حنبل جلد دوم صفحہ 398 حدیث 9168 عن ابی ہریرہ<br>4- ترمذی ابواب المناقب باب ماجاء فی فضل النبیؐ |
| ا- یفسرون خاتم النبیین باللبنة حتی اکملت البنیان و معناه البنی الذی حصلت له النبوة الکاملة۔<br>خاتم النبیین کی تفسیر اس امت سے کرنا جس سے عمارت مکمل | مقدمہ ابن خلدون صفحہ 324 |

| حوالہ | مضمون |
| --- | --- |
| | ہو گئی ہے سے مراد یہ ہے کہ وہ نبی آگیا جس کے وجود میں نبوت اپنی تمام تر وسعتوں اور رفعتوں کے ساتھ مکمل ہو گئی۔ |
| فتح الباری باب خاتم النبین جلد 6 صفحہ 559 دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور | ب۔ حضرت علامہ ابن حجر فرماتے ہیں۔ اس حدیث میں شریعت کی تکمیل کی طرف اشارہ ہے۔ |
| اکمال الاکمال شرح مسلم جلد 6 صفحہ 143 | 2 انا المقفی معناه المتبع للنبيين عليه السلام۔ آنحضور ﷺ کا ایک نام المقفی ہے۔ جس کا مطلب ہے وہ عظیم شخص جس کی اتباع انبیاء کریں۔ |
| مشکوۃ جلد سوم باب اسماء النبی صفحہ 130<br>2۔ شمائل ترمذی باب فی اسماء رسول اللہ | 3۔ د۔ انا العاقب والعاقب الذی لیس بعده نبی۔ فرمایا میرا نام العاقب ہے۔ جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔ |
| مرقاۃ جلد 5 صفحہ 576 حاشیہ مشکوۃ شمائل ترمذی مجتبائی بین السطور | i۔ لیس بعده نبی یہ کسی راوی یا صحابی کے الفاظ ہیں۔<br>ii۔ هذا قول الزهری۔ لیس بعده نبی' یہ امام زھری کا قول ہے۔ |
| مسلم کتاب الفضائل باب فی اسمائه | iii۔ انا العاقب الذی لیس بعده احد میں وہ عاقب ہوں جس کے بعد کوئی نہیں |
| ترمذی ابواب الفتن باب لا تقوم الساعة حتی یخرج کذابون | 4 سیکون فی امتی ثلاثون کذابون کلهم یزعم انه نبی انا خاتم الانبیاء لا نبی بعدی۔ فرمایا میری امت میں تیس کذاب ہوں گے ان میں سے ہر ایک یہ خیال کرے گا کہ وہ نبی ہے میں خاتم الانبیاء ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ |
| 1۔ شرح مسلم اکمال الاکمال جلد 7 صفحہ 458<br>2۔ فتح المجید شرح کتاب التوحید صفحہ 232 | ا۔ تیس دجالوں کی تعداد بہت پہلے پوری ہو چکی ہے۔ |

| حوالہ | مضمون |
| --- | --- |
| 3۔ مواہب اللدنیہ جلد 2 صفحہ 198<br>الحج الکرامہ صفحہ 239 | ب۔ تمیں کا عدد بتاتا ہے کہ کوئی سچا بھی ظاہر ہوگا۔ ورنہ فرمایا جاتا کہ جو بھی دعویٰ کرے جھوٹا ہوگا۔ |

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم          نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم          وعلی عبدہ المسیح الموعود

# ظہور امام مہدی علیہ السلام

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| 1- کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم واما مکم منکم - تمہارا کیا حال ہو گا جب تم میں ابن مریم نازل ہوں اور وہ تم میں تمہارے امام ہوں گے۔ | بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریم جلد ۲ صفحہ ۱۶۶۔ ii- صحیح مسلم بیان نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام حاکما۔ |
| الف:"فیکم" اور "منکم" میں "کم" کے اول مخاطب صحابہ کرام ہیں جیسا کہ صحابہ میں نزول مسیح نہیں ہوا اس لئے اب صحابہ کی بجائے "کم" سے مراد امت مسلمہ ہے۔ اسی طرح ابن مریم سے بھی مراد مثیل ابن مریم ہو گا۔ | |
| ب-"اما مکم" میں رفعی حالت خبر ہونے کی وجہ سے ہے اور "ھو" اس کا مبتداء محذوف ہے۔ اور مطلب یہ ہے "وہ تم میں تمہارا امام ہو گا"۔ | |
| ج- "نزول" کا لفظ آسمان سے نازل ہونے کے لئے نہیں بلکہ نزول کا لفظ قرآن مجید اور احادیث میں کسی چیز کی افادیت اور اہمیت کی وجہ سے استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً | |
| i ان من شیء الا عندنا خزائنه وما ننزل الا بقدر معلوم۔ | الحجر: ۲۲ |
| ii ینزل لکم من السماء رزقا | مومن: ۱۴ |
| iii انزل لکم من الانعام ثمانیة ازواج | الزمر: ۷ |
| iv قد انزلنا علیکم لباسا یواری سوا تکم وریشا | اعراف: ۲۷ |
| v وانزلنا الحدید فیه باس شدید | الحدید: ۲۶ |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| vi قد انزل الله اليكم ذكرا رسولا يتلوا عليكم ايت الله | الطلاق :۱۰، ۱۱ |
| vii عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله فی اشهر الحج کہ ہم حج کے مہینوں میں آنحضور ﷺ کے ساتھ نکلے فنزلنا بسرف تو ہم سرف مقام پر ٹھہرے۔ | بخاری کتاب الحج۔ |
| viii وقالت فرقة نزول عيسى خروج رجل يشبه عيسى فی الفضل والشرف۔ | خریدۃ العجائب صفحہ ۲۶۳۔ |
| ix وجب نزوله فی آخر الزمان بتعلقه ببدن آخر | ۱۔ تفسیر عرائس البیان جلد ا صفحہ ۲۶۲<br>۲۔ غایت المقصود صفحہ ۲۱ |
| 2- يوشك من عاش منكم ان يلقى عيسى بن مريم امام مهديا حكما عدلا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية وتضع الحرب اوزرها۔ | مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۱۱ بروایت ابو ھریرہؓ |
| ب يكسر الصليب يريد ابطال النصرانيت ويحكم بشرع الاسلام۔ | بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۸۔ |
| 3- لا المهدی الا عيسى ابن مريم | ۱۔ ابن ماجہ باب شدۃ الزمان۔<br>کنزل العمال جلد ۷ صفحہ ۱۵۶۔<br>تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۳۴ زیر عنوان عمر بن عبدالعزیز 99ھ |
| 4- قال رسول الله صلی الله عليه وسلم...... كيف تهلك امة انا اولها واثنا عشر من بعدی من السعداء واولی الالباب والمسيح ابن مريم اخرها ولكن بين ذلك نطح والهرج ليسوا منی ولست منهم۔<br>وہ امت کیسے ہلاک ہوگی جس کے شروع میں میں اور میرے بعد بارہ نیک اور عقلمند ہوں گے مسیح ابن مریم اس کے آخر میں ہوگا۔ | اکمال الدین صفحہ ۲۶۳۔ |
| 5- ان القائم المهدی من نسل علی اشبه الناس | |

| مضمون | حوالہ |
| --- | --- |
| بعیسی بن مریم خلقا و خلقا- مہدی سیرت و صورت میں عیسیٰ بن مریم کی طرح ہو گا- | بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۶۱- |
| 6- قال رسول الله صلی الله علیه و سلم المهدی من ولدی اسمه اسمی و کنیته کنیتی اشبه الناس بی خلقا و خلقا- مہدی میرا بیٹا ہو گا جس کی نام کنیت میری ہوگی اور سیرت اور صورت میں میرے مشابہ ہو گا- | 1- اکمال الدین صفحہ ۲۸۱ المطبعہ الحیدریہ النجف<br>2- تعلیمات اسلام اور مسیحی اقوام صفحہ ۲۲۹ نفیس اکیڈمی کراچی<br>3- الصراط السوی فی احوال المہدی صفحہ ۳۰۸ |
| **علامات ظہور مہدی علیہ السلام فلکی علامات** | |
| 1- اذا الشمس کورت جب لوگ ہدایت کے سورج سے استفادہ کرنا چھوڑ دیں گے- | تکویر: ۲ |
| i- سراجا منیرا آنحضور ﷺ کو سورج قرار دیا گیا ہے- | احزاب: ۴۷ |
| ii- لا یخرج المهدی حتی تطلع من الشمس اية- مہدی نہیں آئے گا- جب تک سورج میں نشان ظاہر نہ ہو لے- | اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۰۶- |
| 2- خسف القمر و جمع الشمس و القمر- | القیامہ: ۸ تا ۱۱- |
| "قرآن مجید میں یہ تو نہیں فرمایا گیا کہ چاند گہن اور چاند سورج کا اجتماع ایک ہی آن میں ہو گا- بلکہ ان دونوں خبروں کو صرف عاطفہ داؤ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جو صرف جمع کے لئے آتا ہے تو مطلب یہ ہوا کہ قیامت سے پہلے چاند سے گہن لگے گا اور چاند سورج اکٹھا کئے جائیں گے..... اکثروں کا یہ کہنا ہے کہ دونوں کو اکٹھا کیا جائے گا یعنی دونوں کی روشنی نہ رہے گی"- | حکمۃ البالغۃ جلد اول صفحہ ۶۳۸ تا ۶۵۰ |
| i- انا لمهدینا ایتین تنكسف القمر لاول لیلة من رمضان و تنكسف الشمس فی النصف منه ولم تکونا منذ خلق الله السموت والارض- | دار القطنی صفحہ ۱۸۸- الفتاوی الحدیثیہ صفحہ ۳۰ الطبعہ الاولی ازہر مصر<br>اقتراب الساعہ صفحہ ۱۰۶ مطبع مفید |

| مضمون | حوالہ |
| --- | --- |
| | عام آگرہ |
| ii- سورج اور چاند تاریک ہو جائے گا۔ | ۱- متی ۳۰ : ۲۴<br>۲- یسعیاہ ۳۰-۹ : ۱۳<br>۳- یوئیل ۱۵ : ۳<br>۴- حزقیل ۷ : ۳۲ |
| iii- اہل نجوم کے نزدیک چاند کو ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کو اور سورج کو ۲۷، ۲۸، ۲۹ تاریخ کو گرہن لگتا ہے۔ | حج الکرامہ صفحہ ۳۴۴۔ |
| iv- وھو قمر بعد ثلاث لیال الی اخر الشھر واما قبل ذالک ھو ھلال۔ تیسری رات کے بعد سے اخر مہینہ تک چاند کو قمر کہتے ہیں اس سے پہلے یعنی پہلی دوسری رات کے چاند کو ہلال کہا جاتا ہے۔ | 1- اقرب الموارد زیر لفظ القمر<br>2- حجج الکرامۃ صفحہ ۳۴۴<br>3- مرقاۃ حاشیہ مشکوٰۃ صفحہ ۱۳۰۔<br>4- منجد عربی صفحہ ۳۶۸۔ |
| v- ۱۳۱۱ھ کے رمضان کی ۱۳ کو چاند کو اور ۲۸ کو سورج کو گرھن لگا۔ | 1- اخبار آزاد ۴- مئی ۱۸۹۴ء<br>2- سراج الاخبار ۱۱- جون ۱۸۹۴ء صفحہ ۶- 3- سول اینڈ ملٹری گزٹ۔<br>۶- دسمبر ۱۸۹۴ء۔ |
| ب- مولانا محمد لکھوکے والے نے علامات قیامت کہ اول ظہور محمد مہدی است کے تحت لکھتے ہیں۔ | |
| تیرھویں چن ستیویں سورج گرہن ہوسی اس سال<br>اندر ماہ رمضان لکھیا اک روایت والے | 1- احوال آخرت صفحہ ۲۳<br>2- احوال الاخرت کلاں صفحہ 51<br>3- آخری گت مطبوعہ مجتبائی۔ |
| vi- فرمایا- میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کے لئے ہے۔ | تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۳۔ |
| طلوع الکواکب المذنبۃ<br>ذوالسنین ستارہ طلاع کرے گا۔ | حجج الکرامۃ صفحہ ۳۴۵<br>۲- اقتراب الساعۃ صفحہ ۶۷۔ |
| دم دار ستارہ ۱۸۸۲ء میں ظاہر ہوا تھا۔ | ۱- جریدہ روزگار مدراس ستمبر ۱۸۸۸ء۔ |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| رمی شہاب ثاقب ہوگی جیسا کہ آنحضور ﷺ کی پیدائش کے وقت ہوئی تھی۔ | ۲۔ حاشیہ چشمہ معرفت صفحہ ۳۱۴۔<br>زرقانی جلد ا صفحہ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ |
| ستاروں کا ٹوٹنا۔ | مرقس ۲۶۔ ۲۴ : ۱۳ |
| ۲۷ اور ۲۸۔ نومبر ۱۸۸۸ء کو رمی شہب کا نظارہ ساری رات رہا۔ | آئینہ کمالات اسلام صفحہ 110 |
| **مذہبی علامات** | |
| 1- اکثر اہل ارض، رومی یعنی عیسائی ہوں گے۔ | مسلم جلد ۲ باب الفتن۔ |
| 2- چوں جملہ علامات حاصل شود قوم نصاری غلبہ کنندہ بر ملک ہائے بسیار متصرف شوند۔ | حجج الکرامہ صفحہ ۳۴۴۔ |
| بدء الاسلام غریبا و سیعود غریبا فطوبی للغرباء۔ | ابن ماجہ کتاب الفتن باب بدء الاسلام غریبا۔ |
| 3- لا یبقی من الاسلام الا اسمہ اسلام کا صرف نام اور قرآن تحریر کی شکل میں ہوگا۔ مسجدیں آباد مگر ہدایت سے خالی ہوں گی اور علماء بدترین مخلوق کا نقشہ پیش کر رہے ہوں گے | 1- مشکوۃ کتاب العلم جلد اول فصل الثالث صفحہ ۳۸<br>2- کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۴۳۔<br>3- فروغ کافی جلد 3 کتاب الروضۃ حدیث الفقہاء |
| 4- عن عوف بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افترقت الیھود علی احدی و سبعین فرقۃ فواحدہ فی الجنۃ و سبعون فی النار افترقت النصاری علی ثنتین و سبعین فرقۃ فاحدی و سبعون فی النار واحدہ فی الجنۃ ..... لتفترقن امتی علی ثلاث و سبعین فرقۃ واحدہ فی الجنۃ و ثنتان و سبعون فی النار قیل یا رسول اللہ من ھم؟ قال الجماعۃ فرمایا یہودی 71 فرقوں میں بٹے تھے جن میں سے ایک جنتی اور ستر جہنمی تھے۔ عیسائی 72 | 1-ابن ماجۃ کتاب الفتن باب 17 حدیث نمبر 3992<br>2- الجامع الترمذی ابواب الایمان باب افتراق ھذہ الامۃ |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| | فرقے بنے 71 جہنمی اور ایک جنتی تھا۔.... تم 73 فرقوں میں تقسیم ہو جاؤ گے ایک جنتی اور 72 جہنمی ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ جنتی کون ہوں گے فرمایا وہ جماعت ہوگی۔ |
| 1۔ مشکوۃ کتاب العلم جلد اول صفحہ ۳۳<br>2۔ بخاری کتاب العلم باب کیف یقبض العلم۔ | ۱۔ علم باقی نہیں رہے گا۔ لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا بنالیں گے ان سے دین کی باتیں پوچھیں گے اور وہ علم کے بغیر فتوے دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔ |
| کنزل العمال جلد ۷ صفحہ ۱۹۰ | ۲۔ تکون فی امتی فزعۃ فیصر الناس الی علماء ھم فاذاھم قردۃ و خنازیر علماء میں بندوں جیسی نقالی اور خنزیر جیسی خباثت ہوگی۔ |
| جنگ لاہور ۳۱۔ جنوری ۱۹۸۵ء | ۳۔ پاکستان میں تقریباً ۵۰ ہزار امام مسجد ہیں جن میں سے ۳۶ ہزار تعلیم یافتہ اور گیارہ ہزار ان پڑھ ہیں۔ |
| زمیندار ۱۴۔ اگست ۱۹۱۵ء۔ | مسلمانان ہند کی شامت اعمال نے مدتہائے مدید سے جھوٹے پیروں اور جاہل مولویوں اور ریاکار زاہدوں کی صورت اختیار کررکھی ہے جنہیں نہ خدا کا خوف ہے۔ نہ رسول کا پاس۔ نہ شرع کی شرم نہ عرف کا لحاظ۔ یہ ذی اثر با اقتدار طبقہ جس نے اپنے دام تزویر میں لاکھوں انسانوں کو پھنسا رکھا ہے۔ اسلام کے نام پر ایسی ایسی گھناؤنی حرکتوں کا مرتکب ہوتا ہے کہ ابلیس لعین کی پیشانی بھی عرق انفعال سے تر ہو ہو جاتی ہے۔ |
| زمیندار ۱۵۔ اپریل ۱۹۲۹ء۔ | ۶۔ میرا شمار خود مولویوں کی جماعت میں ہے اس لئے میں انکی حقیقت سے خوب واقف ہوں...... نہ وہ سیاست سے واقف ہیں۔ نہ ہی مذہب کی حقیقت سے آگاہ ہیں۔ فریب اور دجل کے ماہر ہیں اور اپنی اپنی اغراض کے بندے ہیں۔ |
| | ۷۔ "اگر تم یہود کا نمونہ دیکھنا چاہتے ہو تو پھر ان علماء کو دیکھ لو جو |

| حوالہ | مضمون |
| --- | --- |
| الفوز الکبیر باب اول صفحہ ۱۰۔ | آج کل علماء سوء ہیں"۔ |
| تنقیحات اسلام اور مغربی تہذیب کا تصادم صفحہ ۲۷ از مودودی صاحب | vi- افسوس کہ علماء (الا ماشاء اللہ) خود اسلام کی حقیقی روح سے خالی ہو چکے تھے" |
| بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۶۔ | 4- اتخذامتک قبورھم مساجد قبر پرستی ہو گی۔ |
| ترمذی ابواب الفتن باب فی فتنہ الدجال۔ | 5- بہت سے لوگ دجال کی پیروی اختیار کر لیں گے۔ |
| حج الکرامہ صفحہ ۲۹۸۔ | 6- حضرت علیؓ کی روایت ہے کہ لوگ زکوۃ کو تاوان سمجھیں گے۔ |
| حج الکرامہ صفحہ ۲۲۷۔ | 7- نماز ترک ہو جائے گی۔ |
| مشکوۃ کتاب العلم فصل سوم صفحہ 76 | 8- لا یبقی من القران الا رسمہ قرآن اٹھ جائے گا۔ |
| | 9- حضرت ابن عباس کی روایت ہے بے توجہی کے باوجود ظاہری سنگھار اور زری کے غلاف قرآن مجید پر چڑھائیں گے۔ |
| کنز العمال جلد ۱۴ صفحہ ۱۳۔ | 10- لا تقوم الساعۃ حتی لا یحج البیت حج کی عبادت روکی جائے گی۔ |
| حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۸۔ | ii- ۱۸۹۹ء اور ۱۹۰۰ء میں بوجہ شدت بیماری حج ادا نہ کیا گیا۔ |
| ترمذی ابواب الفتن باب فی رفع الامانۃ۔ | 11- امانت اٹھالی جائے گی۔ |
| | **اخلاقی علامات** |
| حج الکرامہ صفحہ 298۔ | 1- فحش اور تفحش بڑھ جائے گی۔ |
| مسلم کتاب۔ الفتن بحوالہ حج الکرامہ صفحہ 298 | 2- حضرت انس بن مالک کی روایت ہے کہ ولد الزنا کثرت سے ہوں گے۔ |
| مسلم کتاب الفتن | 3- یشرب الخمر شراب کثرت سے پی جائے گی۔ |
| دعوۃ الامیر۔ | 4- سڑکوں اور راستوں پر شراب کی دوکانیں ہوں گی۔ |
| | 5- جوئے کی کثرت ہو گی۔ |

| مضمون | حوالہ |
| --- | --- |
| 6- لڑکا باپ کا نافرمان اور دوست کا وفادار ہوگا۔ | دعوۃ الامیر صفحہ ۸۰۔ |
| 7- قتل وغارت فتنے انتہا پر ہوں گے۔ | ینابیع المودہ جلد 3 صفحہ 165 باب الرابع التسعون |
| **علمی حالت** | |
| 1- یرفع العلم و یظہر الجہل - جہالت بڑھ جائے گی۔ | ترمذی ابواب الفتن باب فی الشراط الساعۃ |
| 2- آخری زمانہ میں دینی اغراض کے علاوہ اور اغراض کی خاطر علم حاصل کیا جائے گا۔ | |
| 3- دولت کی وجہ لوگوں کی عزت ہوگی نہ کہ علم کی وجہ سے۔ | اقتراب الساعہ صفحہ ۳۰ |
| 4- اذا الصحف نشرت پریس کا زمانہ ہوگا۔ | تکویر ۱۳۔ |
| 5- اذا السماء کشطت خلائی تحقیقات کی جائیں گی۔ | تکویر ۱۴۔ |
| 6- فیر مون بنشابھم الی السماء راکٹ بھیجیں گے۔ | ترمذی ابواب الفتن جلد ۲ باب ماجاء فی فتنۃ الدجال |
| 7- ...... یقبض العلم بقبض العلماء حتی لم یبق عالم اتخذ الناس رئوسا جھالا فسئلوا فافتوا بغیر علم۔ علم علماء ربانی کی وفات کی وجہ سے نابود ہو جائے گا لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے جو انہیں بغیر علیم کے فتوے دیں گے۔ | بخاری کتاب العلم باب کیف یقبض العلم۔ |
| **نئی سواریاں نکل آئیں گی** | |
| 1- واذا العشار عطلت اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی۔ | تکویر :۵ |
| 2- لیترکن القلاص فلا یسعی علیھا گابھن اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی ان پر سواری نہ کی جائے گی۔ | صحیح مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسیٰ۔ |
| 3- وخلقنا لھم من مثلہ مایرکبون۔ ہم ایسی ہی اور سواریاں پیدا کردیں گے۔ | یٰسین :۴۲ |
| ۴ یخرج الدجال علی حمار اقمر مابین اذنیہ | |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| سبعون باعا۔ دجال ایسے گدھے پر سوار ہوگا جس کی پیشانی پر چاند ہوگا اور دونوں کانوں کا فاصلہ ۷۰ ہاتھ۔ | مشکوٰۃ کتاب الفتن |
| 5- وفی روایة اذن حمار الدجال لتظل سبعین الفا دجال کے گدھے کے کان ۷۰ ہزار پر سایہ کریں گے۔ | در منشور جلد ۵ صفحہ ۳۵۵۔ |
| مابین حافر حماره الی حافر الاخر مسیرة یوم و لیلة۔ اس کے دو قدموں کے درمیان دن رات کے سفر کے برابر فاصلہ ہوگا۔ | کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۹۸۔ |
| 6- کل خطوة خطاهٗ ثلثة ایام و تطوی له الارض حتی یستبق الشمس اذا طلعت الی مغربها یخوض البحر بحماره۔ جب دجال کا گدھا قدم اٹھائے گا تو ہر قدم تین دن کے سفر کے برابر ہوگا۔ زمین لپیٹ دی جائے گی۔ مغرب کی طرف جاتے ہوئے وہ سورج سے آگے نکل جائے گا۔ دجال گدھے سمیت سمندر میں غوطے لگائے گا۔ | ۱- معجم المہدی جلد ۲ صفحہ ۸۳<br>۲- در منشور جلد نمبر ۲ صفحہ ۸۳ |
| 7- امامه جبل دخان۔ گدھے کے آگے دھوئیں کا پہاڑ ہوگا۔ | کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۹۸۔ |
| 8- ذوات السروج و الفروج اس میں روشنیاں اور کھڑکیاں ہوں گی۔ | بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۳ |
| 9- ان معه جبل خبز و نهر ماء۔ اس کے ساتھ روٹی کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی۔ | بخاری کتاب الفتن باب ذکر الدجال |
| 10- .....معه ماء و نار فمن دخل نهره حطة اجره.... اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی جو اس کی نہر میں داخل ہوا اس کا اجر ختم ہو جائے گا۔ | مسند احمد بن حنبل جلد ۵ صفحہ ۴۰۳۔ |
| **خروج الدجال** | |
| 1- مامن نبی الا انذر قومه الدجال<br>ہر نبی نے اپنی قوم کو دجال سے آگاہ کیا ہے میں بھی تمہیں ڈراتا ہوں۔ | 1- کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۹۵۔<br>2- ترمذی ابواب الفتن باب ماجاء فی الدجال<br>3- ابو داؤد کتاب الملاحم۔ |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| 2- الا ان المسیح الدجال اعور العین الیمنی کانه عینه عنبة طافئة- دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا- جو پھٹے ہوئے انگور کی طرح ہوگی- | صحیح مسلم کتاب الفتن باب فی ذکر الدجال- |
| 3- دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک- ف- ر لکھا ہوگا- جسے ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ پڑھ لے گا- | مسند احمد بن حنبل جلد ۵ صفحہ ۳۸ |
| 4- فمن ادرکه منکم فلیقرا علیه فواتح سورة الکهف تم میں سے جو شخص بھی دجال کو ملے وہ سورۃ الکہف کی ابتدائی آیات پڑھے یہ ان کے فتنے سے تمہیں محفوظ رکھے گی- | مشکوۃ کتاب الفتن باب فی ذکر الدجال صفحہ ۳۴ اور سنن ابوداؤد کتاب الملاحم |
| 5- لفظ دجال کے لغوی معنی ہیں<br>۱- کذاب ۲-ڈھانپ لینے والی چیز ۳- سیرو سیاحت کرنے والا ۴- بڑا مالدار اور خزانوں کا مالک ۵- سونا ۶- ایسا گروہ جو اپنی کثرت سے زمین کو ڈھانپ لے ۷- ایسا تاجر جو ہر ایک جگہ سے دوسری جگہ مال لئے پھرے- | تاج العروس زیر لفظ دجال |
| 6- دجال کو ایک صحابی رسول نے خواب میں گرجا میں جکڑا ہوا دیکھا اور حضور ﷺ کو وہ خواب سنائی- | صحیح مسلم کتاب الفتن باب خروج الدجال و مکثه فی الارض |

## طاعون کا نشان

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| 1- اخرجنا لهم دابة من الارض تکلمهم | نمل: ۸۳ |
| 2- ....فیرسل اله علیهم النغف فی رقابهم فیصبحون فرسی کموت نفس واحدة-<br>خدا تعالیٰ ان کی گردنوں میں پھوڑا نکالے گا جس سے وہ ایک شخص کی موت کی طرح اکٹھے مرجائیں گے- | صحیح مسلم کتاب الفتن باب فی الذکر الدجال- |
| 3- نغف کے معنے طاعون اور پھوڑا کے ہیں- | عربی ڈکشنری مصنفہ Lane |
| 4- خدا تعالیٰ ان پر موت احمر اور موت ابیض قائم کرے گا- موت ابیض طاعون ہے- | بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۶ |
| 5- امام باقر فرماتے ہیں امام حسین ؓ کے نزدیک تکلم کے معنے | |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| کاٹنے کے ہیں۔ | بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۳۲ باب الرجعۃ |
| 6- مہدی کے زمانہ میں طاعون ظاہر ہوگی۔ | ۱۔ اکمال الدین صفحہ ۳۴۸<br>۲۔ الصراط السوی ترجمہ عقائد توریش صفحہ ۲۲۵<br>۳۔ ابن کثیر سورۃ نمل آیت ۸۲ |
| **مواصلات علامت** | |
| 1- حضرت علی نے فرمایا جب امام موعود آئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اہل مشرق و مغرب کو جمع کردے گا۔ | ینابیع المودۃ جلد ۳ صفحہ ۹۰ باب الثالث السبعون |
| 2- حضرت امام باقرؑ نے فرمایا امام مہدی کے نام پر ایک منادی کرنے والا آسمان سے منادی کرے گا اس کی آواز مشرق میں بسنے والوں کو بھی پہنچے گی اور مغرب میں رہنے والوں کو بھی یہاں تک کہ ہر سونے والا جاگ اٹھے گا۔ | المہدی الموعود المنتظر عند علماء اھل السنۃ والا مامیۃ صفحہ ۲۸۴ |
| 3- امام جعفر صادق فرماتے ہیں ہمارے امام قائم جب مبعوث ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارے گروہ کے کانوں کو شنوائی اور آنکھوں کی بینائی کو بڑھادے گا یہاں تک کہ یوں محسوس ہوگا کہ امام قائم اور ان کے درمیان کا فاصلہ ایک مرید یعنی سٹیشن کے برابر رہ گیا ہے۔ چنانچہ جب وہ ان سے بات کریں گے تو انہیں سنیں گے اور ساتھ دیکھیں گے جبکہ وہ امام اپنی جگہ پر ہی ٹھہرا رہے گا۔ | مہدی موعود ترجمہ بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۹۷۹ زیر عنوان علامات امام الزمان |
| ۱- مومن امام مہدی کے زمانہ میں مشرق میں ہوگا اور اپنے اس بھائی کو دیکھ لے گا جو مغرب میں ہے اور جو مغرب میں ہوگا وہ اپنے بھائی کو جو مشرق میں ہوگا دیکھ لے گا۔ | نجم الثاقب صفحہ ۱۰۱ از میرزا حسین نوری |
| 4- حضرت شاہ رفیع الدین صاحب فرماتے ہیں بیعت کے وقت آسمان سے ان الفاظ میں آواز آئے گی کہ یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو اور یہ آواز اس جگہ کے خاص و عام سنیں گے۔ | ترجمہ قیامت نامہ صفحہ ۴ |
| 5- امام مہدی کے زمانہ میں اس کے ماننے والوں کی قوت سامعہ اور | |

| مضمون | حوالہ |
| --- | --- |
| باصرہ اتنی تیز کردی جائے گی کہ اگر متبعین ایک ملک میں ہوں گے اور امام دوسرے ملک میں تو وہ امام کو دیکھ لیں گے اس کا کلام سن سکیں گے اور اس سے آزادی سے بات چیت کرسکیں گے۔ | تحذیر المسلمین صفحہ ۷۰ |
| 6- نواب نور الحسن صاحب فرماتے ہیں ایک عام ندا ہوگی جو دوسری زمین والوں کو پہنچے گی ہر زبان والا اپنی زبان میں اس کو سنے گا۔ | اقتراب الساعہ صفحہ ۶۷ |
| **متفرق علامات** | |
| 1- واذا الوحوش حشرت چڑیا گھر بنائے جائیں گے۔ | تکویر:۶ |
| 2- واذا البحار سجرت بند باندھ کر نہریں نکالی جائیں گی۔ | تکویر:۷ |
| 3- واذا النفوس زوجت باہمی رابطہ بڑھا دیئے جائیں گے۔ | تکویر:۸ |
| 4- از علامات واقعہ وقوع زلزلہ وطاعون شدید است زلزلے آئیں گے۔ | کفایۃ الموحدین جز ۳ صفحہ ۴۱۲ |
| 5- یھلک اللہ فی زمانہ الملل کلھا الا الاسلام اس کے زمانہ میں اسلام کے سوا تمام ملتوں کو اللہ تعالیٰ ہلاک کردیگا | ابوداؤد کتاب الملاحم باب خروج الدجال۔ |
| 6- عورتیں باوجود لباس کے ننگے بدن ہوں گی۔ | مسند احمد بروایت ابن عمر |
| 7- عورتیں اونٹ کے کوہان کی طرح بال رکھیں گی۔ | مسند احمد بروایت ابن عمر |
| 8- اول اشراط الساعۃ نار تحشر الناس من المشرق الی المغرب۔ ایک آگ لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف دھکیلے گی۔ | بخاری |
| جاوا سماٹرا میں آگ لگی جو مشرق سے شروع ہوئی اور مغرب کی طرف پھیلتی چلی گئی۔ | اقتراب الساعۃ صفحہ ۶۷ |
| 9- عرب کا ریگستان سرسبز و شاداب ہو جائے گا۔ | ینابیع المودہ صفحہ ۴۳۰ |
| 10- قبر پرستی عام ہو جائے گی۔ | بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۶ |
| 11- شعروشاعری کا رواج ہو گا۔ | بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۶ |

| مضمون | حوالہ |
| --- | --- |
| 12- قتل و غارت، ظلم، ڈاکے اور فتنے بڑھ جائیں گے۔ | ینابیع المودہ صفحہ ۴۳۱ |
| 13- مسلمان یہودیوں کے نقش قدم پر چلیں گے۔ اور 73 فرقوں میں بٹ جائیں گے۔ | ۱- بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب و السنۃ ۲- ترمذی کتاب الایمان باب افتراق ھذہ الامہ |

## ظہور مہدی کی علامات پوری ہو چکی ہیں

| مضمون | حوالہ |
| --- | --- |
| 1- "اب ۱۲۷۴ھ ہے کہ یہ تمام نشانیاں بکمال پوری ہو چکی ہیں بلکہ کئی درجہ زیادہ"۔ | نور الانوار صفحہ ۱۳۹۔ |
| 2- اشاعۃ میں ہی ہے۔ موجودۃ وھی التزید یوما فیوما وقد کادت ان تبلغ الغایۃ او قد بلغت یہ بات تو ۱۲۷۶ء میں کہی تھی اب ۱۴۰۱ھ میں رہی سہی نشانیاں بھی ظاہر ہو گئیں۔ | اقتراب الساعۃ صفحہ ۵۴۔ |
| 3- "اس میں کوئی شک نہیں جو آثار اور نشانات مقدس کتابوں میں مہدی آخر الزمان کے بیان کئے گئے ہیں وہ آج کل ہم کو روز روشن کی طرح صاف نظر آ رہے ہیں"۔ | امام مہدی کے انصار اور ان کے فرائض صفحہ ۳، ۱۹۱۲ء |
| 4- وہ وقت قریب ہے جو مہدی اور عیسیٰ کا ظہور ہو کیونکہ علامات صغریٰ سب وقوع میں آ گئی ہیں۔ | حج الکرامۃ صفحہ ۱۹۵۔ |

## ظہور مہدی کا زمانہ

| مضمون | حوالہ |
| --- | --- |
| 1- گمراہی کو پھیلنے پر ایک ہزار کا عرصہ لگتا ہے۔ یدبر الامر من السماء الی الارض ...... | السجدہ :٦ |
| 2- خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ...... فرمایا میری صدی سب سے بہتر اور بعد کی دو صدیاں اس سے کم ہوں گی۔ ۳۰۰ سال کے بعد جھوٹ پھیلے گا۔ | ۱- ترمذی کتاب الفتن باب ماجاء فی القرن الثالث۔ ۲- الجامع الصغیر الجز الثانی صفحہ ۸ |
| 3- لو کان الایمان معلقا عند الثریا لنالہ رجل من ھولاء۔ یعنی ایمان اٹھ جانے کے بعد مہدی کا ظہور ہو گا۔ | بخاری کتاب التفسیر سورۃ الجمعہ اور تفسیر الصافی سورہ الجمعہ |

| مضمون | حوالہ |
| --- | --- |
| 4- اذا مضت الف وماتان و اربعون سنة يبعث الله المهدی جب ۱۲۴۰ سال گزر جائیں گے خدا تعالیٰ مہدی کو بھیج دے گا۔ | النجم الثاقب جلد ۲ صفحہ ۲۰۹ (ابو الحسنات محمد عبد الغفور صاحب) |
| 5- الایات بعد ماتین ظہور مہدی کی علامات دو سو سال بعد ظاہر ہوں گی۔ | ابن ماجہ جلد دوم کتاب الفتن باب الایات۔ |
| i- ویحتمل ان یکون اللام للعہد ای بعد الماتین بعد الالف وہو وقت ظہور المہدی۔ ممکن ہے کہ الف لام عہد کا ہو۔ اور مراد یہ ہے کہ ایک ہزار سال کے بعد دو سو سال اور وہ وقت ظہور مہدی کا ہے۔ | ۱- مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ جلد ۱۰ (مکتبہ امدادیہ ملتان)، ۲- حجج الکرامہ صفحہ ۳۹۳۔ |
| ii- مولدہ لیلۃ النصف من شعبان سنۃ خمسین و ماتین بعد الالف۔ یعنی ۱۲۵۰ھ میں نصف شعبان میں پیدا ہوں گے۔ | ینابیع المودہ صفحہ ۱۱۳ حصہ سوم باب 79-2- نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی۔ |
| 6 انا ارسلنا الیکم رسولا شاہدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا سلسلہ موسویہ سے مماثلت میں مسیح محمدی چودھویں صدی ہی میں ظاہر ہوگا۔ | المزمل : ۱۶ |
| 7- ان اللہ یبعث لہذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لہا دینہا۔ | ۱- ابوداؤد کتاب الملاحم باب ما یذکر فی قرن المائۃ، حجج الکرامہ صفحہ ۱۳۵ تا ۱۳۹، مجالس الابرار صفحہ ۳۸۶، نجم الثاقب جلد ۲ صفحہ ۹، اصول کافی صفحہ ۲۹۳ زیر عنوان خاتمۃ الطبع شیخ عبدالعزیز بہاروی ملتانی۔ |
| ۸ ۔ در سن "غاشی" ہجری دو قرآن خواہد بود<br>از پئے مہدی و دجال نشان خواہد بود<br>یعنی ۱۳۱۱ھ میں دو نشان ظاہر ہوں گے جو مہدی کی سچائی کا ثبوت ہوں گے۔ | ملتانی۔ |
| 9- علمنی ربی جل جلالہ ان القیامۃ قد اقتربت و المہدی تہیاء للخروج مہدی کا ظہور ہوا ہی چاہتا ہے۔ | التفہیمات الٰہیہ جلد ۲ صفحہ ۱۶۰ تفہیم نمبر ۱۴۶ |
| 10- ۱۳۰۰ ہجری میں ملک، بادشاہت، ملت و دین میں انقلاب | |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| آجائے گا۔ | نور الانوار صفحہ ۲۱۵۔ |
| 11- اثنا عشری کے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ انیسویں صدی کا آغاز ہی امام مہدی کا زمانہ خروج ہے۔ | رسالہ برہان نومبر ۱۹۱۲ء صفحے ۴۔ |
| 12- ۱۸۸۴ء سے چودھویں شروع ہوگی اور نزول عیسیٰ علیہ السلام و ظہور المہدی و خروج دجال اول صدی میں ہوگا۔ | ترجمان وہابیہ صفحہ ۴۲ |
| 13- البتہ زمانہ بعثت مہدی کا یہی ہے۔ | النجم الثاقب جلد ۲ صفحہ ۲۲۳۔ |
| 14- گوینده شاه ولی الله محدث دهلوی تاریخ ظهور او در لفظ چراغ دین یافته بحساب جمل عدد وے یکہزار و دو صد شصت وہشت مہدی کی تاریخ ظہور چراغ دین یعنی ۱۲۶۸ھ میں ہے۔ | حجج الکرامہ صفحہ ۳۹۴۔ |
| 15- ۱۳۰۰ ہجری کے بعد مہدی کا انتظار چاہے اور شروع صدی میں حضرت کی پیدائش ہے۔ | ۱۔ اربعین فی احوال المہدیین، تحفہ اثنا عشریہ۔ |
| 16- ظہور عیسیٰ و مہدی چودھویں صدی میں ہوگا۔ | اشاعۃ السنہ جلد ۶ صفحہ ۶۱۔ |
| 17- آفتاب مہدویت اس قدر طلوع کے قریب آگیا ہے کہ اس کی کرنیں نظر آنے لگی ہیں۔ | مہدی کے انصار اور ان کے فرائض صفحہ ۲۸۔ |
| 18- آون اٹھترے جاون ستانوے ہور بھی اٹھسی مرد کا چیلا" یعنی ۱۸۷۸ سے ۱۸۹۷ تک بمطابق ۱۸۲۱ء سے ۱۸۴۰ء تک کا درمیانی عرصہ وہ ہے جب ایک خاص مرد کا چیلا ظاہر ہوگا۔ | گرنتھ تنگ محلہ صفحے ۱۳۔ |
| 19- "تاں مردانے پچھیا گورو جی بھگت کبیر جیہا کوئی ہور بھی ہوئیا اے" سری گورو نانک جی آکھیا مردانے آ" "اک جٹیتا ہوسی۔ پر اساں توں پچھے سو برس توں بعد ہوسی۔ | جنم ساکھی بھائی بالا والی وڈی ساکھی صفحہ ۲۵۱ مفید عام پریس گلاب سنگھ صفحہ ۲۱۱ شائع کردہ پنجاب یونیورسٹی چنڈی گڑھ |
| 20- بہت سے اہل کشف مسلمانوں میں سے جن کا شمار ہزار سے بھی کچھ زیادہ ہوگا...... بالاتفاق کہہ گئے ہیں کہ مسیح موعود کا ظہور چودھویں صدی کے سرے سے ہرگز تجاوز نہ کرے گا ....... ممکن نہیں وہ سب جھوٹے ہوں۔ | تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۳۴۔ |
| 21- عیسیٰ جو آنے والا تھا وہ پیدا ہو گیا ہے۔ (گلاب شاہ جمال پور) | نشان آسمانی۔ |

| مضمون | حوالہ |
| --- | --- |
| 22- "ایک نور آسمان سے قادیان کی طرف نازل ہوا۔ مگر افسوس میری اولاد اس سے محروم ہو گئی"۔ (حضرت مولوی عبد اللہ غزنوی) | ازالہ اوہام صفحہ ۴۹۷۔ |
| **مسیح موعود اور امام مہدی کا علاقہ** | |
| 1- اذ بعث اللہ المسیح ابن مریم علیہ السلام ینزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق۔ مسیح موعود کا وطن دمشق سے مشرق میں ہو گا۔ | صحیح مسلم مترجم کتاب الفتن و اشراط الساعۃ صفحہ ۴۵۹۔ |
| 2- عصابۃ تغزو الھند وھی تکون مع المھدی اسمہ احمد۔ ایک جماعت ہندوستان میں امام مہدی کے ساتھ مل کر جہاد کرے گی۔ امام مہدی کا نام احمد ہو گا۔ | ۱- النجم الثاقب حصہ دوم صفحہ ۱۳۴ (محمد عبد الغفور مطبع احمدی پٹنہ) ۱۱- الفتاوی الحدیثیہ صفحہ ۳۸ |
| 3- یخرج الناس من المشرق فیوطئون للمھدی یعنی سلطانہ۔ مشرق میں لوگ امام مہدی کے لئے راہ ہموار کریں گے۔ | ابن ماجہ باب خروج المہدی۔ |
| 4- یخرج المھدی من قریۃ یقال لھا کدعۃ و یصدقہ اللہ یجمع اصحابہ من اقصی البلاد علی عدۃ اھل بدر بثلاث مائۃ و ثلاثۃ عشر رجلا معہ صحیفۃ مختومۃ فیھا عدد اصحابہ باسمائھم و بلادھم و خلالھم۔ مہدی ایک ایسی بستی سے ظاہر ہو گا جسے کدعہ کہتے ہوں گے۔ اہل بدر کی تعداد کے مطابق ۳۱۳ اس کے ساتھیوں کے نام مع پتہ جات ایک رجسٹر میں درج ہوں گے۔ یہ سب عجمی ہوں گے۔ | 1- جواہر الاسرار صفحہ ۵۷- (شیخ حمزہ بن علی طوسی) 4- الفتاوی الحدیثیۃ صفحۃ ۳۹، ۴۲ 2- ارشادات فریدی جلد ۳ صفحہ ۷۹۔ |
| 5- امام مہدی کی زبان ہندوستانی ہو گی۔ | 3- بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۹ 4- ینابیع المودۃ جلد ۳ صفحہ ۱۱۰ باب الثامن والسبعون شرح اصول کافی کتاب الحجہ باب مولد صاحب الزمان فی القصہ سعید |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| | عانم السندی صفحہ ۲۳۶ |

## امام مہدی کا حلیہ

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| 1- ....وارانی اللیلة عندا لکعبة فی المنام فاذا رجل ادم کاحسن مایری من ادم الرجال تضرب لمته بین منکبیه رجل الشعر یقطر راسه ماء واضعا یدیه علی منکبی رجلین ....... رنگ گندمی اور بال سیدھے۔ | بخاری کتاب بدء الخلق حدیث نمبر ۶۵۹ |
| 2- عن ابی سعید خدری...... المهدی منی اجلی الجبهة اقنی الانف- مہدی کی پیشانی روشن اور ناک اونچی ہوگی۔ | سنن ابوداؤد کتاب المہدی<br>2- کفایہ الطالب فی مناقب علی بن طالب اور مشکوۃ جلد سوم علامات قیامت کا بیان- |
| 3- فی خده الایمن خال اسود دائیں رخسار پر کالا تل ہوگا۔ | لوائح الانوار البہیة سواطع الاسرار- |
| 4- تولد معه اخت اس کے ساتھ اس کی بہن پیدا ہوگی- | فصوص الحکم صفحہ ۳۲ جز دوم آخر |
| 5- وهو ذوالاسمين ....... یظهر فی اخر الزمان و علی راسه عمامة- امام مہدی کے دو نام ہوں گے .... جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا اور اس کے سر پر پگڑی ہوگی۔ | بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۶ |

## امام مہدی کا نام

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| 1- ......مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد | الصف :۷ |
| 2- فانه المهدی اسمه احمد بن عبدالله- | ۱- الفتاوی الحدیثیہ صفحہ ۳۸-<br>۲- اقتراب الساعة صفحہ ۶۶-<br>۳- النجم الثاقب جلد ۲ صفحہ ۱۳۴- |
| 3- مہدی کا نام مرکب ہوگا- اس کا نام احمد بھی ہوگا اور غلام بھی، محمود بھی اور عیسیٰ مسیح بھی- | بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۷ تا ۹- |
| 4- شیخ طوسی نے حذیفہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ حضرت ﷺ نے مہدی کا ذکر کیا..... نام اس کا احمد ہے اور عبداللہ اور مہدی بھی حضرت | |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| کے نام ہیں | الصراط السوی فی احوال المہدی باب پنجم صفحہ ۴۴۴۔ |
| 5- ا-ح-م-دی خوانم- نام ان نامدار ے بینم | الاربعین فی احوال المہدیین صفحہ ۳ (از حضرت شاہ اسماعیل) کلکتہ |
| 6- علی حیدر او ہا پیارا ابن احمد بن کے وت آیا- | کمل ابیات علی حیدر صفحہ ۷۸ مرتبہ ملک فضل الدین پرنٹنگ پریس لاہور بار پنجم- |
| 7- میرا نام احمد ہے- | سر الخلافہ صفحہ ۳۷- |
| **مہدی علیہ السلام کا انتظار** | |
| ۱- آنے والے آزمانے کی امامت کے لئے<br>مضطرب ہیں تیرے شیدائی زیارت کے لئے<br>اٹھ دکھا گم گشتہ راہوں کو صراط مستقیم<br>اک زمانہ کو ہے میر کارواں کا انتظار | (زمیندار ۹-مارچ ۱۹۵۲ء) |
| 2- ابوالاعلیٰ مودودی صاحب<br>"عقل چاہتی ہے اور فطرت مطالبہ کرتی ہے دنیا کے حالات کی رفتار متقاضی ہے کہ ایسا لیڈر پیدا ہو- خواہ اس دور میں پیدا ہو یا زمانے کی ہزار گردشوں کے بعد پیدا ہو- اس کا نام الامام المہدی ہے جس کے بارے میں پیشگوئیاں نبی کے کلام میں موجود ہیں"- | تجدید واحیاء دین صفحہ ۳۱ |
| ii- "اکثر لوگ اقامت دین کے لئے کسی مرد کامل کو ڈھونڈتے ہیں جو ان میں سے ایک ایک کے تصور کمال کا مجسمہ ہو- دوسرے الفاظ میں یہ لوگ دراصل نبی کے طالب ہیں- | ترجمان القرآن دسمبر ۱۹۴۲ء- |
| 3- مولوی سید سبطین صاحب<br>بیا اے امام ہدایت شعار<br>کہ بگذشت از حد غم از انتظار | 1- الصراط السوی صفحہ ۳۶۷-<br>2- غایۃ المقصود جلد ۲ صفحہ ۸۴- |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| 4- "بیسویں صدی میں سوشل زوال اور پولٹیکل گراوٹ انتہائی حالت کو پہنچ گیا ہے اگر بھگوت گیتا میں بھگوان کا وعدہ سچا ہے تو اوتار کی سب سے زیادہ ضرورت آج کل ہے۔ اے بھگوان کرشن آؤ' جنم لو' دنیا سے ناپاکی دور کرو' دھرم پھیلا۔ | الامان ۲۳- اگست ۱۹۳۰ء- |
| 5- جے۔ ایم میور عیسائی سکالر لکھتا ہے۔<br>"ہمیں سچے نجات دہندہ کی ضرورت ہے ہاں ایسے نجات دھندہ کی جو ہمیں ان بیڑیوں سے آزاد کردے کہ جس میں ہم بچپن سے ہی جکڑے جاتے ہیں۔ | کتاب علم الاخلاق اور تعلیم صفحہ ۹- |
| 6- جناب تصور ڈرامسٹ لدھیانوی ہندو شاعر لکھتا ہے۔<br>خواہش ہے تیری دید کی ہر جان نثار کو<br>روز ہے تلاش تیری دل بے قرار کو<br>بس انتظار اب نہ اے موھن دکھائیے<br>تیرا ہی واسطہ تجھے دیتا ہوں آئیے۔<br>مدت ہوئی دیدہ و دل وا کئے ہوئے<br>اور اک فقط تمہاری تمنا لئے ہوئے۔ | پرتاب کرشن نمبر ۲۰-<br>اگست ۱۹۲۷ء صفحہ ۴- |
| 7- پریتم ضیائی نے لکھا<br>نہ کلنک اوتار آ آ اے امام دو جہاں<br>منتظر ہیں ہم کہ اب ہوتا ہے کہ کب تیرا ظہور<br>تو مسلمانوں کا مہدی' نصاریٰ کا مسیح<br>تو شہ سکان پستی تو شہنشاہ طیور۔ | اخبار ویر بھارت لاہور<br>کرشن نمبر اگست ۱۹۳۷ء<br>صفحہ ۲۹- |
| کہتا یہ اس بندہ نواز دو جہاں سے<br>اے نند کے لخت جگر اے بانسری والے<br>وعدہ پہ تیرے زندہ ہیں اب تک تیرے شیدا<br>کیا دیر ہے اغوش محبت میں بٹھالے۔<br>ورنہ تیری امت کا ٹھکانہ نہ ملے گا<br>انے کا تجھے کوئی بہانہ نہ ملے گا۔ | (اخبار ہندو ۱۷- اپریل<br>۱۹۳۰ء) |

| حوالہ | مضمون |
| --- | --- |
| الحق الصریح فی حیاۃ المسیح صفحہ ۱۳۳ مولفہ مولوی محمد بشیر سسوانی | دین احمد کا زمانہ سے مٹا جاتا ہے نام<br>قہر ہے اے میرے اللہ! یہ ہوتا کیا ہے<br>کس لئے مہدی برحق نہیں ظاہر ہوتے<br>دیر عیسیٰ کے اترنے میں خدایا کیا ہے<br>عالم الغیب ہے آئینہ ہے تجھ پر سب حال<br>کیا کہوں ملت اسلام کا نقشہ کیا ہے۔ |
| "خون حرمین" | 10- خدا را ایسی بے بسی اور نازک حالت میں اپنے نام لیواؤں پر رحم کرتے ہوئے امام اخر الزمان کو جلد بھیجئے تاکہ ضعیف الایمان امت کے ایمان اور ایقان میں پھر بالیدگی کی روح پیدا ہو۔ |
| غایۃ المقصود جلد دوم صفحہ ۸۴ | بیا اے امام ہدایت شعار<br>کہ بگذشت حد از غم انتظار۔<br>زروئے ہمایوں بیفگن حجاب<br>عیاں ساز رخسار چوں افتاب<br>بیروں آے از منزل اختفاء<br>نمایاں کن اثار مہرو وفا |
| ازالہ اوہام صفحہ ۱۰۴۔ روحانی خزائن نمبر ۳ صفحہ ۱۰۴۔ | 11- اے مسلمانو! اگر تم سچے دل سے حضرت خداوند تعالیٰ اور اسکے مقدس رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہو اور نصرت الٰہی کے منتظر ہو تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آگیا ہے...... |
| | **امام مہدی کی مخالفت ہوگی** |
| | 1- حضرت ابن العربی |
| فتوحات مکیۃ جلد 2 صفحہ 366 | 1- جب امام مہدی دنیا میں ظاہر ہوگا تو علمائے ظاہر سے بڑھ کر ان کا کوئی کھلا دشمن نہیں ہوگا کیونکہ مہدی کی وجہ سے ان کا اثر و رسوخ جاتا رہے گا۔ |
| | 2- حضرت مجدد الف ثانی |
| | "علماء ظواہر مہدی کے مجتہدات کا جو وہ نہایت باریک بینی سے اخذ کرے گا۔ انکار کردیں گے اور انہیں کتاب و سنت کا |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| مخالف سمجھیں گے۔ | مکتوبات ربانی حصہ ہفتم دفتر دوم صفحہ ۳۲۔ |
| 3۔ محمد قاسم نانوتوی | |
| امام مہدی علیہ السلام چونکہ سراپا کلام اللہ کے موافق ہوں گے اس لئے کروڑوں لوگ مہدی سے روگردانی کریں گے۔ | قاسم العلوم صفحہ ۱۱۵ |
| ii۔ امام مہدی جو اتباع سنت محمد ﷺ کے تبلیغی مشن پر آئیں گے وہی کچھ فرمائیں گے جو اہل سنت والجماعت کے عقائد صحیحہ میں موجود ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ مسلمانوں کا کوئی خاص فرقہ ان کو اپنے ڈھپ کا نہ پاکر یہودیوں کی طرح جو پیغمبر آخر الزمان کے انتظار میں تھے اور پھر ان سے برگشتہ ہوگئے تھے ایسے ہی وہ فرقہ امام مہدی سے برگشتہ ہو جائے۔ | انوار النجوم صفحہ ۱۰۰۔ |
| 4۔ نواب صدیق حسن خان صاحب | |
| "چونکہ مہدی علیہ السلام سنت کے احیاء اور بدعت کے انسداد کے لئے جہاد کریں گے علماء وقت جو فقہاء کی تقلید اور مشائخ اور اپنے باپ دادوں کی پیروی کے عادی ہوں گے کہیں گے کہ یہ شخص دین اور ملت کی بنیادوں کو برباد کرنے والا ہے اور اس کی مخالفت پر اٹھ کھڑے ہوں گے اور اپنی عادت کے مطابق اس کی تکفیر اور گمراہی کے فتوے جاری کریں گے۔ | حجج الکرامہ صفحہ ۳۶۳۔ |
| 5۔ مولوی عبدالغفور | |
| "مہدی اپنے احکام، فیصلوں میں علماء زمانہ کے خیالات کی مخالفت کرے گا۔ جس سے وہ ناراض ہو جائیں گے"۔ | النجم الثاقب جلد اول صفحہ ۸۶۔ |
| نور الحسن خان | |
| اگر امام مہدی آگئے تو سارے مقلد بھائی ان کے جانی دشمن بن جائیں گے ان کے قتل کی فکر میں ہوں گے کہیں گے یہ دشمن تو ہمارے دین کو بگاڑتا ہے"۔ | اقتراب الساعۃ صفحہ ۲۲۴۔ |

| مضمون | حوالہ |
| --- | --- |
| سید محمد سبطین السرسوی<br>علماء اس کے قتل کے فتوے دیں گے اور بعض اہل دول اس کے قتل کے لئے فوجیں بھیجیں گے اور یہ تمام نام کے مسلمان ہوں گے۔ | المراط السوی فی احوال المہدی صفحہ ۵۰۷۔ |
| 6- سید محمد عباس زیدی<br>"پہلے تو فقہائے علام ہی بربنائے عدم معرفت اس جناب کے (یعنی مہدی کے) قتل کا فتویٰ دیں گے" | (آثار قیامت و ظہور حجت حصہ دوم صفحہ ۵۹) |
| "آمت میں سب سے پہلے علماء و امراء کے لئے گمراہی کی پیشگوئیاں مذہبی معلوم ریکارڈ میں موجود ہیں۔ تین سو یا دوسری روایت میں تین ہزار علماء کا حضرت حجۃ اللہ علیہ السلام کی تلوار سے قتل ہونا مسلمات میں سے ہے جو حضورؑ پر دنیادین پیش کرنے اور گمراہی پھیلانے کا فتویٰ دیں گے۔ | "رسالہ البشیر" اپریل مئی ۱۹۷۶ء صفحہ ۲۰۔ |
| **حضرت بانی سلسلہ احمدیہ**<br>یہ اگر انسان کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں<br>ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پروردگار<br>کچھ نہ تھی حاجت تمہاری نہ تمہارے مکر کی<br>خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہریار<br>اس قدر نصرت کہاں ہوتی ہے اک کذاب کی<br>کیا تمہیں کچھ ڈر نہیں ہے کرتے ہو بڑھ بڑھ کے وار | |

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی عبدہ المسیح الموعود

# صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| **ضرورت زمانہ** | |
| 1- ولقد ضل قبلهم اكثر الاولين ۞ ولقد ارسلنا فيهم منذرين۔ | الصافات: ۷۲، ۷۳۔ |
| 2- ان علينا للهدى۔ | اللیل: ۱۳ |
| 3- ربنا لولا ارسلت الينا رسولا فنتبع ايتك من قبل ان نذل و نخزى۔ | طٰہٰ: ۱۳۵ قصص: ۴۸ |
| 4- كان الناس امة واحدة فبعث الله النبين مبشرين | البقرہ: ۲۱۴ |
| 5- ۱۸۷۹ء میں مولانا الطاف حسین حالی نے اسلام کی حالت کا نقشہ مسدس حالی میں کھینچا ہے۔ | |
| رہا دین باقی نہ اسلام باقی<br>ایک اسلام کا رہ گیا نام باقی<br>تباہی کے خواب آرہے ہیں نظر سب<br>مصیبت کی ہے آنے والی سحر اب<br>بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہیں بنتی<br>ہے اس سے یہ ظاہر یہی حکم قضا ہے<br>فریاد ہے اے کشتی امت کے نگہباں<br>بیڑہ یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے۔ | مسدس حالی صفحہ 47 |
| 6- علامہ اقبال نے مسلمانوں کی حالت زار یوں بیان کی۔ | |
| الف مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے | بانگ درا صفحہ 203 |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| طبع 1986ء | یعنی وہ صاحب اوصاف حجازی نہ رہے<br>شور ہے ہوگئے دنیا سے مسلماں نابود<br>ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود<br>وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود<br>یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود۔ |
| جاوید نامہ صفحہ ۲۴۳۔ | 6- عالماں از علم قرآں بے نیاز<br>صوفیاں درندہ گرگ وفو دراز<br>بے خبر از سر دیں اند ایں ہمہ<br>اہل کیں اند اہل کیں اند ایں ہمہ<br>علماء علم قرآن سے بے بہرہ ہیں اور صوفیاء پھاڑنے والے بھیڑیے ہیں۔ یہ سب کے سب دین کے اسرار سے بے خبر ہیں اور بڑے ہی کینہ پرور ہیں۔ |
| | 7- مولانا ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں۔ |
| الہلال جلد ۴ صفحہ ۱۰۳۔ | اج دنیا پھر تاریک ہے اور روشنی کے لئے تشنہ ہے .....<br>شیطان اس وقت سے موجود ہے جس وقت سے کہ انسان ہے تاہم معصیت کی حکومت اتنی جابر و قاہر کبھی بھی نہ ہوئی تھی اور شیطان کا تخت اس عظمت اور دبدبہ سے کبھی بھی زمین کی سطح پر نہ بچھایا گیا تھا جیسا کہ اب قائم و مسلط ہے۔ |
| | 8- مولوی شکیل احمد سہوانی نے ۱۸۹۲ء میں کہا۔ |
| (الحق الصریح فی حیاۃ المسیح صفحہ ۱۳۳) | دین احمد کا زمانہ سے مٹا جاتا ہے نام<br>قہر ہے اے میرے اللہ ہوتا کیا ہے |
| رسالہ "المنبر" لائلپور ۴- دسمبر ۱۹۶۴ء۔ | 9- خلق خدا سے پیار نہ خالق سے واسطہ<br>اس درجہ گر گئے ہیں مقام بشر سے ہم<br>ہیں شکل میں نصاریٰ تو کردار میں یہود<br>کس دل سے پیار کرتے ہیں خیر البشر سے ہم |
| | 10- نفی شرک و بدعت، منع تقلید کے پیچھے مولویوں میں رات دن قصہ بکھیڑا رہتا ہے ایک دوسرے کو کافر بتاتا ہے حق کو |

| مضمون | حوالہ |
| --- | --- |
| باطل، باطل کو حق ٹھہراتا ہے۔ یہی فتنہ سبب اعظم ہے غربت اسلام اور قرب قیامت کا" | اقتراب الساعۃ صفحہ ۸ مطبوعہ بنارس ۱۲۷۹ھ۔ |
| **دعویٰ سے قبل کی زندگی صداقت کا ثبوت ہوا کرتی ہے** | |
| 1- فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون ۞ فمن اظلم فمن افتری علی اللہ کذبا او کذب بایتہ انہ لا یفلح المجرمون۔ | یونس: ۱۷-۱۸ |
| 2- ...... تم کوئی عیب افتراء یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی میں نہیں لگا سکتے تا تم یہ خیال کرو کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افتراء کا عادی ہے یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہوگا۔ کون تم میں ہے جو میری سوانح زندگی میں نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ | تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۳۔ |
| 3- محمد حسین بٹالوی کی گواہی | |
| 3 مؤلف براہین احمدیہ ...... شریعت محمدیہ ﷺ پر قائم و پرہیزگار اور صداقت شعار ہیں۔ | اشاعۃ السنۃ جلد ۶ صفحہ ۷۔ |
| 4- مولوی سراج الدین والد مولوی ظفر علی صاحب ایڈیٹر زمیندار کی گواہی "ہم چشم دید شہادت سے کہتے ہیں کہ (مرزا غلام احمد) جوانی میں نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے۔ | زمیندار ۸۔ جون ۱۹۰۸ء۔ |
| 5- مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں : براہین تک میں مرزا صاحب سے حسن ظن تھا چنانچہ ایک دفعہ جب میری عمر ۱۷، ۱۸ سال تھی میں بشوق زیارت بٹالہ سے پاپیادہ تنہا قادیان گیا۔ | تاریخ مرزا صفحہ ۵۳۔ |
| **مفتری علی اللہ مٹا دیا جاتا ہے** | |
| 1- فمن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بایتہ انہ لا یفلح المجرمون۔ | یونس: ۱۷ |
| 2- فمن اظلم ممن کذب علی اللہ وکذب بالصدق اذ جاءہ الیس فی جہنم مثوی للکفرین۔ | الزمر: ۳۲ |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| 3- ویلکم لا تفتروا علی الله کذبا فیسحتکم بعذاب وقد خاب من افتری- | طٰہٰ :۶۳ |
| 4- ان یک کاذبا فعلیه کذبه وان یک صادقا فیصبکم بعض الذی یعدکم.... | المومن :۲۸ |
| 5- ولو تقول علینا بعض الا قاویل ۞ لاخذنا منه بالیمین ثم لقعطنا منه الوتین فما منکم عنه حاجزین- | الحاقہ :۴۵ تا ۴۷- |
| 6- مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں جھوٹے آدمی کو خدا تعالیٰ ۲۳ سال تک مہلت نہیں عطا فرماتا۔ کاذب مدعی نبوت کی ترقی نہیں ہوا کرتی بلکہ وہ جان سے مارا جاتا ہے۔ | 1- مقدمہ تفسیر ثنائی جلد اول صفحہ 23 2- تفسیر کبیر (رازی) جلد 8 صفحہ 291 |
| ان هذا الا مر لا یدعیه غیر صاحبه الا ان تبر الله عمره انه کان یعاجله بالعقوبة ولا یوخره بها | صافی شرح اصول کافی کتاب الحجة جز سوم صفحة 11<br>۳- تفسیر ابن جریر جلد ۲۹ صفحہ ۳۷-<br>۴- فراس صفحہ ۴۱۴-<br>۵- زاد المعاد جلد ۲ صفحہ ۳۹، ۴۰<br>۶- شرح عقائد نفسی صفحہ ۱۰۰-<br>۷- شرح براس صفحہ ۴۴۳ |
| 7- کسی جھوٹے مدعی وحی الہام کی مدت 23 سال ثابت کرو تو ۵۰۰ روپے انعام لو۔ (بانی جماعت احمدیہ) | (اربعین) نمبر3 صفحہ 15، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ 11 |
| 8- جھوٹا نبی قتل کیا جائے گا۔ | استثناء ۵ :۱۳، ۲۰ :۱۸، یرمیاہ ۵ :۱۴ |
| **سچے آدمی کی خدا تعالیٰ نصرت و مدد فرماتا ہے** | |
| 1- کتب الله لا غلبن انا ورسلی | المجادلہ :۲۲ |
| 2- ان جندنا لهم الغالبون- | الصافات :۱۷۳ |
| 3- ان حزب الله لغالبون- | المائدہ :۵۷ |
| 4- انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیوة الدنیا....... | مومن :۵۲ |
| 5- یوضع له القبول فی الارض - | بخاری کتاب التفسیر سورہ النصر |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| | مامور من اللہ کی زمین میں قبولیت پیدا ہو جاتی ہے۔ |
| | 6- ہرقل نے ابو سفیان کو کہا۔ |
| بخاری کتاب الجہاد والسیر باب دعاء النبیؐ الی الاسلام والنبوۃ وان لا یتخذ بعضھم بعضا۔ | فزعمت انھم یزیدون وکذ لک الایمان حتی یتم تو نے ذکر کیا کہ (حضرت محمد ﷺ) کے ماننے والے بڑھ رہے ہیں۔ ایمان کا معاملہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ |
| الانبیاء: ۴۵ | 7- افلا یرون انا ناتی الارض ننقصھا من اطرافھا افھم الغالبون۔ |
| الرعد: ۴۲ | 8- یاتیک من کل فج عمیق و یاتون من کل فج عمیق |
| | 9- میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ |
| | **خدا تعالیٰ مامور من اللہ کی حفاظت کرتا ہے** |
| المائدۃ: ۶۸ | 1- واللہ یعصمک من الناس |
| عنکبوت: ۱۶ | 2- فانجیناہ و اصحاب السفینۃ وجعلنا ھا ایۃ للعالمین |
| تذکرہ صفحہ ۴۴۳ طبع دوم۔ | 3- انی احافظ کل من فی الدار الا الذین علوا من استکبار و احافظک خاصۃ۔ سلام قولا من رب رحیم۔ |
| کشتی نوح صفحہ ۲۔ | 4- جو شخص تیری چار دیوار کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے۔ |
| تذکرہ | 5- انی مھین من اراد اھانتک وانی معین من اراد اعنا تک |
| | **مامور من اللہ پر امور غیبیہ کھولے جاتے ہیں** |
| الجن: ۲۸-۲۷ | 1- عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا ○ الا من ارتضی من رسول ○ |
| الانعام: ۶۰ | 2- عندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو۔ |
| حم سجدہ: ۵۴ | 3- سنریھم ایتنا فی الافاق وفی انفسھم حتی یتبین لھم انہ الحق۔ |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| | **حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں** |
| براہین احمدیہ پنجم صفحہ ۹۷- | 1- "زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار" یہ پیشگوئی روس میں انقلاب کے بعد ۱۹۱۷ء میں پوری ہوئی- |
| الہام ۳- مئی ۱۹۰۵ء' تذکرہ طبع دوم صفحہ ۵۴۳ | 2- "آہ نادر شاہ کہاں گیا" ۸- نومبر ۱۹۳۳ء میں عبدالخالق نامی شخص کے ہاتھوں نادر شاہ قتل ہوا اور اس طرح یہ پیشگوئی پوری ہوئی- |
| اشتہار ۲۰- فروری ۱۸۹۳ء- | 3- لیکھرام کے بارے الہام "عجل جسد له خوار- له نصب و عذاب" ہوا اور چھ سال کا عرصہ مقرر کیا گیا- چنانچہ ۶- مارچ ۱۸۹۶ء کو لیکھرام قتل ہوگیا- |
| | 4- ڈاکٹر ڈوئی کے متعلق ۲۳- اگست ۱۹۰۳ء کے اشتہار میں میحون اور ڈاکٹر ڈوئی کی تباہی کی پیشگوئی کی جو ۹- مارچ ۱۹۰۷ء کو پوری ہوئی- |
| تذکرہ صفحہ ۳۱۹ طبع ثانی- | 5- طاعون کی خبر: ۶- مارچ ۱۸۹۸ء کو سیاہ رنگ کے پودے لگاتے خواب میں دیکھا- |
| پیسہ اخبار | i- مرزا اسی طرح لوگوں کو ڈرایا کرتا ہے دیکھ لینا خود اسی کو طاعون ہوگی- |
| اشتہار ۱۷- مارچ ۱۹۰۱ء- | ii- اے عاقلو! یہ ہنسی اور ٹھٹھے کا وقت نہیں ہے یہ وہ بلا ہے جو آسمان سے آتی اور صرف آسمان کے خدا کے حکم سے دور ہوتی ہے- |
| دافع البلاء صفحہ ۱۲ تا ۱۴- | iii- خدا ...... اس بلائے طاعون کو ہرگز دور نہیں کرے گا جب تک لوگ ان خیالات کو دور نہ کرلیں جو ان کے دلوں میں ہیں ..... |
| کشتی نوح صفحہ ۲- | iv- ان سب کیلئے جو ہمارے گھر کی چار دیواری میں رہتے ہیں ٹیکہ کی ضرورت نہیں ..... |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| | **مامور من اللہ کی گواہی ارضی و سماوی علامات سے ملتی ہے** |
| 1- اخبار آزاد ۴- مئی ۱۸۹۴ء<br>2- سراج الاخبار ۱۱- جون ۱۸۹۴ء-<br>3- سول اینڈ ملٹری گزٹ ۷- اپریل ۱۸۹۴ء- | 1- دار القطنی صفحہ ۱۱۸ کی پیشگوئی کے مطابق ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ کو چاند اور ۲۸- رمضان المبارک کو سورج کو گرہن مقررہ شرائط کے مطابق لگا- |
| جریدہ روزگار مدراس ستمبر ۱۸۸۸ء- | 2- پیشگوئی کے مطابق مشرق میں ددار ستارہ ۱۸۸۲ء میں ظاہر ہوا- |
| آئینہ کمالات اسلام- | 3- پیشگوئی کے مطابق ۲۷، ۲۸- نومبر ۱۸۸۵ء کو ساری رات لوگوں نے رمی شہاب ثاقب کا نظارہ کیا- |
| کشتی نوح صفحہ ۲- | 4- پیشگوئی کے مطابق طاعون کی بیماری ظاہر ہوئی- جس سے مرزا صاحب اور اس کے ماننے والے محفوظ رہے- |
| | 5- پیشگوئی کے مطابق زلزلے ظاہر ہوئے اور کانگڑہ کا شہر زمین بوس ہوگیا- |
| التکویر : 5، تیمین : 43 | 6- آمدورفت کے لئے دخانی سواریاں نکل آئیں جنہوں نے اونٹنیوں کو بے کار کردیا- |
| | 7- صحیح مسلم کتاب الفتن کے مطابق ساری دنیا میں عیسائی اقوام غالب آچکی تھیں- |
| ۱- زمیندار ۱۴- اگست 1915ء-<br>۲- الفوز الکبیر باب اول صفحہ ۱۴-<br>۳- تنقیحات اسلام اور مغربی اقوام سے تصادم صفحہ ۲۷- | 8- پیشگوئی کے مطابق مسلمان ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہوگئے اور ان میں مذہبی اخلاقی کمزوریاں پیدا ہوگئیں- |
| | 9- چودھویں صدی میں سوائے حضرت بانی جماعت احمدیہ کے کسی نے مجدد ہونے کا دعویٰ نہ کیا اور نہ ہی ان علامات و نشانات کو کسی نے اپنی صداقت میں پیش کیا- |
| | 10- ہر مرحلہ پر خدا تعالیٰ نے بانی جماعت کو کامیاب و کامران کیا اور ان کے مخالف ہر میدان میں ہمیشہ ناکام و نامراد رہے- نہ ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ مفتری کی ایسی مدد کرے جیسی حضرت |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| بانی جماعت احمدیہ کی ہوئی۔ فرماتے ہیں۔<br>"اے لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہو گا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی۔ | تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴۔ |

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم        نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم        و علی عبدہ المسیح الموعود

# "ہندوستان میں جہاد بالسیف کے بارہ میں اس زمانہ کے دوسرے علماء کے نظریات و فتاویٰ"

1- اہل حدیث کے مشہور عالم و راہنما سید نذیر حسین دہلوی صاحب لکھتے ہیں:-

"جبکہ شرط جہاد کی اس شہر میں معدوم ہوئی تو جہاد کرنا یہاں سبب ہلاکت و معصیت ہوگا"

(فتاوی نذیریہ جلد ۲ صفحہ ۴۷۲، ۴۷۳ مطبوعہ دلی پرنٹنگ پریس)

(فتاوی نذیریہ جلد ۳ صفحہ ۲۸۵ اہل حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور)

2- i. اہل حدیث عالم مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی لکھتے ہیں:-

"اس شرعی جہاد کی کوئی صورت نہیں ہے- کیونکہ اس وقت نہ کوئی مسلمانوں کا امام موصوف صفات و شرائط امامت موجود ہے اور نہ ان کو کوئی ایسی شوکت جمعیت حاصل ہے- جس سے وہ اپنے مخالفوں پر فتح یاب ہونے کی امید کر سکیں- (الاقتصاد فی مسائل الجہاد صفحہ ۷۶)

ii. "مسلمان رعایا کو اپنی گورنمنٹ سے (خواہ وہ کسی مذہب یہودی' عیسائی وغیرہ پر ہو اور اس کے امن و عہد میں وہ آزادی کے ساتھ شعار مذہبی ادا کرتی ہو-) لڑنا یا اس سے لڑنے والوں کی جان و مال سے اعانت کرنا جائز نہیں ہے- وبناء علیہ اہل اسلام ہندوستان کیلئے گورنمنٹ انگریزی کی مخالفت و بغاوت حرام ہے"- (اشاعۃ السنہ جلد ۶ نمبر ۱۰ صفحہ ۲۸۷ اکتوبر ۱۸۸۳ء)

iii. اس مسئلہ اور اس کے دلائل سے صاف ثابت ہے کہ ملک ہندوستان باوجودیکہ عیسائی سلطنت کے قبضہ میں ہے دارالاسلام ہے اس پر کسی بادشاہ کو عرب کا ہو خواہ عجم کا' مہدی سودانی ہو یا خود حضرت سلطان شاہ ایران ہو خواہ امیر خراسان مذہبی لڑائی و چڑھائی کرنا جائز نہیں"

(اقتصاد فی مسائل الجہاد صفحہ ۲۵ طبع اول وکٹوریہ پریس)

3- سید احمد رضاء خان صاحب بریلوی لکھتے ہیں:-

"ہندوستان دار السلام ہے- اسے دار الحرب کہنا ہرگز صحیح نہیں"- (نصرت الابرار صفحہ ۱۲۹ مطبوعہ لاہور)

4- سید محمد اسماعیل صاحب شہید سے ایک شخص نے انگریزوں سے جہاد کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا- "ایسی بے رو ریا اور غیر متعصب سرکار پر کسی طرح بھی جہاد کرنا درست نہیں ہے- اس وقت پنجاب کے سکھوں کا ظلم اس حد تک پہونچ گیا ہے کہ ان پر جہاد کیا جائے"-

(سوانح احمدی صفحہ ۵۷ مرتبہ محمد جعفر تھانیسری)

5- خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی لکھتے ہیں:-

"انگریز نہ ہمارے مذہبی امور میں دخل دیتے ہیں۔ نہ اور کسی کام میں ایسی زیادتی کرتے ہیں جس کو ظلم سے تعبیر کر سکیں۔ نہ ہمارے پاس سامان حرب ہے۔ ایسی صورت میں ہم لوگ ہرگز ہرگز کسی کا کہنا نہ مانیں گے اور اپنی جانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالیں گے۔ رسالہ شیخ سنوسی صفحہ ۱۷

6- مفتیان مکہ کے فتاویٰ کے بارے میں شورش کاشمیری مدیر چٹان لکھتے ہیں۔

"جمال دین ابن عبداللہ شیخ عمر حنفی مفتی مکہ، احمد بن ذہنی شافعی مفتی مکہ معظمہ اور حسین بن ابراہیم مالکی مفتی مکہ سے بھی فتاویٰ حاصل کئے گئے۔ جن میں ہندوستان کے دارالاسلام ہونے کا اعلان کیا گیا تھا"۔ (کتاب سید عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ ۱۴۱ مولفہ شورش کاشمیری)

سید احمد شہید جس وقت سکھوں سے جہاد کرنے جارہے تھے تو کسی نے کہا کہ انگریزوں سے جہاد کیوں نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا۔ "سکھوں سے جہاد کرنے کی صرف یہی وجہ ہے کہ وہ ہمارے برادران اسلام پر ظلم کرتے اور اذاں وغیرہ فرائض مذہبی کے ادا کرنے کے مزاحم ہو رہے ہیں۔ اگر سکھ اب یا ہمارے غلبہ کے بعد ان حرکات موجب جہاد سے باز آجائیں گے تو ہم کو ان سے لڑنے کی ضرورت نہ رہے گی اور سرکار انگریزی گو منکر اسلام ہے۔ مگر مسلمانوں پر کچھ ظلم اور تعدی نہیں کرتی اور نہ ان کو فرض مذہبی اور عبادت لازمی سے روکتی ہے۔ ہم ان کے ملک میں علانیہ وعظ کہتے اور ترویج مذہب کرتے ہیں۔ وہ کبھی مانع اور مزاحم نہیں ہوتی..... پھر ہم سرکار انگریزی پر کس سبب سے جہاد کریں۔"

(سوانح احمدی مرتبہ مولوی محمد جعفر تھانیسری صفحہ ۷۱، ۷۲)

7- نواب صدیق حسن خان صاحب لکھتے ہیں:-

"جہاد بغیر شرائط شرعیہ کے اور بغیر وجود امام کے ہرگز جائز نہیں" (ترجمان وہابیہ صفحہ ۲۰)

8- سر سید احمد خاں صاحب لکھتے ہیں "مسلمان ہماری گورنمنٹ کے مستامن تھے کسی طرح گورنمنٹ کی عملداری میں جہاد نہیں کرسکتے تھے۔"

(اسباب بغاوت ہند مولفہ سر سید احمد خان صاحب صفحہ ۱۰۵ مطبوعہ ۱۸۵۸ء اردو اکیڈیمی سندھ)

9- مولوی مسعود عالم صاحب ندوی لکھتے ہیں:-

"ہندوستان کی جماعت اہل حدیث...... کے سرکردہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی..... نے...... جہاد کی منسوخی پر ایک رسالہ (الاقتصاد فی مسائل الجہاد) فارسی زبان میں تصنیف فرمایا تھا"

(ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک صفحہ ۲۹)

10- جناب مولوی زاہد الحسینی کہتے ہیں۔ "آج کا دور جس دور میں کہ ہم جارہے ہیں یہ جہاد بالقلم کا

دور ہے۔ آج قلم کا فتنہ بڑا پھیل گیا ہے۔ آج قلم کے ساتھ جہاد کرنے والا سب سے بڑا مجاہد ہے۔"

(ماہنامہ خدام الدین یکم اکتوبر ۱۹۶۵ء)

۲۱۔ جناب مودودی صاحب لکھتے ہیں۔
"ہمارے ہر اس شخص کو جسے اللہ تعالیٰ نے زبان و قلم سے کام لینے کی صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ اس معاملہ میں اپنا فرض پوری طرح انجام دینا چاہئے۔ یہ جہاد تلوار کے جہاد سے اپنی اہمیت میں کچھ کم نہیں ہے۔" (روزنامہ مشرق لاہور ۱۲۔اکتوبر ۱۹۶۵ء صفحہ ۲)

## جہاد اصغر اور جماعت احمدیہ کا کردار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاد بالسیف یا جہاد اصغر کے التواء کا اعلان فرمایا وہاں یہ بھی فرمایا "یہی جہاد (روحانی) ہے۔ جب تک خدا تعالیٰ کوئی دوسری صورت دنیا میں ظاہر کرے۔"
آپ کی وفات کے کافی عرصہ بعد پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد حالات تبدیل ہوئے تو اس کے متعلق جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نے جماعت کی پالیسی کے بارہ میں فرمایا:۔
"ایک زمانہ ایسا تھا کہ غیر قوم ہم پر حاکم تھی اور وہ غیر قوم امن پسند تھی۔ مذہبی معاملات میں وہ کسی قسم کا دخل نہیں دیتی تھی۔ اس کے متعلق شریعت کا حکم یہی تھا کہ اس کے ساتھ جہاد جائز نہیں۔" پھر فرماتے ہیں:۔ "اب حالات بالکل مختلف ہیں۔ اب اگر پاکستان سے کسی ملک کی لڑائی ہوگئی تو حکومت کے ساتھ (تائید میں) ہمیں لڑنا پڑے گا۔ اور حکومت کی تائید میں ہمیں جنگ کرنی پڑے گی۔" پھر فرماتے ہیں۔ "جب کبھی جہاد کا موقعہ آئے..... ہمیں اپنے ملک اپنے اموال اور اپنی عزتوں کی حفاظت کیلئے قربانی کرنی پڑے تو ہم اس میدان میں سب سے بہتر نمونہ دکھانے والے ہوں۔" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۵۰ء صفحہ ۹، ۱۳، ۱۴)

واقعات اس بات پر شاہد ہیں کہ پاکستان کے ہر مشکل وقت میں احمدی مجاہدین نے شاندار کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ نمونہ ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کے متعلق ایک کٹر مخالف لکھتا ہے۔
"میں ببانگ دہل کہتا ہوں کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب صدر کشمیر کمیٹی نے تندہی محنت، ہمت، جانفشانی اور بڑے جوش سے کام کیا اور اپنا روپیہ بھی خرچ کیا اور اس کی وجہ سے میں ان کی عزت کرتا ہوں۔" (تحریک قادیان صفحہ ۴۲)

قیام پاکستان کے معاً بعد کی کشمیر میں ہونے والی لڑائی میں احمدی مجاہدین نے "فرقان بٹالین" کی صورت میں بھرپور حصہ لیا۔ چنانچہ گلزار احمد صاحب فدا ایڈیٹر اخبار جہاد سیالکوٹ لکھتے ہیں۔

2۔ "فرقان بٹالین نے مجاہدین کشمیر کے شانہ بشانہ ڈوگرہ فوجوں سے جنگ کی اور اسلامیان کشمیر کے اختیار کردہ موقف کو مضبوط بنایا۔ (اخبار جہاد سیالکوٹ ۱۶- جون ۱۹۵۰ء)

3۔ میجر جنرل اختر حسین ملک صاحب ان کے بارے میں ۱۹۶۵ء کی جنگ میں شاندار خدمات پر ہفت روزہ الفتح کراچی اپنے کالم احوال واقعی میں لکھتا ہے۔

"۱۹۶۵ء کی جنگ میں انہوں نے انتہائی دانشمندی، اعلیٰ ماہرانہ صلاحیتوں اور بہادری سے کام لیتے ہوئے دشمن کے چھکے چھوڑ دیئے...... فوجی ماہرین کا کہنا ہے اگر کمان اختر ملک کے پاس رہتی تو کشمیر فتح ہو گیا تھا۔ (الفتح ہفت روزہ کراچی ۱۳ تا ۲۰ فروری ۱۹۷۶ء صفحہ ۸)

4۔ جنرل عبدالعلی ملک :- یہ ملک اختر حسین کے بھائی ہیں۔ آپ کے متعلق الحاج عرفان راشدی داعی مجلس علمائے پاکستان یوں لکھتے ہیں۔

کر رہا تھا غازیوں کی جب کماں عبدالعلی ۔۔۔ تھا صفوں میں مثل طوفان رواں عبدالعلی
ہند کا وہ آتشیں طوفان مقابل اس کے وہ عزم و ثبات ۔۔۔ ٹینک یوں گرتے گئے دشمن کے جیسے خشک پات
جب ہوئی تاریخ کی سب سے بڑی ٹینکوں کی جنگ ۔۔۔ فتح پائی غازیوں نے کس طرح دنیا ہے دنگ
یہ جگہ یہ دن یہ ساعت عالمی تاریخ میں ۔۔۔ ثبت ہے اب درحقیقت عالمی تاریخ میں

5۔ میجر جنرل افتخار جنجوعہ شہید :- ۱۹۶۵ء میں رن کچھ میں اور ۱۹۷۱ء کی جنگ میں چھمب کے محاذ پر زبردست کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ چھمب افتخار آباد کے نام سے موسوم ہو کر آج بھی آپ کی یاد تازہ کر رہا ہے۔ (کتاب رن کچھ سے چونڈہ تک صفحہ ۳۵)

6۔ بریگیڈیئر ممتاز ہلال جرات :- ۱۹۷۱ء میں حسینی والا سیکٹر میں شجاعت کے باب روشن کرتے رہے۔
(امروز لاہور ۵- دسمبر ۱۹۷۱ء صفحہ ۱)

7۔ ریٹائرڈ ایئر مارشل ظفر چوہدری :- ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں ان کی نمایاں خدمات کے اعتراف کے طور پر انہیں ستارہ قائداعظم دیا گیا۔ (امروز لاہور ۵- مارچ ۱۹۷۲ء صفحہ ۳)

خلاصہ کلام یہ کہ دوسرے فرقے تو جہاد کے صرف دعوے کرتے ہیں لیکن دعویٰ ہی نہیں بلکہ جماعت احمدیہ ہر قسم کے جہاد میں شامل ہونے کے لحاظ سے نمایاں اور اعلیٰ اور منفرد مقام رکھتی ہے۔

## اعتراض :- احمدیت انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے

حضرت بانی جماعت احمدیہ کی وہ تحریر جس کی بناء پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ آپ اور آپ کی جماعت

انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے وہ تحریر درج ذیل ہے۔ آپ فرماتے ہیں :-

"بعض فاسد اور بد اندیش جو بوجہ اختلاف عقیدہ یا کسی اور وجہ سے مجھ سے بغض اور عداوت رکھتے ہیں یا جو میرے دوستوں کے دشمن ہیں۔ میری نسبت اور میرے دوستوں کی نسبت خلاف واقعہ امور گورنمنٹ عالیہ کے دل میں بدگمانی پیدا کر دہ تمام جانفشانیاں پچاس سالہ میرے والد مرحوم مرزا غلام مرتضیٰ اور میرے حقیقی بھائی مرزا غلام قادر مرحوم کی جن کا تذکرہ سرکاری چھٹیات اور سرلیپل گرفن کی کتاب تاریخ رئیسان پنجاب میں ہے۔ اور نیز میری قلم کی وہ خدمات جو میرے اٹھارہ سال کی تالیفات سے ظاہر ہے۔ سب کی سب ضائع اور برباد نہ جائیں اور خدانخواستہ سرکار انگریزی اپنے ایک قدیم وفادار اور خیر خواہ خاندان کی نسبت کوئی تکدر خاطر اپنے دل میں پیدا کرے۔ اس بات کا علاج تو غیر ممکن ہے کہ ایسے لوگوں کا منہ بند کیا جائے کہ جو اختلاف مذہبی کی وجہ سے یا نفسانی حسد اور بغض اور کسی ذاتی غرض کے سبب سے جھوٹی مخبری پر کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ صرف یہ التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جانثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چھٹیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریز سے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں۔ اس خود کاشتہ پودا کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے۔"

(اشتہار ۲۴۔ فروری ۱۸۹۸ء مندرجہ تبلیغ رسالہ جلد نمبر ۷ صفحہ ۱۹، ۲۰)

اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے خود کو خود کاشتہ پودا قرار نہیں دیا بلکہ آپ کا یہ فقرہ اپنے خاندان کے متعلق ہے۔ اگر کوئی کہے کہ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے حکومت کی تعریف کیوں کی ہے؟ واضح رہے کہ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے عیسائی مذہب کی تعریف نہیں کی۔ بلکہ ان کے مذہب اور مصنوعی خدا کو مردہ ثابت کیا ہے۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں۔

"خوب یاد رکھو کہ بجز موت مسیح صلیبی عقیدہ پر موت نہیں آسکتی۔ سو اس سے فائدہ کیا کہ برخلاف تعلیم قرآن اس کو زندہ سمجھا جائے۔ اس کو مرنے دو تا یہ دین زندہ ہو" (کشتی نوح صفحہ ۱۵)

پھر فرمایا :- تم عیسیٰ کو مرنے دو کہ اس میں اسلام کی حیات ہے۔" (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۴۵۸)

پھر فرمایا :- عیسویت ایک کمزور مذہب ہے۔ اس واسطے سائنس کے آگے فوراً گر گیا ہے لیکن اسلام طاقتور ہے یہ اس پر غالب آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ (ملفوظات جلد نمبر ۷ صفحہ ۳۸۸)

## انگریز کی تعریف کا پس منظر

حضرت بانی جماعت احمدیہ نے انگریز حکومت کے عدل و انصاف کی تعریف فرمائی ہے۔ اس کی وجہ یہ

ہے انگریز حکومت کے قیام سے قبل ہندوستان کے مسلمانوں خصوصاً پنجاب کے مسلمانوں کی حالت زار اس درجہ تک خراب ہو چکی تھی کہ ان کا کوئی بھی حق باقی نہیں رہا تھا اور سکھوں کی حکومت نے ایسے ایسے مظالم توڑے تھے کہ اس کی کوئی نظیر دوسری جگہ نظر نہیں آتی۔ اس جلتے اور دہکتے ہوئے تنور سے انگریزی حکومت نے آکر ہمیں نکالا۔ اور ہمارے جملہ حقوق بحال کئے۔ اسی بناء پر حضرت مرزا صاحب نے انگریز حکومت کے عدل وانصاف کی تعریف فرمائی اور انسانی شرافت کا بھی یہی تقاضا ہے کہ احسان کو احسان کے ساتھ یاد کیا جائے۔ مسلمانوں کی حالت زار کے بارے میں (جو سکھوں کے دور میں تھی) تلسی رام صاحب اپنی کتاب "شیر پنجاب مطبوعہ ۱۸۷۲ء میں لکھتے ہیں۔

"ابتداء میں سکھوں کا طریق غارت گری اور لوٹ مار کا تھا۔ جو ہاتھ میں آتا تھا لوٹ کر اپنی جماعت میں تقسیم کر لیا کرتے تھے۔ مسلمانوں سے سکھوں کو بڑی دشمنی تھی۔ اذان یعنی بانگ کی آواز بلند نہیں ہونے دیتے تھے۔ مسجدوں کو اپنے تحت میں لیکر ان میں گرنتھ پڑھنا شروع کر دیتے اور اس کا نام موت کڑا رکھتے تھے۔ اور شراب خور ہوتے۔ دیکھنے والے کہتے ہیں کہ جہاں وہ پہونچتے تھے جو کوئی برتن مٹی استعمال کسی مذہب والے کا پڑا ہوا ان کو ہاتھ آجاتا۔ پانچ چھتر مار کر اس پر کھانا پکا لیتے تھے۔ یعنی پانچ جوتے اس پر مارنا اس کو پاک ہونا سمجھتے تھے"۔

(شیر پنجاب مطبوعہ ۱۸۷۲ء)

اسی طرح "سوانح احمدی" (مولفہ محمد جعفر تھانیسری) میں حضرت سید احمد صاحب بریلوی کا ایک بیان شائع شدہ ہے۔ جس میں سکھوں کے دور کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"ہم اپنے اثناء راہ ملک پنجاب میں ایک کنویں پر پانی پینے کو گئے تھے۔ ہم نے دیکھا کہ چند سکھنیاں (سکھوں کی عورتیں) اس کنویں پر پانی بھر رہی ہیں ہم لوگ دیسی زبان نہیں جانتے تھے ہم نے اپنے مونہوں پر ہاتھ رکھ کر ان کو بتلایا کہ ہم پیاسے ہیں۔ ہم کو پانی پلاؤ۔ تب ان عورتوں نے ادھر ادھر دیکھ کر پشتو زبان میں ہم سے کہا کہ ہم مسلمان افغان زادیاں فلانے ملک اور بستی کی رہنے والی ہیں یہ سکھ لوگ ہم کو زبردستی اٹھا لائے"۔ ("سوانح احمدی صفحہ ۲۴")

## تعریف کی وجہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"پس سنو اے نادانو! میں اس گورنمنٹ کی کوئی خوشامد نہیں کرتا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ایسی گورنمنٹ سے جو دین اسلام اور دینی رسوم پر کچھ دست اندازی نہیں کرتی اور نہ اپنے دین کو ترقی دینے کیلئے ہم پر تلواریں چلاتی ہے۔ قرآن شریف کی رو سے جنگ مذہبی کرنا حرام ہے۔ کیونکہ وہ بھی کوئی مذہبی جہاد نہیں کرتی"۔ (کشتی نوح حاشیہ صفحہ ۷، ۱۲، ۱۵۔ دسمبر ۱۹۵۲ء)

پھر فرمایا:۔ "میری طبیعت نے کبھی نہیں چاہا کہ ان متواتر خدمات کا اپنے حکام کے پاس ذکر بھی کروں۔ کیونکہ میں نے کسی صلہ اور انعام کی خواہش سے نہیں بلکہ ایک حق بات کو ظاہر کرنا اپنا فرض سمجھا"۔
(روحانی خزائن جلد نمبر ۱۳ صفحہ ۳۴۰)

پھر فرمایا:۔ "میں اس گورنمنٹ کو کوئی خوشامد نہیں کرتا جیسا کہ نادان لوگ خیال کرتے ہیں کہ اس سے کوئی صلہ چاہتا ہوں بلکہ میں انصاف اور ایمان کی رو سے اپنا فرض دیکھتا ہوں کہ اس گورنمنٹ کا شکریہ ادا کروں"۔ (تبلیغ رسالت جلد نمبر ۱۰ صفحہ ۱۲۳)

## کیا غیر مسلم عادل حکومتوں کی تعریف کا جواز موجود ہے؟

رسول پاک ﷺ نے بھی غیر مسلم بادشاہوں کی تعریف کی ہے۔ چنانچہ نجاشی کے بارے میں فرمایا:۔

"لو خرجتم الی ارض الحبشة فان بها ملكا لا يظلم عنده احد وهى ارض صدق حتى يجعل الله لكم فرجا مما انتم فيه" اگر تم لوگ سرزمین حبشہ کو چلے جاؤ (تو بہتر ہوگا) کہ وہاں کے بادشاہ کے پاس کسی پر ظلم نہیں کیا جاتا اور وہ سچائی والی سرزمین ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے ان آفتوں سے جن میں تم ہو کوئی کشائش پیدا کر دے۔

(سیرۃ ابن ہشام جلد اول ذکر الهجرة الاولى الى ارض الحبشة)

شیعہ عالم علی حائری اپنی کتاب "موعظہ تحریف قرآن" صفحہ ۶۸ میں فرماتے ہیں:۔

"پیغمبر اسلام علیہ والہ السلام نے نوشیرواں عادل کے عہد سلطنت میں ہونے کا ذکر مدح اور فخر کے رنگ میں بیان فرمایا ہے"۔ موعظہ تحریف قرآن صفحہ ۶۸

## انگریزوں کے بارے میں علامہ اقبال کے خیالات

ملکہ وکٹوریہ کی وفات پر آپ نے ایک مرثیہ لکھا اس میں فرماتے ہیں۔

میت اٹھی ہے شاہ کی تعظیم کیلئے اقبال اڑ کے خاک سرِ رہ گزار ہو
صورت وہی ہے نام میں رکھا ہوا ہے کیا دیتے ہیں نام ماہ محرم کا ہم تجھے!
کہتے ہیں آج عید ہوئی ہے ہوا کرے اس عید سے تو موت ہی آئے خدا کرے

(باقیات اقبال ۷۳، ۷۶ مرتبہ سید عبد الواحد معینی ایم۔ اے آکسن، آئینہ ادب، چوک مینار، انار کلی، لاہور)

علامہ اقبال نے تعریف کر کے یہاں تک بس نہیں کہ بلکہ انگریزوں کو سایہ خدا کہا ہے۔ لکھتے ہیں۔

اے ہند تیرے سر سے اٹھا سایہ خدا اک غمگسار تیرے مکینوں کی تھی، گئی
ہلتا ہے جس سے عرش یہ رونا اسی کا ہے زینت تھی جس سے تجھ کو جنازہ اسی کا ہے۔

## اہل حدیث اور دیوبند علماء کی نظر میں انگریزی حکومت:-

مولانا نذیر احمد دہلوی فرماتے ہیں:-

"پیارے ہندوستان کی عافیت اسی میں ہے کہ کوئی اجنبی حاکم اس پر مسلط رہے جو نہ ہندو ہو نہ مسلمان ہو کوئی سلاطین یورپ میں سے ہو (انگریز ہی نہیں جو بھی مرضی ہو یورپ کا ہو سہی) مگر خدا کی بے انتہا مہربانی اسکی مقتضی ہوئی کہ انگریز بادشاہ ہوئے" (مجموعہ لیکچرز مولانا نذیر احمد دہلوی صفحہ ۴، ۵ مطبوعہ ۱۸۹۰ء)

پھر فرماتے ہیں:- کیا گورنمنٹ جابر اور سخت گیر ہے توبہ توبہ ماں باپ سے بڑھ کر شفیق"
(مجموعہ لیکچرز مولانا نذیر احمد دہلوی صفحہ ۱۹)

## مولانا محمد حسین بٹالوی اور انگریز

"سلطان روم..... ایک اسلامی بادشاہ ہے لیکن امن عامہ اور حسن انتظام کے لحاظ سے "مذہب سے قطع نظر) برٹش گورنمنٹ بھی ہم مسلمانوں کیلئے کچھ کم فخر کا موجب نہیں ہے اور خاص گروہ اہل حدیث کیلئے تو یہ سلطنت بلحاظ امن و آزادی اس وقت کی تمام اسلامی سلطنتوں (روم۔ ایران خراسان) سے بڑھ کر فخر کا محل ہے"۔ (رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۰ صفحہ ۲۹۲ جلد نمبر ۶)

پھر فرماتے ہیں:-

"اس امن و آزادی عام و حسن انتظام برٹش گورنمنٹ کی نظر سے اہل حدیث ہند اس سلطنت کو از بس غنیمت سمجھتے ہیں۔ اور اس سلطنت کی رعایا ہونے کو اسلامی سلطنتوں کی رعایا ہونے سے بہتر جانتے ہیں"۔ (رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۰، صفحہ ۲۹۳ جلد نمبر ۶)

## مولانا ظفر علی خان اور انگریز

"مسلمان ...... ایک لمحہ کیلئے بھی ایسی حکومت سے بدظن ہونے کا خیال نہیں کر سکتے (یعنی انگریزوں سے ...... ناقل) ...... اگر کوئی مسلمان گورنمنٹ سے سرکشی کی جرات کرے تو ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ وہ مسلمان نہیں"۔ (اخبار زمیندار لاہور ۱۱۔ نومبر ۱۹۱۱ء)

"اپنے بادشاہ عالم پناہ کی پیشانی کے ایک قطرے کی بجائے اپنے جسم کا خون بہانے کیلئے تیار ہیں اور یہی حالت ہندوستان کے تمام مسلمانوں کی ہے"۔ (اخبار زمیندار لاہور ۲۳۔ نومبر ۱۹۱۱ء)

پھر نظم کی صورت میں فرماتے ہیں:-

جھکا فرط عقیدت سے میرا سر ہوا جب تذکرہ کنگ ایمپرر کا

جلالت کو ہے کیا کیا ناز اس پر کہ شہنشاہ ہے وہ بحر و بر کا
زہے قسمت جو ہو اک گوشہ حاصل ہمیں اس کی نگاہ فیض اثر کا!
(اخبار زمیندار لاہور ۹۔ اکتوبر ۱۹۱۱ء)

## وہابی انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہیں

شورش کاشمیری ایڈیٹر چٹان لکھتے ہیں:۔

"انگریز کے اولی الامر ہونے کا اعلان کیا اور فتوٰی دیا کہ ہندوستان دار الاسلام ہے۔ انگریز کا یہ خود کاشتہ پودا کچھ دنوں بعد ایک مذہبی تحریک بن گیا" (چٹان لاہور ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۶۲ء شمارہ نمبر ۴۲)

پھر مدیر طوفان ملتان لکھتا ہے:۔

"انگریزوں نے بڑی ہوشیاری اور چالاکی کے ساتھ تحریک نجدیت کا پودا (یعنی اہل حدیث جسے وہابی تحریک یا تحریک نجدیت بھی کہتے ہیں) ہندوستان میں بھی کاشت کیا اور پھر اس وقت اسے اپنے ہاتھ سے ہی پروان چڑھایا"۔ (طوفان ۷۔ نومبر ۱۹۶۲ء)

## انگریزوں سے جاگیریں کسے ملیں؟

حضرت بانی جماعت احمدیہ کو انگریزوں کی طرف سے کوئی جاگیر نہیں ملی تھی۔ بلکہ انگریز حکومت نے تو آپ کے خاندان سے وہ بھی جائیدادیں چھین لیں جو آپ کے آباء و اجداد کی تھیں۔ اس خاندان کے ساتھ جو انگریز حکومت نے سلوک کیا اس کا ذکر "پنجاب چیفس" میں درج ہے۔

"پنجاب کے الحاق کے وقت اس خاندان کی تمام جاگیریں ضبط کر لی گئیں۔ کچھ بھی باقی نہیں چھوڑا۔ سوائے (چند گاؤں کے) دو تین گاؤں پر مالکانہ حقوق تھے اور مرزا غلام مرتضٰی اور ان کے بھائیوں کیلئے سات سو روپے کی ایک پنشن مقرر کر دی گئی"۔ (پنجاب چیفس صفحہ ۴۱ عنوان گورداسپور ڈسٹرکٹ)

اس کے برعکس جو انگریز حکومت کی طرف سے علماء پر نوازشات تھیں وہ بلاوجہ نہیں تھیں بلکہ ان تعریفوں کے نتیجہ میں انہیں جاگیریں ملی تھیں۔ چنانچہ مولوی محمد حسین بٹالوی کو انگریز کی خوشامد کے نتیجہ میں چار مربع زمین الاٹ ہوئی اور علامہ اقبال "سر" بن گئے۔ مولوی مسعود عالم صاحب ندوی لکھتے ہیں۔

"ہندوستان کی جماعت اہل حدیث ..... کے سرکردہ مولوی محمد حسین بٹالوی ..... نے سرکار انگریزی کی اطاعت کو واجب قرار دیا ......... جہاد کی منسوخی پر ایک رسالہ "الاقتصاد فی مسائل الجہاد" فارسی زبان میں تصنیف فرمایا تھا اور مختلف زبانوں میں اس کے تراجم بھی شائع کرائے تھے۔ معتبر اور ثقہ راویوں کا بیان ہے کہ اس کے معاوضے میں سرکار انگریز سے انہیں جاگیر بھی

ملی تھی"۔

(کتاب ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک صفحہ ۲۹)

## مولوی محمد حسین بٹالوی کا اعتراف

"اراضی جو خدا تعالیٰ نے گورنمنٹ سے مجھے دلوائی ہے چار مربع ہے از انجملہ دو مربعوں کی کاشت زمین انتظام کا اختیار حافظ عبدالشکور اور اس کے بھائیوں کے سپرد رہے۔ دو مربعوں کی کاشت وغیرہ کا اختیار عبدالرشید اور اس کے بھائیوں کے سپرد رہے"۔ (اشاعۃ السنہ صفحہ انمبرا جلد ۱۹)

## اگر حضرت بانی جماعت احمدیہ اور آپ کی جماعت انگریز کا خود کاشتہ پودا تھی تو؟

☆ حضرت بانی جماعت احمدیہ کو حکومت کا باغی مولوی صاحبان کیوں قرار دیتے رہے اور افسران بالا کو آپ کے خلاف کیوں ابھارتے رہے۔

☆ انگریز حکومت نے کیوں نہ ایسی باتیں سکھلائیں جن سے گورنمنٹ کی تائید ہوتی۔

☆ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے کیوں انگریزی حکومت کے خدا کو مارا بلکہ زندہ رہنے دیتے۔

☆ حضرت بانی جماعت احمدیہ کیوں پادریوں سے مباحثے کرتے رہے اور انہیں ہر جگہ شکست سے دوچار ہونا پڑا۔

☆ حضرت بانی جماعت احمدیہ پر کیوں جھوٹے مقدمات بنائے گئے اور آپ کو عدالتوں میں کیوں لایا گیا۔

☆ امرتسر کے ڈی۔ سی۔ اے مارٹینو نے حضرت بانی جماعت احمدیہ کے خلاف قاعدہ وارنٹ گرفتاری کیوں جاری کیا۔

☆ قادیان جانے والوں اور حضرت بانی جماعت احمدیہ سے ملنے والوں کے نام کیوں نوٹ کرتے تھے اور خفیہ رپورٹیں کیوں حاصل کی جاتی تھیں۔

☆ جب سرڈگلس صاحب گورداسپور آئے تو پادریوں نے انہیں بار بار کیوں کہا کہ مرزا غلام احمد ہمارے دین کی ہتک کرتا ہے۔ اسے کسی نہ کسی طرح ضرور سزا ملنی چاہئے۔

☆ مقدمہ قتل میں پادری ڈاکٹر کلارک حضرت بانی جماعت احمدیہ کی مدد کرتا لیکن اس نے مخالفت کی اور اس کی تائید مولوی محمد حسین بٹالوی نے کی۔

کیا یہ ایجنٹوں والا سلوک ہے۔ کیا خود کاشتہ پودا کے ساتھ ایسا سلوک کیا جاتا ہے۔ ہرگز نہیں ہرگز

نہیں۔ بلکہ ان کے ساتھ اچھا سلوک ہوتا ہے۔ انہیں ہر قسم کی سہولتیں ملتی ہیں اور دولت دی جاتی ہے اور ان کی ہر ضرورت زندگی کو مد نظر رکھ کر پورا کیا جاتا ہے۔ مگر حضرت بانی جماعت احمدیہ اور آپ کی جماعت کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کیا گیا بلکہ دشمنوں والا سلوک کیا گیا ہے۔

## "احمدیت خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے"

حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"دنیا مجھ کو نہیں پہچانتی لیکن وہ مجھے جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ یہ ان لوگوں کی غلطی ہے اور سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ ........ اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو آخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کیلئے دعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا اور نہیں رکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کرے ....... پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔ کاذبوں کے منہ اور ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور خدا کسی امر کو بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑتا...... جس طرح خدا نے پہلے مامورین اور مکذبین میں آخر ایک دن فیصلہ کر دیا۔ اسی طرح وہ اس وقت بھی فیصلہ کرے گا۔ خدا کے مامورین کے آنے کیلئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم۔ پس یقیناً سمجھو کہ میں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کر دو"۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۲-۱۳)

## اعتراض:۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (علیہ السلام) نے لکھا ہے کہ:۔

آنحضرت ﷺ عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ اس میں سور کی چربی پڑتی ہے" اس تحریر سے مرزا صاحب نے آنحضور ﷺ کی ہتک کی ہے۔

جواب:۔ اول یہ کہ یہ محض بدظنی ہے اور قرآن کریم ہمیں اس سے روکتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا "یا ایھا الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم" (سورۃ الحجرات: ۱۳)
یعنی اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو۔ کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں۔
دوسرے یہ کہ اس مذکورہ بالا عبارت میں اور اس کے سیاق و سباق میں شک کا مضمون چل رہا ہے اور

شک کبھی بھی یقین کے مقابل پر کام نہیں دے سکتا۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ "ان الظن لا یغنی من الحق شیئا" (سورۃ النجم : ۲۹) یعنی وہم حق کے مقابل میں کچھ بھی فائدہ نہیں دیتا۔

مفتی عزیز الرحمان دیو بندی سے دریافت کیا گیا کہ کسی کھیت کا اگر کچھ حصہ خنزیر وغیرہ کھا جائے تو باقی کا کھانا کیسا ہے؟ اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ "کھانا اس کا جائز ہے لعدم الیقین و عموم البلوی" (فتاویٰ دار العلوم دیو بند جلد اول صفحہ ۲۱۰)

مراد یہ کہ شک کی بناء پر فصل کو چھوڑا نہیں جا سکتا۔ پس قرآن کریم ہمیں زیادہ شکوک و شبہات میں پڑنے سے منع فرماتا ہے۔ اس وضاحت کے بعد اب مرزا صاحب کی اصل تحریر درج کی جاتی ہے۔

آپ نے منشی محمد حسین صاحب کلرک دفتر سرکاری وکیل لاہور کے خط کے جواب میں لکھا:۔

"آپ اپنے گھر میں سمجھا دیں کہ اس طرح شک و شبہ میں پڑنا بہت منع ہے۔ شیطان کا کام ہے۔ جو ایسے وسوسے ڈالتا ہے۔ ہرگز وسوسہ میں نہیں پڑنا چاہئے۔ گناہ ہے اور یاد رہے کہ شک کے ساتھ غسل واجب نہیں ہوتا۔ اور نہ صرف شک سے کوئی چیز پلید ہو سکتی ہے۔ ایسی حالت میں بے شک نماز پڑھنا چاہئے اور میں انشاء اللہ دعا بھی کروں گا۔ آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب وہمیوں کی طرح ہر وقت کپڑہ صاف نہیں کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ اگر کپڑہ پر منی گرتی تھی تو ہم اس منی خشک شدہ کو صرف جھاڑ دیتے تھے۔ کپڑہ نہیں دھوتے تھے۔ ایسے کنواں کے پانی پیتے تھے جس میں حیض کے لتے پڑتے تھے۔ ظاہری پاکیزگی کی معمولی حالت پر کفایت کرتے تھے۔ عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے۔ حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔ اصول یہ تھا کہ جب تک یقین نہ ہو ہر ایک چیز پاک ہے۔ محض شک سے کوئی چیز پلید نہیں ہوتی۔ اگر کوئی شیر خوار بچہ کسی کپڑے پر پیشاب کر دے تو اس کپڑے کو دھوتے نہیں تھے محض پانی کا ایک چھینٹا اس پر ڈال دیتے تھے اور بار بار آنحضرت ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ روح کی صفائی کرو۔ صرف جسم کی صفائی اور کپڑے کی صفائی بہشت میں داخل نہیں کرے گی اور فرمایا کرتے تھے کہ کپڑوں کے پاک کرنے میں وہم سے بہت مبالغہ کرنا اور وضوء پر بہت پانی خرچ کرنا اور شک کو یقین کی طرح سمجھ لینا یہ سب شیطانی کام ہیں اور سخت گناہ ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کسی مرض کے وقت میں اونٹ کا پیشاب بھی پی لیتے تھے۔"

(الفضل ۲۲۔ فروری ۱۹۲۴ء صفحہ ۹ نمبر ۶۴ جلد نمبر ۱۱)

حضرت مرزا صاحب کی اس تحریر سے اول:۔ خود بخود مذکورہ بالا الزام کی تردید ہو جاتی ہے کیونکہ کہیں بھی یہ نہیں لکھا گیا کہ باوجود صحیح اور یقینی طور پر معلوم ہونے کے حضور ﷺ نے وہ پنیر استعمال فرمایا۔ بلکہ یہ تحریر فرمایا کہ پنیر کے متعلق صرف مشہور تھا۔

دوم:۔ قرآن کریم اہل کتاب کے کھانے حلال قرار دیتا ہے۔ سوائے اس کے کہ قطعی طور پر ان

میں کوئی حرمت والی چیز معلوم ہو۔ مثلاً مردار۔ خنزیر کا گوشت وغیرہ چنانچہ فرماتا ہے۔ "طعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم" (سورۃ المائدہ : ۶) یعنی تمہارے لئے ان لوگوں کا (پکا ہوا) کھانا جنہیں کتاب دی گئی تھی حلال ہے۔

علامہ محمد بن عبد الباقی الزرقانی لکھتے ہیں:۔

"عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما فتح مکۃ رای جبنۃ فقال ماھذا فقالوا طعام یصنع بارض العجم۔ فقالوا ضعوا فیہ السکین وکلوا و روی احمد و البیھقی عنہ۔ اتی صلی اللہ علیہ وسلم بجبنۃ فی غزوۃ تبوک فقال این صنعت ھذہ قالوا بفارس و نحن نری ان یجعل فیھا میتۃ فقال صلی اللہ علیہ وسلم اطعموا۔ وفی روایۃ ضعوا فیھا السکین واذکروا اسم اللہ تعالی وکلوا۔ قال الخطابی اباحہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ظاہر الحال ولم یمتنع من اکلہ۔ (زرقانی شرح المواہب اللدنیہ جلد نمبر ۴ صفحہ ۳۳۵) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت ﷺ نے مکہ فتح کیا تو آپ ﷺ نے پنیر دیکھ کر فرمایا۔ یہ کیا ہے؟ صحابہ نے کہا یہ کھانا ہے۔ جو عجمی علاقہ میں تیار کیا جاتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس میں چھری رکھو اور اسے کھاؤ۔ (یعنی چھری سے کاٹ کر کھاؤ ........ ناقل) احمد اور البیہقی نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں غزوہ تبوک میں پنیر پیش کیا گیا تو آپ نے پوچھا یہ کہاں تیار ہوا ہے صحابہ نے عرض کی فارس میں اور ہمارا خیال یہ ہے کہ اس میں مردار ڈالا جاتا ہے (یعنی مردار کی چربی ..... ناقل) حضور ﷺ نے فرمایا کھاؤ اور ایک اور روایت میں ہے کہ فرمایا اس میں چھری رکھو اور اللہ کا نام لیکر کھاؤ۔ ان حدیثوں کی بناء پر خطابی نے کہا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اس پنیر کو اس کی ظاہری حالت کی بناء پر مباح (جائز) ٹھہرایا۔ اور اس کے کھانے سے ممانعت نہیں فرمائی۔

"وکان علیہ الصلوۃ والسلام یراعی صفات الاطعمۃ و طبائعھا" یعنی حضور ﷺ کھانے کے رنگ و بو اور ظاہری شکل و صورت کا خیال رکھتے تھے۔ زرقانی شرح المواہب اللدنیہ جلد ۴ صفحہ ۳۳۵

حضرت مرزا صاحب نے پنیر کے متعلق "مشہور" ہونے کا لفظ استعمال فرمایا ہے جبکہ اسی قسم کے الفاظ فتح المعین شرح قرۃ العین میں زیر عنوان باب الصلوۃ زیر قاعدہ مہمہ مطبوعہ مصر مولفہ ۹۸۲ھ میں لکھا ہے:۔

"وجوخ اشتھر عملۃ بلحم الخنزیر و جبن شامی اشتھر عملۃ بانفخۃ الخنزیر وقد جاءہ صلی اللہ علیہ وسلم جبنۃ من عندھم ولم یسئل عن

ذا لک "یعنی جوخ کے متعلق مشہور تھا کہ اس کے بنانے میں سور کی چربی استعمال ہوتی ہے۔ اور شامی پنیر کے متعلق مشہور تھا کہ مائع سور (چربی وغیرہ) سے بنایا جاتا ہے رسول کریم ﷺ کے پاس ان کے پاس سے (شام) پنیر آیا پس حضور ﷺ نے اس سے کھالیا اور اس کی بابت کچھ نہ پوچھا۔

اسی طرح رسالہ "اظہار حق" درباب "جواز طعام اہل کتاب" شائع کردہ خان احمد شاہ صاحب قائم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہوشیارپور مطبوعہ اتالیق ہند لاہور صفحہ ۱۶ جس پر مولوی سید نذیر حسین دہلوی۔ مولوی محمد حسین بٹالوی۔ مولوی عبدالحکیم کلدنوری۔ مولوی غلام علی قصوری اور دیگر علماء ہند کے دستخط و مواہیر ثبت ہیں۔ اس رسالہ میں فتح المعین کی شرح قرۃ العین کی مذکورہ بالا عبارت نقل کی گئی ہے مراد یہ ہے کہ ان اصحاب کے نزدیک بھی جب تک قطعی طور پر کسی چیز کے حرام ہونے کا کوئی ثبوت نہ ملے اسے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ حضرت مرزا صاحب کی تحریر اور دوسرے حوالہ جات کی روشنی میں یہ کہنا غلط ہے کہ یہ ہتک رسول ہے۔ اگر یہ ہتک رسول کی بات ہے تو یہ الزام سیدنا حضرت مسیح موعود پر نہیں آتا بلکہ ان بزرگوں پر آئے گا جنہوں نے آپ سے پہلے ایسا تحریر فرمایا۔

**اعتراض :-** لہ خسف القمر المنیر وان لی۔ غسا القران المشرقان اتنکر

اس شعر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضور ﷺ کیلئے چاند کو گرہن اور اپنے لئے دو چاندوں کے گرہن کے نشان ظاہر ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔ اس سے اپنی فضیلت اور آنحضور ﷺ کی تنقیص ہوتی ہے۔

**جواب :-** یہ اعتراض حضرت مسیح موعود کی بے انداز تحریروں کے خلاف ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"میرا مذہب یہ ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ کو الگ کیا جاتا اور کل نبی جو اس وقت تک گزر چکے تھے سب کے سب اکٹھے ہو کر وہ کام اور وہ اصلاح کرنا چاہتے جو رسول اللہ ﷺ نے کی۔ ہرگز نہ کرسکتے ان میں وہ دل اور قوت نہ تھی جو ہمارے نبی ﷺ کو ملی تھی اگر کوئی کہے کہ یہ نبیوں کی سوء ادبی ہے تو وہ نادان مجھ پر افتراء کرے گا میں نبیوں کی عزت اور حرمت کرنا اپنے ایمان کا جزو سمجھتا ہوں لیکن نبی کریم ﷺ کی فضیلت کل انبیاء پر میرے ایمان کا جزو اعظم اور میرے رگ و ریشہ میں ملی ہوئی بات ہے۔ یہ میرے اختیار میں نہیں کہ اس کو نکال دوں"۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۷۴)

پھر آپ حقیقت الوحی میں فرماتے ہیں:-

"میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی ﷺ جس کا نام محمد ﷺ ہے (ہزاروں ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہوسکتا۔ اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق

شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے۔ جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع انسان کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین اور آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ذریت شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی"۔

اپنے منظوم کلام (جو کہ درثمین کے نام سے طبع شدہ ہے) میں آپ فرماتے ہیں:

| | |
|---|---|
| وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا | نام اس کا ہے محمد دلبر میرا یہی ہے |
| سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر | لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے |
| پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اک قمر ہے | اس پر ہر اک نظر ہے بدر الدجیٰ یہی ہے |
| اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں | وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے |

پھر عربی منظوم کلام آئینہ کمالات اسلام میں فرماتے ہیں۔

"انظر الی برحمة و تحنن ۔۔۔ یا سیدی انا احقر الغلمان"

اس شعر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو احقر الغلمان کہا ہے کہ اے میرے محبوب آقا ﷺ میری طرف نظر شفقت فرما کیونکہ میں تیرے غلاموں میں سے بھی احقر ہوں۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس شعر میں آنحضرت ﷺ کی بیان کردہ ایک پیشگوئی کا ذکر کیا ہے جو خسوف و کسوف کے نشان کے طور پر اپنے امام مہدی کے بارے میں پوری ہونے پر مشتمل ہے۔ اس پیش گوئی کا ذکر حدیث دار قطنی صفحہ ۱۸۸ میں ہے۔ یہ نشان ۱۸۹۴ء / ۱۳۱۱ھ میں رمضان کے مہینہ میں روز روشن کی طرح پورا ہوا۔ اس حدیث میں آپ نے فرمایا تھا کہ "ان لمهدينا ايتين" کہ ہمارے مہدی کیلئے دو نشان ظاہر ہوں گے (وہ نشان یہی ہیں جس کا تذکرہ مذکورہ بالا شعر میں کیا گیا ہے) چنانچہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق ان نشانوں کا ظاہر ہونا بذات خود آنحضور ﷺ کی صداقت کے نشان ٹھہرے۔ اس طرح پر آپ کے تین نشان ہوئے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ آنحضور ﷺ کیلئے ایک اور اپنے لئے دو نشانوں کا تذکرہ کیوں کیا۔ دراصل اس شعر میں حضور نے صرف اس قدر بتایا ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ کی صداقت ایک نشان سے ثابت ہو جاتی ہے تو میری صداقت دو نشانوں سے کیوں ثابت نہیں ہو سکتی۔ آپ کا مقصد فضیلت بیان کرنا نہیں بلکہ آپ تو فرماتے ہیں:۔ "جو کچھ ہماری تائید میں نازل ہوتا ہے دراصل وہ سب آنحضرت ﷺ کے معجزات ہیں۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۵)

حضرت مسیح موعود پھر فرماتے ہیں:-

"سو میں نے خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے۔ جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سید و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو میں نے جو کچھ پایا۔ اس پیروی سے پایا اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی ﷺ کے خدا تک نہیں پہونچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۴)

"بعض افراد امت محمدیہ کو جو کمال عاجزی اور تذلل سے آنحضرت ﷺ کی متابعت اختیار کرتے ہیں اور خاکساری کے آستانہ پر پڑ کر بالکل اپنے نفس سے گئے گزرے ہوتے ہیں خدا ان کو فانی اور ایک مصفی شیشہ کی طرح پاکر اپنے رسول مقبول ﷺ کی برکتیں ان کے وجود بے نمود کے ذریعہ سے ظاہر کرتا ہے اور جو کچھ منجانب اللہ ان کی تعریف کی جاتی ہے یا کچھ آثار اور برکات اور آیات ان سے ظہور پذیر ہوتی ہیں حقیقت میں مرجع تام ان تمام تعریفوں کا اور مصدر کامل ان تمام برکات کا رسول کریم ﷺ ہی ہوتا ہے"۔ (براہین احمدیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ا صفحہ ۲۵۸)

## الزامی جواب

اگر حضرت مرزا صاحب کے اس شعر سے واقعی فضیلت مراد ہے تو درج ذیل تحریر سے کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ فتدبروا:- حضرت بایزید بسطامیؒ کے بارہ میں لکھا ہے کہ:-

"گویا حق تعالیٰ بایزید کی زبان پر خود بات کرتا ہے اور وہ یہ کہ "میرا جھنڈا محمدی ﷺ جھنڈے سے بڑا ہے ...... جس طرح درخت سے انی انا اللہ کی آواز کا آنا جائز سمجھتے ہو۔ اسی طرح لوائی اعظم من لواء محمد۔ و سبحانی ما اعظم شانی میرا نشان نشان محمدی سے بڑا ہے اور میں پاک ہوں اور میری شان کیا ہے اعلیٰ ہے کا بایزید کے وجود کے درخت سے نکلنا جائز سمجھ لو"۔

(تذکرۃ الاولیاء فارسی صفحہ ۱۱۵ اردو ترجمہ صفحہ ۱۶۳)

پس حضرت مرزا صاحب پر یہ افتراء ہے کہ آپ نے آنحضرت ﷺ پر اپنی فضیلت ظاہر کی ہے۔

اعتراض :- حضرت مسیح موعودؑ نے نجم الہدی صفحہ ۱۰ میں تحریر فرمایا ہے کہ :-

"ان العدا صاروا خنازیر الفلا ونساءھم من دونھن الاکلب"
یعنی دشمن جنگل کے سور اور ان کی عورتیں کتیوں سے بدتر ہیں۔ اس شعر میں خطاب مسلمانوں کو کیا گیا ہے۔

جواب :- اس شعر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کو مخاطب نہیں کیا بلکہ آنحضور ﷺ کے دشمنوں کو مخاطب کیا ہے۔ چنانچہ اس شعر سے اگلے بیت میں اس کی وضاحت موجود ہے۔
"سبوا وما ادری لای جریمۃ - سبوا انعصی الحب او نتجنب" (نجم الہدی صفحہ ۱۰)
کہ انہوں نے گالیاں دی ہیں (رسول کریم ﷺ) کو اور میں نہیں جانتا کہ آپ کے کس جرم کی پاداش میں ایسا کیا گیا ہے۔ مگر ان کی گالیوں کی وجہ سے کیا ہم اپنے محبوب آقا ﷺ کو چھوڑ دیں گے؟ ہرگز نہیں۔
مسلمان تو آنحضور ﷺ کو گالیاں نہیں دیتا۔ اس سے یقیناً وہی شخص مراد ہیں جنہوں نے آنحضور ﷺ کو گالیاں دیں۔ جواباً اظہار حق کیلئے سخت الفاظ کا استعمال منع نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی قرآن کریم میں دشمنان آنحضرت ﷺ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے :-

"وجعل منهم القردة والخنازير وعبد الطاغوت اولئک شر مکانا"
(المائدہ : ۶۱)

"ان الذين كفروا من اهل الكتاب و المشركين في نار جهنم خالدين فيها اولئک هم شر البرية" (سورۃ البینہ آیت نمبر ۷)

اسی طرح بر بتوں اور ان کے بزرگوں کو حصب جہنم" (سورۃ الانبیاء : ۹۹) (انما المشرکون نجس) (سورۃ توبہ : ۲۹) اور "شر الدواب" (انفال : ۲۳) اور اسی طرح "عتل بعد ذالک زنیم" (سورۃ القلم : ۱۴) کہا گیا۔ لیکن ایسے تمام الفاظ گالی کے طور پر نہیں بلکہ اظہار واقعہ کے طور پر تھے اور ایسے مخالفین سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں نہ تھے۔ بلکہ محض چند افراد تھے جن کی ریشہ دوانیاں منظر عام پر آچکی تھیں۔ بعینہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اول تو ان کو مخاطب ہی نہیں کیا۔ بفرض محال یہ تصور کر ہی لیا جائے تب بھی آپ کے چند اشد معاندین مراد ہیں نہ کہ عام صالح علماء۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"نعوذ بالله من هتک العلماء الصالحين و قدح الشرفاء المهذبين سواء كانوا من المسلمين او المسيحين او الارية۔ (لجۃ النور صفحہ ۶۷)
ترجمہ :- کہ ہم صالح علماء کی ہتک اور شرفاء کی توہین سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ خواہ ایسے لوگ مسلمان ہوں یا عیسائی یا آریہ۔ پھر فرماتے ہیں :-

"لیس کلا منا ھذا فی اخیارھم بل فی اشرارھم"۔ (الھدیٰ صفحہ ۶۸)

ترجمہ:۔ ہمارا یہ کلام شریر علماء کے متعلق ہے نیک علماء اس سے مستثنیٰ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور ماموریں کے خلاف اشد معاندین ہی ہمیشہ گندی زبان استعمال کرتے رہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے انبیاء جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مظہر ہوتے ہیں ہمیشہ ان کیلئے رحمت کے طلبگار رہے اور ان کی ہدایت کیلئے دعا کرتے رہے۔ لیکن جب معاندین اپنی اشد ترین ایذادھی سے باز نہ آتے تو بالآخر ان کی حقیقت حال کا بیان کرنے کیلئے انبیاء بھی ان کے خلاف سخت الفاظ استعمال کرتے رہے۔ ایسے الفاظ ہرگز ہرگز گالی کا رنگ نہیں رکھتے بلکہ اظہار حقیقت کے ساتھ ساتھ ان کو تنبیہ بھی مدنظر ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے بھی اپنے اشد ترین مخالفوں اور معاندین کو یوں فرمایا:۔

"اس زمانہ کے برے اور زناکار لوگ (مجھ سے) نشان طلب کرتے ہیں"۔ (متی باب ۱۶ آیت نمبر ۴)

پھر فرمایا۔"اے سانپ کے بچو" (متی باب ۱۲ آیت نمبر ۳۴)

"اے سانپو۔ اے افعی کے بچو! تم جہنم کی سزا سے کیونکر بچو گے"۔ (متی باب ۲۳ آیت نمبر ۳۳)

یہ سب باتیں بطور گالی نہیں بلکہ اظہار واقعہ اور بطور تنبیہ ہیں۔ اسی طرح رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں بھی اس قسم کا الزام لگایا گیا۔ چنانچہ تاریخ میں آتا ہے:۔

"اشراف قریش ابوسفیان کی معیت میں ابو طالب کے پاس پہونچے اور کہا کہ آپ کا بھتیجا ہمارے معبودوں کی مذمت اور ہمارے دین پر اعتراض کرتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ وہ ہماری عقل پر ہنستا اور ہمارے بزرگوں کو گمراہ خیال کرتا ہے۔ اسے سمجھا دیجئے کہ ہم سے تعرض نہ کرے۔ یا پھر اسے ہمارے حوالے کر دیجئے ہم خود اس سے نپٹ لیں گے"۔

("سیرت الرسول صفحہ ۱۸۸" از ڈاکٹر محمد حسین ہیکل اردو ترجمہ مولانا محمد وارث کامل مطبوعہ گارڈن پریس' لاہور بار دوم ۱۹۶۱)

قرآنی اسلوب کے مطابق اپنے محل پر مظلوم کی طرف سے جواباً سخت الفاظ استعمال کرنا بعض اوقات جائز ہی نہیں بلکہ ضروری ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"لا یحب اللہ الجھر بالسوء من القول الا من ظلم" (سورۃ نساء آیت نمبر ۱۴۸)

یعنی اللہ تعالیٰ بری بات کے اظہار کو پسند نہیں فرماتا ہاں مگر جن پر ظلم کیا گیا ہو۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود اپنے مظلومیت کا اظہار ان الفاظ میں فرماتے ہیں:۔

"مخالفوں کے مقابل پر تحریری مباحثات میں کسی قدر میرے الفاظ میں سختی استعمال میں آئی تھی۔

لیکن وہ ابتدائی طور پر سختی نہیں ہے۔ بلکہ وہ تمام تحریر میں نہایت سخت حملوں کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ مخالفوں کے الفاظ ایسے سخت اور دشنام دہی کے رنگ میں تھے جن کے جواب میں کسی قدر سختی مصلحت تھی۔ اس کا ثبوت اس مقابلہ سے ہوتا ہے جو میں نے اپنی کتابوں اور مخالفوں کی کتابوں کے سخت الفاظ اکٹھے کر کے کتاب مسل مقدمہ مطبوعہ کے ساتھ شامل کئے ہیں۔ جس کا نام میں نے کتاب البریہ رکھا ہے اور باایں ہمہ میں نے ابھی بیان کیا ہے کہ میرے سخت الفاظ جوابی طور پر ہیں۔ ابتداء سختی کی مخالفوں کی طرف سے ہے اور میں مخالفوں کے سخت الفاظ پر بھی صبر کر سکتا تھا۔ لیکن دو مصلحت کے سبب میں نے جواب دینا مناسب سمجھا تھا۔ اول:۔ یہ کہ تا مخالف لوگ اپنے سخت الفاظ کا سختی میں جواب پا کر اپنی روش بدلا لیں اور آئندہ تہذیب سے گفتگو کریں۔ دوم:۔ یہ کہ مخالفوں کی نہایت ہتک آمیز اور غصہ دلانے والی تحریروں سے عام مسلمان جوش میں نہ آویں۔ اور سخت الفاظ کا جواب بھی کسی قدر سخت پا کر اپنی پرجوش طبیعتوں کو اس طرح سمجھالیں کہ اس طرف سے سخت الفاظ استعمال ہوئے تو ہماری طرف سے بھی کسی قدر سختی سے جواب ان کو مل گیا"۔ (کتاب البریہ صفحہ ۱۱)

اعتراض:۔ کتاب ایک غلطی کا ازالہ کی عبارت "حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں" پر معترض نے اعتراض کیا ہے کہ اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت فاطمہ" کی توہین کی ہے۔

جواب:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کشف:۔ "ایک نہایت ہی روشن کشف یاد آیا اور وہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ نماز مغرب کے بعد عین بیداری میں ایک تھوڑی سی غیبت حس سے جو خفیف سے نشہ سے مشابہ تھی ایک عجیب عالم ظاہر ہوا کہ پہلے یکدفعہ چند آدمیوں کے جلد جلد آنے کی آواز آئی جیسی بسرعت چلنے کی حالت میں پاؤں کی جوتی اور موزہ کی آواز آتی ہے۔ پھر اسی وقت پانچ آدمی نہایت وجیہہ اور مقبول اور خوبصورت سامنے آگئے۔ یعنی جناب پیغمبر خدا ﷺ و حضرت علی و حسنین و فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہم اجمعین اور ایک نے ان میں سے اور ایسا یاد پڑتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نہایت محبت اور شفقت سے مادر مہربان کی طرح اس عاجز کا سر اپنی ران پر رکھ لیا"۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۵۰۳)

## کشف کی حقیقت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی متعدد کتب میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مادر مہربان اور اپنے آپ کو فرزند اور بیٹے کی حقیقت دیتے ہوئے خود اپنے اس کشف کی حقیقت کو ظاہر فرمایا ہے۔

آپ فرماتے ہیں:-

1-1 "میرے پر ظاہر کیا گیا کہ میرا سر بیٹوں کی طرح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ران پر ہے"۔
(نزول المسیح حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۴۹)

2- "حضرت فاطمہؓ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں"۔ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۹)

3- حضرت فاطمہؓ نے کمال محبت اور مادرانہ عطوفت کے رنگ میں اس خاکسار کا سر اپنی ران پر رکھ لیا"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۰)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ بھی کئی بزرگوں نے آپ کی طرح کے کشوف و خواب دیکھے ہیں۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کشف سے توہین لازم آتی ہے تو پھر یہ بزرگ اور اولیاء سلف بھی آپ کے ساتھ شامل اور مرتکب توہین قرار پائیں گے۔

## بزرگان سلف

1- حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے فرمایا کہ:-

"رایت فی المنام کانی فی حجر عائشة ام المومنین رضی الله عنہا وانا ارضع ثدیها الایمن ثم اخرجت ثدیها الایسر فرضعته" یعنی میں نے خواب میں دیکھا کہ میں حضرت عائشہ کی گود میں ہوں اور ان کے دائیں پستان کو چوس رہا ہوں پھر میں نے بایاں پستان باہر نکالا اور اس کو چوسا۔ (قلائد الجواہر فی مناقب شیخ عبد القادر مطبوعہ مصر صفحہ ۲۷ ترجمہ اردو صفحہ ۱۸۷ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی)

2- حضرت مولانا محمد اسماعیل شہید نے مشہور بزرگ حضرت سید احمد بریلوی کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ "ایک دن جناب ولایت ماب نے حضرت کرم اللہ وجہہ اور جناب سیدة فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو خواب میں دیکھا پس جناب علی مرتضیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ مبارک سے غسل دیا اور آپ کے بدن کو خوب اچھی طرح سے شست و شوکی۔ جس طرح والدین اپنے بیٹوں کو نہلاتے اور شست و شو کرتے ہیں اور جناب فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے نہایت عمدہ و نفیس قیمتی لباس اپنے ہاتھ مبارک سے ان کو پہنایا"۔ (صراط المستقیم صفحہ ۱۶۷)

3- محمد علی صاحب اپنے مرشد قطب و غوث زماں مولانا فضل الرحمان کے خواب کے متعلق اپنی کتاب "ارشاد رحمانی و فضل یزدانی" (صفحہ ۵۸ مطبع فیض شاہ جہانپور) میں فرماتے ہیں کہ:-

"ایک شب حضرت عالی اس نیاز مند سے اپنے بعض واردات اور معاملات بیان فرماتے تھے ان میں ایک یہ ارشاد ہوا کہ ایک مرتبہ حضرت علی ؓ فرمانے لگے کہ ہمارے گھر میں جاؤ مجھے

جاتے ہوئے شرم آئی اس لئے تامل کیا حضرت نے مکرر فرمایا کہ جاؤ ہم کہتے ہیں میں گیا اندر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف رکھتی تھیں آپ نے سینہ مبارک بالکل کھول کر مجھے سینہ سے لگالیا اور بہت پیار کیا"۔ (درویش پریس دہلی کے صفحہ ۵۰ پر یہی عبارت ہے)

پس نہ یہ بزرگ اپنے خوابوں کی بناء پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی توہین کے مرتکب ہوئے ہیں، اور نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کشف سے کسی قسم کی توہین لازم آتی ہے۔ کیونکہ کشف ہمیشہ تعبیر طلب ہوتے ہیں جیسا قرآن کریم میں حضرت یوسف سورج، چاند اور گیارہ ستارے دیکھنا کہ وہ حضرت یوسفؑ کو سجدہ کر رہے ہیں۔ ظاہر پرست تو اس پر بھی اعتراض کرسکتا ہے لیکن تعبیر پر کوئی اعتراض نہیں۔

**اعتراض :- حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کو "ذریتہ البغایا" کہا ہے۔**

**جواب :-** "کل مسلم یقبلنی و یصدق دعوتی الا ذریۃ البغایا"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۷، ۵۴۸ مطبوعہ ریاض ہند)

یہی لفظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اور جگہ پر بیان فرمایا اور اس کا ترجمہ بھی خود فرمایا۔

اذیتنی خبثا فلست بصادق
ان لم تمت بالخزی یا ابن بغاء

(انجام آتھم صفحہ ۲۸۲)

یعنی خباثت سے تو نے مجھے ایذاء دی ہے پس اگر اب تو رسوائی سے ہلاک نہ ہوا تو میں اپنے دعویٰ میں سچا نہ ٹھہروں گا۔ "اے سرکش انسان" (الحکم جلد ۱۱ نمبر ۷ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۱)

ذریتہ البغایا کے الفاظ انہی معنوں میں حضرت امام ابو جعفر علیہ السلام نے بھی استعمال فرمائے ہیں چنانچہ ابو حمزہ سے مروی ہے:۔

"عن ابی جعفر علیہ السلام قال قلت لہ ان بعض اصحابنا یفترون ویقذفون من خالفھم۔ فقال الکف عنھم اجمل ثم قال واللہ یا ابا حمزۃ ان الناس کلھم اولاد البغایا۔ ما خلا شیعتنا" (فروع کافی جلد ۳ کتاب الروضہ مطبوعہ نو لکشور صفحہ ۱۳۵)

"میں نے امام باقر علیہ السلام سے کہا کہ بعض لوگ اپنے مخالفین پر افتراء باندھتے ہیں اور بہتان لگاتے ہیں آپ نے فرمایا۔ ایسے لوگوں سے بچ کر رہنا اچھا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اے ابو حمزہ خدا کی قسم ہمارے گروہ کے علاوہ باقی تمام لوگ اولاد بغایا ہیں (یعنی دشمنان اہل بیت سرکش

ہیں)"

اسکی وضاحت اخبار مجاہد لاہور ۳- مارچ ۱۹۳۶ء یوں بیان کرتا ہے- "ولد البغایا- ابن الحرام- ولد الحرام- ابن الحلال- بنت الحلال وغیرہ یہ سب عرب کا اور ساری دنیا کا محاورہ ہے- جو شخص نیکو کاری کو ترک کرکے بدکاری کی طرف جاتا ہے اسکو باوجودیکہ اسکے حسب ونسب درست ہو صرف اعمال کی وجہ سے ابن الحرام- ولد الحرام کہتے ہیں- اندریں حالات امام علیہ السلام کا اپنے مخالفین کو اولاد بغایا کہنا بجا اور درست ہے-

اخبار مجاہد لاہور ۳- مارچ ۱۹۳۹ء

## لغت کے اعتبار سے ذریّتہ البغایا کا مفہوم

1- "البغیة فی الولد نقیض الرشد و یقال هو ابن بغیة" (تاج العروس جلد ۱۰ صفحہ ۴۰)

یعنی کسی کو ابن بغیہ کہنا سے مراد یہ ہے کہ وہ ہدایت سے دور ہے- روحانیت سے عاری ہے کیونکہ یہ رشد کی نقیض ہے-

2- "مقدمة الجیش" (تکون قبل ورود الجیش) (تاج العروس جلد ۱۰ صفحہ ۴۰) ہر اول دستہ

یعنی ایسے لوگ جو اپنے آپ کو پیشوا سمجھتے ہیں- یعنی مولوی لوگ (۳) اسی طرح نیزے کی انی بھی مراد ہے- یعنی ایسے مخالفین جو لیڈر ہیں اور مخالفت میں پیش پیش ہیں- اس طرف آنحضور ﷺ نے ایک حدیث میں اشارہ فرمایا ہے-

"علماء هم شر من تحت ادیم السماء"

(مشکوۃ جلد اکتاب العلم الفصل الثالث صفحہ ۷۸ مطبع احمدی لاہور)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو یہ سمجھتے ہیں کہ ابھی ان میں نیک فطرت لوگ موجود ہیں- اس لئے سارے لوگ کس طرح مراد ہو سکتے ہیں- آپ فرماتے ہیں:- "ہر ایک جو سعید ہوگا وہ مجھ سے محبت کرے گا اور میری طرف کھینچا جائے گا"- (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۷۴)

"سو ہماری اس کتاب اور دوسری کتابوں میں کوئی لفظ یا کوئی اشارہ ایسے معزز لوگوں کی طرف نہیں ہے جو بدزبانی اور کمینگی کے طریق اختیار نہیں کرتے" پھر فرماتے ہیں:- (ایام الصلح ٹائیٹل پیج صفحہ ۲)

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

زیر بحث عربی عبارت آئینہ کمالات اسلام سے ہے اور خود حضور نے اس کا ترجمہ بھی بیان فرمایا ہے- چنانچہ ذریتہ البغایا کی تشریح میں بیان فرمایا- "الذین طبع الله علی قلوبهم" یعنی ذریتہ البغایا کے وہ لوگ مراد ہیں جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر کردی ہے اور حق کو قبول نہ کرنے اور مخالفت میں حد سے زیادہ بڑھ جانے والے باغی، سرکش لوگ نہ کہ کنچنیوں کی

اولاد۔

## اعتراض

حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب انجام آتھم سے یہ حوالہ "آپ کا (یعنی حضرت عیسیٰ کا) خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا"۔ درج کر کے آپ پر توہین مسیح علیہ السلام کے مرتکب ہونے کا الزام لگایا ہے۔

## الزامی جواب

1 "هذا ما كتبنا من الاناجيل على سبيل الالزام وانا نكرم المسيح ونعلم انه كان تقيا ومن الانبياء الكرام" (البلاغ صفحہ ۷۹ از حضرت مسیح موعود)

یعنی ہم نے یہ سب باتیں از روئے اناجیل بطور الزام خصم لکھی ہیں ورنہ ہم تو مسیحؑ کی عزت کرتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ وہ پارسا اور برگزیدہ نبیوں میں سے تھے۔

2- "ہمیں پادریوں کے یسوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی۔ انہوں نے ناحق ہمارے نبی ﷺ کو گالیاں دیکر ہمیں آمادہ کیا کہ ان کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کریں"۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۸)

3- ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان مقدس کا بہرحال لحاظ ہے...... سخت الفاظ کے عوض میں ایک فرضی مسیح کا بالمقابل ذکر کیا گیا ہے۔ اور وہ بھی سخت مجبوری سے"۔ (مکتوبات احمد جلد ۳ صفحہ ۱۴)

4- "عیسائی لوگ درحقیقت ہمارے اس عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتے جو اپنے تئیں صرف بندہ اور نبی کہتے تھے...... بلکہ ایک شخص یسوع کو مانتے ہیں...... اور کہتے ہیں اس شخص نے خدائی کا دعویٰ کیا...... پڑھنے والوں کو چاہئے کہ ہمارے بعض سخت الفاظ کا مصداق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ سمجھ لیں بلکہ وہ کلمات یسوع کے متعلق لکھے گئے ہیں جس کا قرآن و حدیث میں نام ونشان نہیں"

(آریہ دھرم ٹائیٹل پیج آخر)

5- "ہم نے اپنے کلام میں ہر جگہ عیسائیوں کا فرضی مسیح مراد لیا ہے اور خدا تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ عیسیٰ بن مریم جو نبی تھا جس کا ذکر قرآن میں ہے۔ وہ ہمارے درشت مخاطبات میں ہرگز مراد نہیں"۔

(تبلیغ رسالت جلد ۳ صفحہ ۶۴، ۶۵)

6- موسیٰ کے سلسلہ میں ابن مریم مسیح موعود تھا اور محمدی سلسلہ میں میں مسیح موعود ہوں۔ سو میں اس کی عزت کرتا ہوں جس کا ہم نام ہوں اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا بلکہ مسیح تو مسیح میں اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں"۔ (کشتی نوح صفحہ ۲۵۰)

سید آل حسن نے بھی عیسائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:-

7- "ذرا اپنے گریباں میں سر ڈال کر دیکھو کہ معاذ اللہ حضرت عیسیٰ کے نسبت مادری میں دو جگہ تم آپ ہی زنا ثابت کرتے ہو۔ (استفسار بحوالہ مقدمہ بہاولپور صفحہ ۳۴۴)

## پادری عماد الدین کا اقرار

"راحاب تو کسبی تھی اور تمر بھی حرام کار تھی بنت سبع بھی بدکار تھی اس نے داؤد سے زنا کیا" (انجیل متی کی تفسیر صفحہ ۷)

## بائیبل کا بیان

1- یہود نے حضرت مسیح علیہ السلام کی جن دادیوں، نانیوں کو (جو آپ کے نسب نامہ میں درج ہیں) زنا کار قرار دیا ہے۔ ان کا ذکر بائبل میں مختلف مقامات پر آیا ہے۔ مثلاً (ا) تمر کے ہاں اپنے خسر یہوداہ کے ساتھ مباشرت سے دو بیٹے (توام) زارح اور فارص پیدا ہوئے"۔ (پیدائش ۱۸، ۳۰-۲۸ : ۳۸)

2- "راحاب ایک کسبی عورت تھی جس کے ہاں جاسوس چھپے تھے"۔ (یشوع ۱ : ۲)

3- "بنت سبع العام کی بیٹی اور حتی اوریاہ کی بیوی تھی داؤد نے اس سے صحبت کی اور وہ حاملہ ہو گئی۔ اور پھر اس کے خاوند کو ایک جنگ میں مروا دیا اور اس کی بیوی کو اپنے گھر لے آیا"۔ (۲ سموئیل ۲۷-۴۵ : ۱۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیوں کے آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس پر پے در پے گندے حملوں اور گالیوں سے تنگ آکر الزامی جواب والا طریق اختیار کیا۔ اور ان کی ہی کتب سے ان کا چہرہ دکھایا آپ فرماتے ہیں:-

یہ طریق ہم نے چالیس برس تک پادری صاحبوں کی گالیاں سن کر اختیار کیا ہے۔ (نور القرآن نمبر ۲ صفحہ ۱۳)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیوں کو ان کا چہرہ ان کے آئینے میں دکھایا ہے اور نقل کفر کفر نہ باشد۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم        نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم        و علی عبدہ المسیح الموعود

# عیسائیت

| مضمون | حوالہ |
| --- | --- |
| **واقعات صلیب اور بائیبل** | |
| 1- مصلوب لعنتی ہوا کرتا ہے۔ | 1- استثناء ۲۱:۲۲-۲۳<br>2- گلتیوں ۳:۱۳ |
| 2- مسیح کو مصلوب ہونا پسند نہ تھا۔ اس لئے وہ یہودیہ جانا نہ چاہتا تھا | یوحنا ۷:۱ |
| 3- (i) مسیح کو واقعہ صلیب کے بارے پہلے سے خدا نے اطلاع دے دی تھی۔ | ۱- مرقس ۱۴:۴۱<br>۲- یوحنا ۱۳:۱ |
| ii اسی لئے نشان مانگنے والوں کو یوناہ کا نشان دیکھانے کا ذکر کیا۔ | متی ۱۲:۳۹-۴۰ ۱۶:۴ |
| iii واقعہ صلیب سے ایک رات قبل مشہور معروف طبیب کو بلا کر دوا بنانے کا کہا۔ | یوحنا ۱۹:۳۹ |
| iv- چنانچہ نکودیمس حضرت مسیح کی ہدایت کے مطابق مرہمی دوائی تیار کر کے لایا۔ | یوحنا ۱۹:۴۰ |
| 4- واقعہ صلیب سے بچنے کے لئے مسیح نے خود دعا کی۔ | ۱- متی ۲۶:۳۸- یوحنا ۱۲:۲۷-۲۸<br>۲- مرقس ۱۴:۳۵-۳۶<br>۳- لوقا ۲۲:۴۲ |
| شاگردوں کو بھی حکم دیا کہ میرے لئے دعا کرو۔ | ۱- متی ۲۶:۳۶<br>۲- مرقس ۱۴:۳۲-۳۳<br>۳- لوقا ۲۲:۴۰ |
| 5- کیونکہ مسیح جانتا تھا کہ | |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| یعقوب ۱۷-۱۵ :۵ | "دعا ایمان کے ساتھ ہو تو قبول ہوتی ہے۔ |
| امثال ۲۹ :۱۵ | ii خداوند شریروں سے دور اور صادقوں کی سنتا ہے۔ |
| زبور ۴۰-۳۶ :۳۷ | iii صادق کو خدا نجات دیتا ہے۔ |
| زبور ۷-۶ :۱۷ | iv خدا توکل کرنے والوں کو مخالفوں سے بچاتا ہے۔ |
| یوحنا ۳۱ :۹ | v- خدا گنہگار کی دعا نہیں سنتا نیک کی ضرور سنتا ہے۔ |
| زبور ۱۹-۱۵ :۵۰ | vi خدا کا وعدہ ہے تو مصیبت میں مجھے پکار میں تیری سنو گا اور تجھے بچاؤں گا۔ |
| متی ۷ :۷ | vii مسیح خود لوگوں کو ہدایت دیتے رہے کہ مانگو تو دیا جائے گا۔ |
| عبرانیوں ۷ :۵ | 6- چنانچہ خدا ترسی کے باعث اس کی دعا سنی گئی |
| لوقا ۴۳ :۲۲ | 7- مسیح نے آسمان سے فرشتے کو اترتے دیکھا جس نے آکر مسیح کو تسلی دی۔ |
| یوحنا ۳۰-۲۸ :۱۲ | |
| متی ۲۰-۱۳ :۲ | 8- (i) خدا تعالیٰ بھی مسیح کا خون بہانا نہیں چاہتا تھا۔ اس لئے مسیح کو بچپن میں مصر میں لے جانے کی تلقین کی گئی۔ |
| متی ۱۹ :۲۷ | ii گرفتاری کی رات پیلاطوس کی بیوی کو انذاری خواب آئی۔ |
| 1- یوحنا ۱۲ :۱۹<br>2- متی ۱۸-۱۷ :۲۷<br>3- مرقس ۱۰-۹ :۱۵ | iv کرسی عدالت پر پیلاطوس نے بیوی کا پیغام سن کر مسیح کو چھوڑنے کی کوشش کی۔ |
| 1- مرقس ۲۲ :۲۳<br>2- لوقا ۱۴ :۱۵ | v پیلاطوس نے پوچھا کہ اس میں کیا برائی ہے۔ |
| 1- لوقا ۲۰-۱۴ :۲۳<br>2- یوحنا ۳۹-۳۸ :۱۸<br>3- یوحنا ۴ :۱۹ | vi چھوڑنے کے ارادہ سے کہا میں اس میں کوئی جرم نہیں پاتا۔ |
| متی ۲۴-۱۷ :۲۷ | vii جب یہودی نہ مانے تو پیلاطوس نے بریت کے اظہار کے لئے اپنے ہاتھ دھوئے۔ |
| 1- مرقس ۳۵ :۱۵<br>2- متی ۴۴ :۲۷ | 9- ساتھ صلیب پر چڑھنے والے ڈاکوؤں نے طعن کیا۔ |

| مضمون | حوالہ |
| --- | --- |
| 10- لوگوں نے طعن کے طور پر کہا سچا ہے تو نیچے اتر آ ہم ایمان لے آئیں۔ | ۱- متی ۲۷: ۴۰<br>۲- مرقس ۱۵: ۳۲<br>۳- لوقا ۲۳: ۳۵ |
| 11- مسیح کو بے ہوش کرنے کے لئے شراب کے نام پر کوئی چیز دی گئی۔ | ۱- متی ۲۷: ۳۴، ۴۸<br>2- مرقس ۱۵: ۲۳<br>3- یوحنا ۱۹: ۲۹-۳۰ |
| 12- مسیح نے درد بھری آواز میں دعا کی۔ ایلی ایلی لما سبقتنی | متی ۲۷: ۴۶ |
| 13- پیلاطوس سے جب لاش مانگی گئی تو اس نے تعجب کیا اور تصدیق چاہی کہ فی الواقعہ مسیح مرگیا ہے۔ | مرقس ۱۵: ۴۴-۴۵ |
| 14- مسیح صلیب پر صرف ۳ گھنٹے رہا | متی ۲۷: ۴۶<br>یوحنا ۱۹: ۱۴ |
| ii- مسیح صلیب پر صرف ۶ گھنٹے رہا | مرقس ۱۵: ۲۵ |
| 15- پیشگوئی کے مطابق مسیح کی ٹانگیں نہ توڑی گئیں۔ | زبور ۳۴: ۱۵-۲۲<br>یوحنا ۱۹: ۳۳ |
| زلزلہ اور آندھی آئی | متی ۲۷: ۵۱-۵۲ |
| 16- برچھی چبھونے پر پانی اور خون فی الفور بہہ نکلا | یوحنا ۱۹: ۳۴-۳۵ |
| 17- پروگرام کے مطابق خلاف قانون پیلاطوس نے یوسف ارمتیا کو مسیح کو لے جانے دیا۔ | متی ۲۷: ۵۸<br>مرقس ۱۵: ۴۳<br>لوقا ۲۳: ۵۲<br>یوحنا ۱۹: ۳۸ |
| 18- پروگرام کے مطابق نکودیمس ۱۰۰ پونڈ وزنی مرہم تیار کر کے لایا جو مسیح کے بدن پر لیپ کی گئی اور مسیح کو کھلی کمرہ نما زیر زمین جگہ پر رکھا گیا۔ | یوحنا ۱۹: ۴۰-۴۲ |
| 19- خدا تعالیٰ نے پہلے یہ خبر دے رکھی تھی کہ مسیح صلیب سے بچایا جائے گا۔ | زبور ۲۲: ۱-۲۴<br>زبور ۳۰: ۱-۱۲<br>زبور ۲۸: ۱-۹ |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| **واقعہ صلیب کے بعد** | |
| یہودیوں کو شک تھا کہ مسیح نہیں مرا۔ | متی ۲۷: ۶۳-۶۴ |
| 1- قبر پر موجود سپاہیوں کو پیسے دے کر ساتھ ملا یا گیا۔ | متی ۲۸: ۱۲ |
| 2- بعض لوگوں نے حفاظت کی غرض سے نگرانی کی ذمہ داری ادا کی۔ | لوقا ۲۴: ۴-۵؛ یوحنا ۲۰: ۱۲ |
| 3- یسوع مسیح شناخت سے بچنے کے لئے اپنا حلیہ تبدیل کرتے رہے۔ | لوقا ۲۱:۱۳ - ۳۱؛ یوحنا ۲۱: ۱-۷ |
| i حتی کہ محبوبہ تک نہ پہچان سکی۔ | یوحنا ۲۰: ۱۴؛ یوحنا ۲۱: ۱۶ |
| ii جب مسیح خدا کی رہنمائی میں فلسطین سے نکلے تو نہ تو کوئی ان کو پہچان سکا نہ پیچھا کیا۔ | لوقا ۲۴: ۱۷-۳۱؛ (روایت حضرت ابو ہریرہؓ کنزل العمال جلد دوم) |
| 4- حواریوں سے چھپ کر ملاقات کرتے رہے۔ | لوقا ۲۴: ۳۶؛ یوحنا ۲۰: ۱۹ |
| 5- حواریوں کو یقین دہانی کرائی کہ میں وہی ہوں۔ | لوقا ۲۴: ۳۹ |
| i- ان کی تسلی کے لئے مچھلی کا قتلہ لے کر کھایا | لوقا ۲۴: ۴۲ |
| ii- مزید بتایا کہ روح کی ہڈی اور گوشت نہیں ہوتے۔ | لوقا ۲۴: ۳۹ |
| 6- بتایا کہ میں ابھی تک اپنے باپ کے پاس نہیں گیا۔ | یوحنا ۲۰: ۱۷ |
| 7- مریم مگدینی کو کہا زندہ کو مردوں میں کیوں تلاش کرتی ہو۔ | لوقا ۲۴: ۵ |
| 8- نہ وہ عالم ارواح میں چھوڑ گیا اور نہ جسم کے سڑنے کی نوبت آئی۔ | اعمال ۲: ۲۳-۲۴* |
| 9- ان باتوں سے اس نے ظاہر کر دیا کہ وہ کس قسم کی موت سے جلال ظاہر کرے گا۔ | یوحنا ۲۱: ۱۹ |
| 10- واقعہ صلیب کے بعد گلیل کو روانگی | متی ۲۸: ۱۰ |
| تاکہ خدا کے پراگندہ فرزندوں کو جمع کر کے ایک کر دے | 1- یوحنا ۱۱:۵۲؛ 2- یسعیاہ ۵۶:۸ |

| مضمون | حوالہ |
| --- | --- |
|  | 3-یوحنا ۱۷:۲۰ |
|  | 4-۱-پطرس ۲:۲۵ |
| پولوس کو بھی مسیح کی طرح مردہ سمجھا گیا مگر وہ زندہ تھا۔ | اعمال ۱۴: ۱۹-۲۰ |
| 11- مسیح نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ میری اور بھی بھیڑیں جو اس بھیڑ خانہ کی نہیں۔ | یوحنا ۱۰: ۱۶ |
| 12- مسیح کو اور ان کی والدہ کو فلسطین چھوڑنا پڑا اور مختلف ملکوں سے ہوتے ہوئے ایک دور کی سرزمین کی طرف سفر اختیار کرنا پڑا۔ | تفسیر ابن جزیر جلد ۳ صفحہ ۱۹۷ بحوالہ حضرت مسیح کشمیر میں فوت ہوئے۔ (انڈریاس فابر قیصر) |
| اگر مسیح صلیب پر مرجاتے تو ان کی صداقت مشتبہ ہو جاتی کیونکہ خدا کا فیصلہ ہے۔ |  |
| 1- جھوٹا نبی قتل کیا جائے۔ | استثناء ۱۸: ۱۹-۲۰ |
| 2- جھوٹے نبی تلوار اور کال سے ہلاک ہوں گے۔ | یرمیاہ ۱۴: ۱۵ |
| 3- میرا ہاتھ جھوٹے نبی کے خلاف چلے گا۔ | حزقیل ۱۳: ۹ |
| i- مسیح کو معلون ثابت کرنے میں یہودیوں کامیاب ہو جاتے۔ | استثناء ۲۱: ۲۲-۲۳ |
| ii- حالانکہ مسیح کو کوئی معلون نہیں کہتا۔ | ۱-اکرنتھوں ۳ :۲۱ |
| iii- خدا کا یہ وعدہ کہ وہ نیکوں کی دعا کو قبول کرتا ہے اور انہیں مصیبت سے بچاتا ہے جھوٹا ثابت ہوتا۔ | ۱-امثال ۱۵: ۲۹ |
|  | ۲-یعقوب ۵: ۱۵-۱۷ |
|  | ۳-زبور ۳۷: ۳۶-۴۰ |
|  | ۴-زبور ۵۰: ۱۵-۱۹، |
|  | زبور ۳۴: ۱۵-۲۲ |
|  | ۵-یوحنا ۹: ۳۱ |
| 13- یوناہ نبی کے نشان کا جو وعدہ مسیح نے کیا جھوٹا ثابت ہوتا۔ کیونکہ | متی ۱۲: ۳۹-۴۰ |
| 1- یوناہ نبی سمندر میں پڑ کر باوجود موت کے تمام اسباب کے زندہ رہا | یوناہ ۱: ۱۷ |
| 2- مچھلی کے پیٹ میں موت کے تمام اسباب مکمل ہونے کے باوجود زندہ رہا۔ | یوناہ ۲: ۱-۲ |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| 3- خدا نے یوناہ نبی کی دعا کو سن کر مچھلی کے پیٹ سے زندہ نکال دیا- | یوناہ ۲:۱۰ |
| 4- یوناہ نبی کی قوم ان پر ایمان لائی- | یوناہ ۳:۵ |
| 5- یہی بات مسیح نے کہی کہ میری اور بھیڑیں ہیں جو میری آواز سنیں گی- | یوحنا ۱۰:۱۶ |
| 5 - اگر مسیح قربانی دینے کی غرض آیا تھا تو قربانی دینے سے کیوں کتراتا رہا- | یوحنا ۷:۱-۲ |
| i گرفتار کرانے والے حواری یہودہ اسکریوطی سے نفرت کا اظہار کیوں؟ اور اسے شیطان کیوں کہا گیا- | یوحنا ۶:۷۰ |

## کفارہ کی حقیقت

### کیا آدم نے گناہ کیا؟

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| 1- گناہ یہ ہے کہ انسان اچھے اور برے کی صلاحیت رکھنے کے باوجود عمداً برا کام کرے جبکہ | |
| 2- آدم اور حوا میں اچھے اور برے کی صلاحیت ہی نہ تھی- | پیدائش ۲:۱۷<br>پیدائش ۳:۳ |
| 3- پھل نافرمانی کی غرض سے نہ کھایا بلکہ سانپ نے بہکایا- | پیدائش ۳:۴<br>پیدائش ۳:۶ |
| 4- خدا نے سانپ کو تو سزا دی مگر | پیدائش ۳:۱۴-۱۷ |
| 5- آدم حوا کو پہننے کو لباس مہیا کیا | پیدائش ۳:۲۱ |
| 6- پھل کھا کر آدم کو نیک بد کی تمیز حاصل ہوئی- (سزا نہ دی گئی) | پیدائش ۳:۲۲ |
| 7- آدم اور حوا کو نیک وبد کی تمیز میں خدا کی مانند ہونے میں مزید ترقی کے امکان کی وجہ سے نکالا گیا تاکہ ہمیشہ کی زندگی نہ پائیں- | پیدائش ۲:۲۳<br>پیدائش ۳:۲۳ |
| 8- آدم جنت میں ہمیشہ رہنے کے لئے پیدا نہ ہوا تھا بلکہ زمین میں پھلنے پھولنے کے لئے پیدا ہوا- | پیدائش ۱:۲۸<br>پیدائش ۲:۱۵ |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| 9- جنت میں آدم و حوا مثل بچہ کے تھے جب نیک و بد کی تمیز کے قابل ہوئے تو منصوبہ بندی کے تحت انہیں زمین میں بھیج دیا گیا' نہ کہ سزا کے طور پر | پیدائش ۱: ۲۶ |
| **کیا آدم کی اولاد میں گناہ آیا** | |
| 1- جب آدم نے گناہ کیا ہی نہیں تو گناہ کہاں سے آگیا۔ | |
| 2- آدم کو فرمایا پہلا بچہ (نر و مادہ) پاک ہے۔ | خروج ۱۳: ۱-۲ |
| 3- حضرت عیسیٰ کو اسی قانون کے تحت گرجا میں لایا گیا۔ | لوقا ۲: ۲۳ |
| 4- حضرت عیسیٰ بھی بچوں کو پاک سمجھتے تھے۔ اس لئے | مرقس ۱۰: ۱۴-۱۵ |
| 5- حضرت عیسیٰ نے حواریوں کو بچہ بننے کا حکم دیا۔ | مرقس ۱۰: ۱۴-۱۵ |
| 6- بائیبل میں مسیح سے قبل نیک اور پاک لوگوں کا ذکر موجود ہے۔ جو بتا رہا ہے کہ نیک بننے کے لئے انہیں مسیح کے خون کی ضرورت نہ تھی۔ اگر اس وقت نہیں تو اب کیوں؟ | |
| **کیا مسیح خود پاک تھا کہ کفارہ دے سکے** | |
| 1- جو عورت سے پیدا ہو وہ کیونکر پاک ٹھہرا۔ | ایوب ۲۴: ۴، ۱۵: ۱۴ |
| 2- مسیح نے پاک ہونے کے لئے بپتسمہ لیا۔ | متی ۳: ۱۵ |
| 3- بپتسمہ لینے کے بعد مسیح پر روح القدس نازل ہوا۔ | متی ۳: ۱۶ |
| 4- جبکہ یوحنا پیٹ میں ہی روح القدس سے بھر گیا۔ | لوقا ۱: ۱۵ |
| 5- اسی لئے مسیح نے یوحنا کو سب سے بڑا قرار دیا۔ | متی ۱۱: ۱۱ |
| 6- مسیح نے اپنے نیک ہونے کی خود نفی کر دی۔ | مرقس ۱۰: ۱۸ |
| 7- پہلے عورت نے کھایا اور اپنے خاوند کو بھی دیا۔ | پیدائش ۳: ۶ |
| 8- عورت کو سزا دی کہ درد زہ سے بچہ جنے گی۔ | پیدائش ۳: ۱۶ |
| 9- مرد کو سزا دی کہ خون پسینے کی محنت سے روٹی کمائے گا۔ کفارہ کے بعد یہ سزا باقی ہے۔ کیوں؟ بانجھ کے بارے کیا خیال ہے؟ | پیدائش ۳: ۱۹ |
| 10- کفارہ کا تصور پہلے موجود نہ تھا بلکہ خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے۔ | |
| 1- میں قربانی نہیں رحم پسند کرتا ہوں۔ | ۱- ہوسیع ۶: ۶ |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| | ۲- متی ۹: ۱۳ |
| | ۳- متی ۱۲: ۷ |
| 2- بدکار بھی توبہ کرکے معافی حاصل کر سکتے ہیں۔ | ۱- یسعیاہ ۵۵: ۷ |
| | ۲- حزقیل ۱۸: ۲۸ |
| 3- اگر شریر شرارت سے باز آئے تو زندہ رہے گا۔ | حزقیل ۱۸: ۲۷ |
| 4- گناہ سے باز آئے تو زندہ رہے۔ | حزقیل ۱۸: ۵-۲۱ |
| 5- خدا نے معافی کی درخواست پر معاف کر دیا۔ | گنتی ۱۴: ۱۹-۲۰ |
| 6- عاجزی سے دعا کرنے پر معافی اعلان | ۲ تواریخ ۷: ۱۴ |
| 7- جو جان گناہ کرتی ہے وہی مرتی ہے۔ | حزقیل ۱۸: ۲۷ |
| | حزقیل ۳۰: ۲۰-۲۱ |
| | یرمیاہ ۳۰: ۲۹-۳۰ |
| 8- ہر ایک اپنی ہی بدکاری سے مرے گا۔ | یرمیاہ ۳۱: ۳۰ |
| 9- بیٹا باپ کے گناہ کے عوض نہ مرے گا۔ | حزقیل ۱۸: ۱۴-۱۷-۲۰ |
| 10- بیٹا باپ کے بدلے اور باپ بیٹے کے بدلے نہ مارا جائے۔ | ۲ سلاطین ۱۴: ۶ |
| | استثناء ۲۴: ۱۶ |
| | ۲ تواریخ ۲۵: ۴ |
| 11- صرف خدا ہی بچانے والا اور نجات دینے والا ہے۔ | یسعیاہ ۴۳: ۱۱ |
| 12- اے اسرائیل کے خدا نجات دینے والے | یسعیاہ ۴۵: ۱۵ |
| 13- آدمی کی جان کا کفارہ اس کا مال ہے۔ | امثال ۱۳: ۸ |
| 14- صادق کا چراغ روشن رہے گا لیکن شریر کا دیا بجھا دیا جائے گا۔ | امثال ۱۳: ۹ |
| 15- شریر صادق کا فدیہ ہوگا۔ دغا باز راست باز کے بدلے دیا جائے گا۔ | امثال ۲۱: ۱۸ |

## مسیح کے خون کی گناہوں کی معافی کے لئے ضرورت نہیں۔

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| 1- تو اپنی باتوں کے سبب راست باز اور قصور وار ہوگا۔ | متی ۱۲: ۳۷ |

| مضمون | حوالہ |
| --- | --- |
| 2- توبہ کرو تا تمہارے گناہ مٹائے جائیں۔ | اعمال ۳: ۱۹ |
| | اعمال ۲: ۳۸ |
| 3- اگر جنت میں جانا چاہتا ہے تو یہ عمل کر۔ | متی ۱۹: ۱۶-۲۲ |
| 4- اگر توبہ نہ کرو تو آسمانی بادشاہت میں داخل نہ ہوگے۔ | متی ۱۸: ۳ |
| 5- اگر گناہوں کا اقرار کریں تو خدا معاف کردے گا۔ | 1- یوحنا کا خط نمبر۱، ۱: ۹ |
| | 2- متی ۳: ۸-۹ |
| | 3- اعمال ۲: ۳۸ |
| | 4- اعمال ۱۳: ۲۴ |
| | 5- مرقس ۱: ۴ |
| | 6- لوقا ۳: ۲ |
| 6- لوگوں کے گناہ معاف کرو خدا تمہارے گناہ معاف کرے گا۔ | متی ۶: ۱۴ |
| 7- اگر توبہ نہ کروگے تو سب ہلاک ہو جاؤ گے۔ | لوقا ۱۳: ۳-۴ |
| 8- اعمال سے انسان راستباز ٹھہرتا ہے | یعقوب کا خط ۲: ۲۴ |
| i- ابن آدم کو گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے۔ (تو پھر قربانی دینے کی کیا ضرورت تھی) | متی ۹: ۶ |
| ii- حواریوں کو بھی گناہ معاف کرنے کا اختیار دیا۔ | یوحنا ۲۰: ۱۸-۲۰ |
| iii میرا جسم کچھ نہیں بلکہ تعلیم ہے جو بچا سکتی ہے۔ | یوحنا ۶: ۶۳ |
| iv پطرس کو حکم دیا ستر بار گناہ معاف کرو | متی ۱۸: ۲۱-۲۲ |
| **کفارہ پر ایمان کا نتیجہ** | |
| 1- سننے میں آیا ہے کہ حرامکاری بڑھ گئی ہے۔ | ۱- کرنتھیوں ۵: ۱ |
| 2- میں صاف کہہ دوں گا میری تم سے کبھی واقفیت نہ تھی | متی ۷: ۲۲ |
| **کفارہ کے عقیدہ پر تبصرہ** | |
| 1- (ا) خدا نے آدم کو پاک پیدا کرکے زمین کو پاک لوگوں سے بھرنے کا ارادہ کیا تو سانپ نے آدم کو گناہ گار بنا کر خدائی منصوبہ ناکام بنا دیا جس کا خدا کو غم پہنچا۔ کیا ایسا خدا قادر مطلق خدا ہو سکتا ہے؟ | پیدائش ۶: ۶ |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| | 2- اگر خدا عادل ہونے کی وجہ سے گناہ معاف نہیں کر سکتا تو یہ حل شروع میں کیوں نہ سوچا- کیونکہ ہزارہا سال لوگوں کو گناہ گار مرتے دیکھتا رہا- سانپ کو لعنتی قرار دینے کے علاوہ کچھ نہ کر سکا- اس صورت میں یہودی' یہودہ اور پیلاطوس انعام کے مستحق ہیں جنہوں نے خدائی عدل میں مدد دی- |
| | یہ بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ باقی لوگ تو گناہ کی وجہ سے ہمیشہ کی موت مر گئے مگر خدا نے اپنے بیٹے کو تیسرے دن ہی زندہ کر کے کونسا عدل کا تقاضا پورا کیا- یہ عارضی موت مستقل موت کا بدل کس طرح ہو سکتی ہے- |
| | اگر خدا اپنے بیٹے کو ہمیشہ کے لئے مار کر حقیقی قربانی نہیں کرنا چاہتا تھا تو یہ ڈرامہ ہی کیوں کیا؟ حقیقت یہ ہے کہ کوئی قربانی نہیں ہوئی یہی وجہ ہے کہ عیسائی آج بھی کفارہ پر ایمان کے باوجود سزا بھگت رہے ہیں- |
| | **آنحضرت ﷺ کے بارے بائبل کی پیشگوئیاں** |
| استثناء ۱۸: ۱۸ | ا تیرے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا- |
| اعمال ۳: ۲۲ | |
| پیدائش ۱۶: ۱-۴ | بنی اسماعیل بنی اسرائیل کے بھائی ہیں- |
| پیدائش ۱۷: ۱-۸ | |
| پیدائش ۲۵: ۱۲-۱۹ | |
| سورہ المزمل: ۱۵ | ب انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا ......... |
| استثناء ۳۳: ۲ | 2- دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ فاران سے آیا |
| پیدائش ۲۱: ۲۰-۲۱ | 3- فاران مکہ میں ہے- |
| یسعیاہ ۲۱: ۱۳-۱۷ | 4- عرب کی بابت بار نبوت |
| حبقوق ۳: ۳-۶ | 5- قدوس فاران سے آیا |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| 6- قیدار اور سلع کے لوگ گیت گائیں | یسعیاہ ۴۲: ۱-۱۷ |
| | یسعیاہ ۳۵: ۲-۱۰ |
| 7- قیدار کی سب بھیڑیں جمع ہوں گی اور میں اپنے گھر کو جلال بخشوں گا۔ | یسعیاہ ۶۰: ۷-۸ |
| ب۔قیدار حضرت اسماعیل کے بیٹے کا نام تھا۔ | |
| 8- مبارک وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے۔ | زبور ۱۱۸: ۲۰-۲۶ |
| | میکاہ ۵: ۲ |
| | متی ۲۳: ۳۹ |
| ایک بچہ ہوگا جس کا نام عجیب ہوگا ....... حکومت کی ذمہ داری اس کے کندھے پر | یسعیاہ ۹: ۶-۸ |
| مسیح کی بعثت کے وقت یہودی ایلیاء، مسیح اور وہ نبی کے منتظر تھے۔ | یوحنا ۱: ۱۹-۲۲ |
| مسیح نے وضاحت کردی کہ ایلیا یوحنا کے وجود میں آچکا ہے۔ | متی ۱۱: ۱۵ |
| | متی ۱۷: ۱۰-۱۳ |
| مجھے بہت سی باتیں کرنی ہیں ..... جب روح حق آئے گا تو سب کچھ بتائے گا۔ | یوحنا ۱۶: ۷-۱۳ |
| دوسرے مددگار کے لئے درخواست کروں گا۔ | یوحنا ۱۴: ۱۶ |
| دنیا کا سردار آتا ہے۔ | یوحنا ۱۴: ۳۰ |
| باپ میرے نام سے بھیجے گا | یوحنا ۱۴: ۲۵-۲۶ |
| | یوحنا ۱۵: ۲۷ |
| جب کامل آئے گا تو ناقص جاتا رہے گا۔ | ۱۔ اکرنتھوں ۱۳: ۱۰ |
| میں نہیں پڑھ سکتا | یسعیاہ ۲۹: ۱۱-۱۲ |
| باغ کے ٹھیکہ کی مثال کہ آخر پر باغ کا مالک خود آئے گا | ۱- متی ۲۱: ۳۳-۴۷ |
| | ۲- لوقس ۱۲: ۱-۱۱ |
| | ۳- لوقا ۲۰: ۹-۱۸ |
| مسیح دوبارہ نہیں آسکتا جب تک وہ نبی نہ آئے۔ | اعمال ۲۱: ۱۷-۲۲ |
| میرا جانا بہتر ہے جاؤں گا تو اسے بھیج دوں گا۔ | یوحنا ۱۶: ۷-۱۳ |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| واقعہ پینتیکوس میں روح القدس کا ظہور مصداق نہیں بن سکتا۔ | یوحنا نمبر۱، ۱-۳ : ۴ |
| مسیح نے تو خود اپنے حواریوں کو فرمایا "روح القدس لو" | یوحنا ۲۲ : ۲۰ |
| **مسیح کی بعثت کی غرض** | |
| یہ اعلان کرتا تھا کہ | |
| 1- خدا کی بادشاہت قریب آگئی ہے۔ | متی ۱۷ : ۴ |
| 2- مجھے اور شہروں میں خوشخبری دینی ہے اسی غرض کے لئے بھیجا گیا ہوں | لوقا ۴۳ : ۴ |
| 3- یسوع نے منادی کہ بادشاہی قریب آگئی ہے۔ | مرقس ۱۵ : ۱ |
| 4- حواریوں کو حکم دیا کہ منادی کرو کہ بادشاہی قریب آگئی ہے۔ | ۱- متی ۶ : ۱۰<br>۲- لوقا ۹-۱۲ : ۱۰ |
| 5- اور شہروں میں جاکر منادی کریں اسی لئے نکلا ہوں۔ | مرقس ۳۸-۳۹ : ۱ |
| 6- دعا سکھلائی کہ "تیری بادشاہی آئے" | متی ۱۰ : ۶ |
| 7- ابن آدم کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا ہے۔ | لوقا ۱۰ : ۱۹ |
| سفید گھوڑے پر سوار کو کھلے آسمان سے آتے دیکھا۔ | مکاشفہ ۱۱-۱۶ : ۱۹<br>دانیال ۴۴ : ۲، ۱۳-۱۴ : ۷،<br>۲۷ - ۲۴ : ۹<br>مکاشفہ ۶-۱۰ : ۱۴، ۱-۵ : ۵،<br>یسعیاہ ۱-۱۰ : ۱۱، یسعیاہ ۱-۱۳ : ۴۲<br>یسعیاہ ۱-۱۳ : ۱۴، ملاکی ۱-۴ : ۳<br>زبور ۱-۱۶ : ۹۱<br>امثال ۱۰-۱۹ : ۵<br>زبور ۲۱-۲۵ : ۱۱۸<br>یرمیاہ ۱۵-۱۸ : ۵، ۳۱-۳۴ : ۳۱،<br>زبور ۹-۱۷ : ۵۷۲ |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| متی ۱۱: ۳ | آنے والا روح القدس سے بپتسمہ دے گا جبکہ مسیح نے خود بپتسمہ لیا۔ |
| | **بائیبل میں خدا کے بیٹے کا محاورہ** |
| | مسیح خدا کے حقیقی، سوتیلے، متبنی یا منہ بولے بیٹے میں سے کیا تھے۔ جبکہ حقیقی اور سوتیلا بیٹا خدا کی بیوی کا تقاضا کرتا ہے۔ متبنی کمزوری اور نعوذ باللہ فنا کو چاہتا ہے جو کہ ناممکن ہے۔ استعارہ اور منہ بولے بیٹے کی مثالوں کا بائیبل میں ذکر موجود ہے۔ مثلاً |
| زبور ۷: ۲ | 1- تو میرا بیٹا ہے آج مجھ سے پیدا ہوا ہے۔ |
| مکاشفہ ۷ :۲۱ | 2- میں اس کا خدا اور وہ میرا بیٹا ہوگا۔ |
| خروج ۲۲: ۴ | 3- یعقوب میرا پہلا بیٹا ہے۔ |
| یرمیاہ ۹ :۳۱ | 4- میں خدا اسرائیل کا باپ ہوں۔ |
| لوقا ۳۸ : ۳ | 5- آدم خدا کا بیٹا تھا۔ |
| پیدائش ۲ :۶ | 6- خدا کے بیٹوں نے آدمیوں کی بیٹیوں کو دیکھا۔ |
| ایوب ۷ :۳۸ | 7- خدا کے سب بیٹے خوشی سے للکارتے تھے۔ |
| رومیوں ۱۶-۱۴ :۸ | 8- ہم خدا کے بیٹے ہیں جو خدا سے ہدایت پاتے ہیں۔ |
| لوقا ۳۵ :۶ | 9- تم خدا کے بیٹے ٹھہرو گے۔ |
| متی ۹،۴۵ :۵ | 10- جو صلح کراتے ہیں وہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے۔ |
| زبور ۵ :۶۸ | 11- یتیموں کا باپ خدا ہے۔ |
| ۱- مرقس ۲۵ :۱۱<br>۲- متی ۱۴ :۶ | 12- اگر بخشو گے تو آسمانی باپ تمہیں بخشے گا۔ |
| رومیوں ۱۴ :۸ | 13- جنہوں نے خدا کی روح سے ہدایت پائی خدا کے بیٹے ہیں۔ |
| ۲- کرنتھیوں ۱۸-۱۷ :۶ | 14- ناپاک چیزوں کو نہ چھوڑو تو میں تمہارا باپ اور تم میرے بیٹے ہو گے۔ |
| یوحنا کا خط نمبر ۱، ۱۰-۹ :۳ | 15- خدا کے فرزند گناہ نہیں کرتے |
| یوحنا ۱۳-۱۲ :۱ | 16- اس نے انہیں خدا کا فرزند ہونے کا حق بخشا۔ |

| مضمون | حوالہ |
| --- | --- |
| 17- وہ پکارے گا تو میرا باپ ہے۔ | 1- زبور ۷ : ۲<br>2- زبور ۲۶: ۸۹ |
| 18- جو میرا گھر بنائے گا وہ میرا بیٹا ہوگا۔ | ا تواریخ ۱۰: ۲۲ |
| 19- جو یسوع مسیح پر ایمان لاتا ہے وہ خدا کا بیٹا ہے۔ | یوحنا نمبر ا، ۱-۲: ۵ |
| 20- تمہارا آسمانی باپ۔ | متی ۴۸: ۵<br>متی ۱: ۶ |
| 21- سچے پرستار اپنے باپ کی پرستش روح سے کریں | یوحنا ۲۳: ۴ |
| 22- جو خدا کے حکموں پر عمل کرتے ہیں وہ خدا کے بیٹے ہیں۔ | یوحنا ۴۴-۳۸: ۸ |
| 23- تم سب خدا ہو۔ | یوحنا ۳۶-۳۴: ۱۰ |
| 24- اے موسیٰ تو خدا ہوگا۔ | خروج ۱۶: ۴، ۲-۱: ۸۲ |

## یسوع کے علاوہ نیک لوگ

| مضمون | حوالہ |
| --- | --- |
| 1- نوح خدا کے ساتھ چلتا تھا۔ | پیدائش ۲۴: ۵ |
| 2- یوسف میں خدا کی روح تھی۔ | پیدائش ۳۸: ۴۱ |
| 3- بضلی ایل بن اوری روح اللہ سے معمور تھا | 1- خروج ۳۱: ۳۵<br>2- گنتی ۱۸: ۲۷ |
| 4- یشوع بن نون حکمت کی روح سے بھرا ہوا تھا۔ | استثناء ۹: ۳۴ |
| 5- داؤد کو خدا نے چن لیا | ا- سلاطین ۳۴: ۱۱ |
| 6- داؤد راست باز تھا۔ | 1- سلاطین ۸: ۱۴ |
| 7- خدا حزقیل کے ساتھ تھا | ۲ سلاطین ۷: ۱۸ |
| 8- یسعیاہ نبی صالح تھا | ۲ سلاطین ۳: ۲۰ |
| 9- یوسیاہ نے وہ کیا جو راست تھا۔ | ۲ سلاطین ۲: ۲۲ |
| 10- ایوب راست باز تھا | ایوب ۱: ٦ |
| 11- نوح دانی ایل اور ایوب صادق تھے۔ | حزقیل ۱۴-۱۳: ۱۴ |
| 12- دانی ایل نیک اور راست باز تھا۔ | دانی ایل ۴: ٦ |
| 13- یوحنا سب سے زیادہ راست باز تھا۔ | متی ۱۱: ۱۱ |
| 14- زکریا اور اس کی بیوی راست باز تھے۔ | لوقا ۶-۵: ۱ |

| مضمون | حوالہ |
| --- | --- |
| 15- یوحنا ماں کے پیٹ میں روح سے بھر گیا۔ | لوقا ۱:۱۵ |
| 16- مسیح سے قبل شمعون پر روح کا سایہ تھا۔ | لوقا ۲:۲۵ |
| 17- دانی ایل میں مقدس روح ہے۔ | دانی ایل ۴: ۹-۱۸ |
| 18- اسرائیلی خیموں پر خدا کی روح نازل ہوئی۔ | گنتی ۲۴: ۲ |
| 19- زکریا روح سے بھر گیا۔ | لوقا ۱: ۶۷ |
| 20- حضرت مریم پر روح القدس نازل ہوا۔ | لوقا ۱: ۳۵ |
| 21- وہ سب روح القدس سے بھر گئے۔ | لوقا ۲: ۴ |
| 22- خدا تم سب میں ہے | افسیوں ۴: ۶ |
| 23- شمعون نیک آدمی اور روح القدس سے لکھتا تھا۔ | لوقا ۲: ۲۵ |
| 24- ہابیل نیک تھا۔ | عبرانیوں ۲: ۴-۱۲ |

## بائبل میں ایک خدا کا تصور پایا جاتا ہے

| مضمون | حوالہ |
| --- | --- |
| 1- میرے حضور تو غیر معبودوں کو نہ ماننا۔ خداوند تیرا خدا میں ہوں۔ | خروج ۲۰: ۱-۳ |
| 2- واحد خداوند کو چھوڑ کر قربانی دے تو نابود ہو۔ | خروج ۲۲: ۲۰ |
| 3- خداوند ہی خدا ہے اس کے سوا اور کوئی نہیں۔ | استثناء ۴: ۳۵، استثناء ۶: ۴ |
| 4- تیرے سوا کوئی خدا نہیں۔ | اتواریخ ۸: ۶ |
| | اتواریخ ۱۷: ۲۰ |
| 5- تیرا خدا میں ہی ہوں | زبور ۵۰: ۷ |
| 6- یارب تیرے جیسا کوئی نہیں | زبور ۸۶: ۸-۱۰ |
| 7- نہ مجھ سے پہلے کوئی خدا ہوا اور نہ بعد میں ہو گا۔ | یسعیاہ ۴۳: ۱۰-۱۱ |
| 8- میں ہی اول ہوں اور میں ہی آخر ہوں۔ | یسعیاہ ۴۴: ۶ |
| 9- میں ہی خداوند ہوں اور کوئی نہیں۔ | یسعیاہ ۴۵: ۵-۶، ۱۸، ۲۰، ۲۲ |
| | یسعیاہ ۴۶: ۹ |
| 10- تیرے سوا اور کوئی ہے ہی نہیں۔ | ۱-سموئیل ۲: ۲ |
| | ۲-سموئیل ۷: ۲۲ |
| 11- تیرے سوا آسمان کے اوپر اور زمین کے نیچے کوئی خدا | ۲-سلاطین ۱۹: ۱۵ |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| ا۔ سلاطین ۲۳: ۸ | نہیں۔ |
| متی ۱۰: ۴ | 12- تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر |
| متی ۹: ۲۳ | 13- تمہارا باپ ایک ہی ہے جو آسمانی ہے۔ |
| مرقس ۲۹: ۱۲ | 14- ہمارا خداوند ایک ہی خدا ہے۔ |
| مرقس ۱۸: ۱۰ | 15- اکیلا خدا ہی نیک ہے۔ |
| مرقس ۳۲: ۱۲ | 16- سوائے اس کے کوئی خدا نہیں۔ |
| لوقا ۱۹: ۱۸ | 17- نیک تو صرف ایک ہی ہے۔ |
| یوحنا ۴۴: ۵ | 18- عزت جو خدائے واحد کی طرف سے ہوتی ہے۔ |
| یوحنا ۲۸: ۱۴ | 19- میرا خدا مجھ سے بڑا ہے۔ |
| اعمال ۱۵: ۱۴ | 20- اس زندہ خدا کی طرف پھر۔ |
| اعمال ۲۴: ۱۷ | 21- جس خدا نے زمین و آسمان پیدا کیا۔ |
| گلیتوں ۲۰: ۳ | 22- خدا ایک ہی ہے۔ |
| ا۔ کرنتھوں ۶-۴: ۸ | 23- سوائے ایک کے اور کوئی خدا نہیں۔ |
| ا۔ کرنتھوں ۳: ۱۲ | 24- مسیح کو خدا نہیں کہتا۔ |
| ا۔ تمتھیس ۱۰: ۴ | 25- ہماری امید اس زندہ خدا پر ہے جو ایمانداروں کا منجی ہے۔ |
| افسیوں ۶: ۴ | 26- سب کا خدا اور باپ ایک ہی ہے۔ |
| یعقوب ۱۹: ۲ | 27- تو ایمان رکھتا ہے کہ خدا ایک ہی ہے۔ |
| | **مسیح میں خدائی صفات نہ تھیں** |
| زبور ۴: ۵ | ا۔ بدی تیرے ساتھ نہیں رہ سکتی۔ |
| یعقوب ۱۳: ۱ | ii نہ تو خدا بدی سے آزمایا جاتا ہے نہ وہ کسی کو آزماتا ہے۔ |
| متی ۱: ۴ | مسیح شیطان سے آزمایا گیا اور شیطان مسیح کے ساتھ چالیس دن تک رہا۔ |
| دانی ایل ۲۶: ۶ | 2- وہی زندہ خدا ہے جو ہمیشہ سے قائم ہے اس کی سلطنت کو زوال نہیں۔ |
| رومیوں ۶: ۵ | جبکہ مسیح نے چلا کر جان دی۔ |
| یوحنا ۳۰: ۱۹، متی ۵۰: ۲۷ | |

| مضمون | حوالہ |
| --- | --- |
| 3- خدا گرتے کو سنبھالتا اور اسے کھڑا کرتا ہے۔ | زبور ۱۵ :۱۳۵ |
| (ii) خداوند دعا کو سنتا اور اسے معاف کردیتا ہے۔ | نمبر ۱ سلاطین ۳۸ :۸ |
| مسیح نے خود خداوند کے حضور دعا کی اور نجات چاہی۔ | لوقا ۱۲ :۵، مرقس ۳۶ : ۱۴، متی ۳۹ :۲۸ |
| 4- اے خداوند تیرا کوئی نظیر نہیں ..... کون ہے جو تجھ سے نہ ڈرے۔ | یرمیاہ ۷-۶ :۱۰ |
| ا- مسیح نے کہا کسی کو نہ بتانا کہ میں مسیح ہوں۔ | متی ۲۰ :۱۶ |
| ii- بھیجنے والے کی مرضی چاہتا ہوں۔ | یوحنا ۲۸ :۸، ۳۰ :۵ |
| iii دائیں بائیں بٹھانا میرا کام نہیں۔ | مرقس ۴۰-۳۶ :۱۰ |
| 5- خداوند تھکتا نہیں بلکہ زور بخشتا ہے۔ | یسعیاہ ۲۹-۲۸ :۴۰ |
| یسوع تھکاماندہ آکر کوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گیا۔ | یوحنا ۶ :۴ |
| 6- خدا اردگردوالوں سے زیادہ مہیب ہے۔ | زبور ۷ :۸۹ |
| ا- وہ کمزوری کے سبب مصلوب ہوا۔ | نمبر ۲ کرنتھوں ۴ :۱۳ |
| ii- ابن آدم کو سردھرنے کی جگہ نہیں۔ | متی ۲۰ :۸ |
| 7- میری دعاؤں کو سن | زبور ۲-۱ :۵ |
| مسیح نے رورو کر خدا کے حضور دعائیں کیں۔ | متی ۳۹-۳۶ :۲۶ |
| 8- جو روح القدس سے بولتا ہے وہ مسیح کو خدا نہیں کہتا۔ | نمبر ۱ کرنتھوں ۳ :۱۲ |
| 9- اس گھڑی کو کوئی نہیں جانتا نہ فرشتے نہ بیٹا مگر باپ | متی ۳۶ :۲۴، مرقس ۳۲ :۱۳ |
| خدا سے کچھ پوشیدہ نہیں۔ | یرمیاہ ۲۴ :۲۳ |
| مسیح کو اتنا بھی معلوم نہ تھا کہ انجیر میں کوئی پھل نہیں۔ | متی ۱۹-۱۸ :۲۱ |
| کسی نے چھوا تو پوچھا مجھے کس نے چھوا ہے۔ | مرقس ۳۰ :۵ |
| | لوقا ۴۶ :۸ |
| کسی کو دائیں بائیں بٹھانا میرا کام نہیں۔ | متی ۲۳ :۲۰ |
| | مرقس ۴۰ :۱۰ |
| خدا کو کسی جگہ کی ضرورت نہیں۔ | اعمال ۲۹-۲۸ :۷ |
| مسیح جگہ کا محتاج | متی ۲۰ :۸ |
| خدا تعالیٰ پناہ اور مصیبت میں مدد کرتا ہے۔ | زبور ۱ :۴۶ |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| متی ۲۷: ۴۶ | مسیح مدد کے لئے پکارتا ہے۔ |
| | **باپ میں ہونے کی حقیقت** |
| یوحنا ۱۴: ۲۰ | 1- تم مجھ میں اور میں تم میں ہوں۔ |
| یوحنا ۱۵: ۴ | 2- تم مجھ میں میں تم میں قائم ہوں۔ |
| یوحنا ۱۷: ۲۱ | 3- وہ بھی ہم میں ہوں۔ |
| اعمال ۱۷: ۲۸ | 4- اسی میں ہم جیتے اور چلتے ہیں۔ |
| نمبرا یوحنا کا خط ۲: ۲۹ | 5- راستباز راستبازی سے پیدا ہوتا ہے۔ |
| نمبرا یوحنا کا خط ۳: ۹ | 6- جو خدا سے پیدا ہوئے وہ گناہ نہیں کرتے۔ |
| نمبرا یوحنا کا خط ۵: ۸-۶ | |
| نمبرا یوحنا کا خط ۲: ۲۴ | 7- جو تم سے سنا اس پر قائم رہے تو تم خدا اور بیٹے میں رہو گے۔ |
| یوحنا ۴: ۲۲ | 8- خدا اور اس کی محبت ہم سب میں ہے۔ |
| افسیوں ۴: ۶ | 9- خدا تم سب میں ہے۔ |
| یوحنا ۱۷: ۲۱ | 10- باپ مجھ میں اور میں تم میں ہوں اور وہ بھی ہم میں |
| یوحنا ۱۴: ۲۰ | ہوں۔ |
| | **خدا کا کلام** |
| امثال ۸: ۲۲-۲۸ | سلیمان کو کائنات سے پہلے پیدا کیا۔ |
| مکاشفہ ۱۹: ۱۱-۱۶ | سفید گھوڑے پر سوار سچا برحق خدا کا کلام ہے۔ جو بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوند کا خداوند ہے۔ |
| یوحنا ۱۵: ۲۶-۲۷ | سچائی کا روح جو باپ سے صادر ہوتا ہے۔ وہ میری گواہی دے گا۔ |
| | **مسیح کے معجزات الوہیت کا ثبوت نہیں بن سکتے** |
| | **کیونکہ** |
| متی ۲۴: ۷ | 1- جھوٹے لوگ مسیح کے نام پر معجزات دکھائیں گے۔ |
| مرقس ۱۳: ۲۲ | 2- جھوٹے مسیح معجزات دکھلا کر لوگوں کو گمراہ کریں گے۔ |
| متی ۱۷: ۲۰ | 3- مسیح نے کہا۔ اگر رائی کے برابر ایمان تم میں ہوگا |

| مضمون | حوالہ |
| --- | --- |
| تو معجزات دکھلا سکوں گا۔ | مرقس ۲۳ :۱۱ |
| 4- حواریوں کو بدروحوں کو نکالنے کی طاقت دی۔ | متی ۱ :۱۰، مرقس ۱۶ :۳ |
| 5- الیشع نے مردہ زندہ کردیا۔ | ۲سلاطین ۳۲-۳۵ :۴ |
| 6- ایلیاہ نے پانی دو ٹکڑے کردیا۔ | ۲سلاطین ۸ :۲ |
| 7- الیشع کی ہڈیوں کے لگنے سے مردہ زندہ ہو گیا۔ | ۲سلاطین ۲۱ :۱۳ |
| 8- الیشع نے نعمان کوڑھی کو شفا دی۔ | ۲سلاطین ۱۴، ۱۰ :۵ |
| 9- موسیٰ نے لاٹھی مار کر پانی کو خون بنا دیا۔ | خروج ۲۰ :۷ |
| 10- یشوع نے ایک جگہ پانی ڈھیرے کردیا اور بنی اسرائیل گزر گئے۔ | یسوع ۱۶-۱۷ :۳ |
| 11- یشوع نے سورج اور چاند کو ایک جگہ روک دیا۔ | یشوع ۱۲-۱۳ :۱۰ |
| 12- حزقیل نے ہڈیوں میں پھونک مار کر انہیں زندہ کردیا۔ | حزقیل ۱۰ :۳۷ |
| 13- ہارون نے گرد کو جوئیں بنا دیا۔ | خروج ۱۷ :۸ |
| 14- جو ایمان لائے مجھ سے بڑے کام کرے گا۔ | یوحنا ۱۲ :۱۴ |
| 15- بیماروں پر ہاتھ رکھ کر اچھا کردیں گے۔ | مرقس ۱۸ :۱۶ |
| 16- مسیح نے ہم کو زندہ کیا جب ہم گناہ کے سبب مردہ تھے۔ | افسیوں ۱-۵ :۲ |
| 17- پولوس نے لنگڑا اچھا کردیا۔ | اعمال ۱۰ :۱۴ |
| 18- حننیاہ نے ساؤل کو آنکھیں دیں۔ | اعمال ۱۳ :۲۲ |
| 19- پطرس نے تبیتا نامی عورت کو یافا میں زندہ کردیا۔ | اعمال ۳۱-۳۶ :۹ |
| 20- پطرس نے اینیاس مفلوج کو ٹھیک کردیا۔ | اعمال ۳۲-۳۵ :۹ |
| 21- ایلیاہ کی دعا سے ۳ برس بعد بارش ہوئی۔ | یعقوب ۱۷ :۵ |

## معجزات کی حقیقت

| مضمون | حوالہ |
| --- | --- |
| 1- قصور کے سبب سے مردہ تھے۔ | افسیوں ۱-۵ :۲ |
| 2- ہم گناہ سے مریں اور نیکی سے زندہ ہوں۔ | ۱پطرس ۲۴ :۲ |
| 3- زندہ رہنا ہے تو حکموں پر عمل کرو۔ | احبار ۵ :۱۸<br>متی ۱۷ :۱۹ |
| 4- اندھے راہ بتانے والے ہیں۔ | متی ۱۴ :۱۵، ۱۶ :۲۳ |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| 5- لڑکی مری نہیں بلکہ سوتی ہے۔ | متی ۲۴: ۹ |
| 6- یسوع ان سے تمثیل میں کلام کرتا تھا۔ | متی ۱۳: ۱۳ |
| 7- اگر تم میں خدا کا روح ہے تو تمہارے فانی وجود کو زندہ کرے گا۔ | رومیوں ۱۱: ۸ |
| 8- اتنے معجزات دیکھے مگر ایمان نہ لائے۔ | یوحنا ۳۷: ۱۲ |
| **مسیح آسمان پر نہیں گیا** | |
| ایلیا آسمان پر چلا گیا۔ | ۲ سلاطین ۱۲-۱۱: ۲ |
| ایلیا تو آچکا ہے۔ | متی ۱۲-۱۰: ۱۷ |
| خاک سے جا ملے اور روح خدا سے | واعظ ۸-۷: ۱۲ |
| آسمان پر کوئی نہیں چڑھا سوائے اس کے جو آسمان اترا یعنی ابن آدم جو آسمان میں ہے۔ | یوحنا ۱۳-۱۲: ۳ |
| آسمان سے اس لئے نہیں اترا کہ اپنی مرضی کروں۔ | یوحنا ۳۸: ۶ |
| پولوس نے کہا خدا نے ہمیں زندہ کیا اور آسمان پر مسیح کے ساتھ بٹھایا۔ | افسیوں ۷-۵: ۲ |
| **پیشگوئیاں جو پوری نہ ہو سکیں** | |
| 1- جو یہاں کھڑے ہیں موت کا مزہ نہ چکھیں کہ ابن آدم آجائے گا۔ | متی ۲۸: ۱۶ / مرقس ۱: ۹ |
| 2- اسرائیل کے تمام شہروں میں نہ پھر چکو گے کہ ابن آدم آجائے گا۔ | متی ۲۳: ۱۰ |
| 3- ہم جو زندہ ہیں خداوند کے آنے تک زندہ رہیں گے۔ | ۱ تھسلنیکیوں ۱۵: ۴ |
| 4- جنہوں نے اسے چھیدا وہ بھی اسے دیکھیں گے۔ | مکاشفہ ۷: ۱ |
| 5- اے بھائیوں خداوند کے آنے تک صبر کرو۔ | یعقوب ۸-۷: ۵ |
| 6- میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک یہ باتیں پوری نہ ہوں یہ نسل تمام نہ ہوگی۔ | متی ۳۴-۲۹: ۲۴ |
| 7- تم ابن آدم کو اترتا دیکھو گے۔ | متی ۶۴: ۲۶ |
| 8- چور کو کہا آج تو میرے ساتھ فردوس میں ہوگا۔ | لوقا ۴۳: ۲۳ |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| یوحنا ۱۷: ۲۰ | 9- کئی دن بعد حواریوں کو بتایا میں ابھی تک باپ کے پاس نہیں گیا۔ |
| متی ۲۸: ۱۹ | 10- یہودا کے مرتد ہونے سے بارہ حواریوں کا بارہ قبیلوں کا قیامت کے دن فیصلہ کرنا بھی غلط ثابت ہوا۔ |
| یوحنا ۳۲: ۱۲ | 11- اگر اونچے پر چڑھایا جاؤں گا تو سب کو اپنے پاس کھینچ لوں گا۔ |
| | **صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے بائبل** |
| استثناء ۲۰: ۱۸، ۴-۱: ۱۳ | 1- جھوٹا نبی قتل کیا جائے۔ |
| حزقیل ۹: ۱۳ | 2- میرا ہاتھ جھوٹی غیب دانی کرنے والے پر چلے۔ |
| یرمیاہ ۱۵: ۱۴ | |
| اعمال ۳۰-۳۶: ۵ | 3- جھوٹا نبی قتل اور ماننے والے پراگندہ ہو جاتے ہیں۔ |
| یوحنا ۴۰: ۸ | 4- کبھی خدا والوں نے بھی قتل کی کوشش کی۔ ابراہیم نے ایسا نہ کیا۔ |
| تذکرہ صفحہ ۹۷ | i- حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خدا نے وعدہ فرمایا۔ واللہ یعصمک من الناس |
| تذکرہ صفحہ ۵۰ | i ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء |
| تذکرہ صفحہ ۵۰ | ii یاتون من کل فج عمیق و یاتیک من کل فج عمیق |
| یعقوب ۱۷-۱۵: ۵ | 2- (i) دعا ایمان کا ساتھ ہو تو قبول ہوتی ہے۔ |
| یوحنا ۳۱: ۹ | (ii) خدا گنہگار کی دعا نہیں سنتا نیک کی ضرور سنتا ہے۔ |
| ضرورت امام صفحہ ۲۲ | حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبولیت دعا کا نشان دیا گیا |
| متی ۱۳: ۱۵ | 3- خود دعویٰ کرے تو برباد ہو گا مگر خدا کی طرف سے ہے تو |
| اعمال ۳۹-۳۸: ۵ | مغلوب نہ کر سکو گے۔ |
| زبور ۱۵: ۳۴ | i خدا کی نگاہ صادق پر اور کان ان کی فریاد پر۔ |
| زبور ۳: ۳۵ | ii خداوند جو مجھ سے لڑتے ہیں ان سے لڑ۔ |
| | فرمایا:- انی معین من اراد اعانتک وانی مھین من اراد اھانتک۔ دنیا میں ایک نذیر آیا مگر دنیا نے اس کو |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| قبول نہ کیا۔ خدا اسے قبول کرے گا اور زور آور حملوں سے اس کو غالب کرے گا۔ | تذکرہ صفحہ: ۲۰۷<br>تذکرہ صفحہ: ۲۸۵ |
| لیکھرام، سعد اللہ کشمیری، الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ، ڈوئی اور عبداللہ آتھم کا انجام۔ | : |
| 4- تائید خداوند نشانات اور معجزات کے ذریعہ۔ | اعمال ۲۲ : ۲ |
| حضرت مسیح موعود کے نشانات اور معجزات کے ذریعہ مدد کی گئی۔ | تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۳۸ |
| 5- مبارک وہ جو ۳۳۵ روز تک انتظار کرتا ہے...... ۱۲۹۰ دن ہوں گے۔ | دانی ایل ۱۲-۱۱ : ۱۲ |
| اس پیشگوئی کا مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ | حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۹ |
| 6- جیسے بجلی پورب سے پچھم تک دکھائی دیتی ہے ایسے ہی ابن آدم کا نام ہوگا۔ | متی ۲۷ : ۲۴ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۳۴ |
| 7- صادق پر کوئی آفت نہیں آئے گی لیکن شریر بلا میں مبتلا کئے جائیں گے۔ | امثال ۲۱، ۱۹، ۱۳، ۱۲ : ۱۲ |
| انسان کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں<br>ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پروردگار<br>کچھ نہ تھی حاجت تمہاری نہ تمہارے مکر کی<br>خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہریار | درثمین |
| 8- سورج، چاند کا گرہن، ستاروں کا گرنا | متی ۲۵ : ۲۱ |
| 9- یہ نشان ۱۸۹۴ء میں ظاہر ہو چکا۔ | سول ملٹری گزٹ<br>۱۷/ اپریل ۱۸۹۴ء<br>سراج الاخبار ۱۱/ جون ۱۸۹۴ء |
| 10- طاعون کا ظہور | لوقا ۱۱ : ۲۱ |
| انی احافظ کل من فی الدار، احافظک خاصۃ | کشتی نوح |
| 11- درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ | لوقا ۴۴ : ۶ |
| حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ نے نیک اور صالح افراد کی جماعت پیدا کردی۔ علم و معرفت میں ترقیات | |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| عطا فرمائیں فرمایا میں تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ | |
| 12- تم میں کون مجھ پر گناہ ثابت کر سکتا ہے۔ | یوحنا ۸: ۴۶ |
| یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے ابتدا سے مجھے صدق پر قائم رکھا۔ | تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۳ |
| 13- انسان نے کبھی ایسا کلام نہیں کیا۔ | یوحنا ۷: ۴۶ |
| قل لئن اجتمعت الانس والجن | بنی اسرائیل: ۸۹ |
| خدا نے صرف حضرت مسیح موعود کو اعجاز تحریر بخشا۔ | ضرورت الامام صفحہ ۲۲ |
| | اعجاز احمدی صفحہ ۳۷ |
| 14- i- دیکھو اک جہاں اس کا پیرو ہو چلا ہے۔ | اعجاز المسیح |
| ii- میں دنیا میں غالب آیا ہوں۔ | یوحنا ۱۲: ۱۹ |
| | یوحنا ۱۶: ۳۳ |
| **حضرت مسیح موعود کی بعثت کی علامات** | |
| 1- آسمان کے ستارے اور کواکب بے نور ہو جائیں گے اور سورج طلوع ہوتے ہوتے تاریک ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا۔....... | یسعیاہ ۱۳: ۹-۲۳ |
| 2- جس وقت سے دائمی قربانی موقوف کی جائے گی اور وہ اجاڑنے والی مکروہ چیز نصب کی جائے گی ایک ہزار دو سو نوے دن ہوں گے۔ مبارک وہ جو ایک ہزار تین سو پینتیس روز تک انتظار کرتا ہے۔ | دانی ایل ۱۲: ۱۱-۱۲ |
| 3- قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی۔ جگہ جگہ کال پڑیں گے۔ | متی ۲۴: ۵-۸ لوقا ۲۱: ۱۰ |
| 4- سورج تاریک ہو جائے گا۔ چاند اپنی روشنی نہ دے گا۔ ستارے آسمان سے گریں گے۔ | متی ۲۴: ۲۹-۳۱ |
| 5- جس گھڑی تم کو گمان بھی نہ ہو گا ابن آدم آجائے گا۔ | متی ۲۴: ۴۴ |
| 6- میں تم سے کہتا ہوں کہ اب سے مجھے پھر ہرگز نہ دیکھو گے | |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| جب تک نہ کہو گے کہ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے۔ | متی ۲۳ : ۳۹ |
| 7- میں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ رہ کر تم سے کہیں لیکن مددگار یعنی روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا | یوحنا ۱۴ : ۲۵-۲۶ |
| 8- جیسا نوح کے دنوں میں ہوا تھا اسی طرح ابن آدم کے دن میں ہو گا........ | لوقا ۱۷ : ۲۶-۳۵ |
| 9- خداوند کا دن چور کی طرح آجائے گا۔ | ۲ پطرس ۳ : ۱۰ |
| 10- یہ جان رکھ کہ اخیر زمانہ میں برے دن آئیں گے کیونکہ آدمی خود غرض....... | ۲ تیمتھیس ۳ : ۱-۶ |
| 11- خداوند کا دن اس طرح آنے والا ہے جس طرح رات کو چور آتا ہے۔ | ۱ تھسلنیکیوں ۵ : ۲-۵ |
| 12- جسے باپ میرے نام بھیجے گا۔ (یعنی مسیح خود نہ آئیں گے) | یوحنا ۱۴ : ۲۵ |
| 13- خدا کی بادشاہی ظاہری طور پر نہ آئے گی۔ | لوقا ۱۷ : ۲۰ |
| | لوقا ۲۱ : ۲۵-۲۸ |
| 14- جب یہ ہو تو جان لو خدا کی بادشاہی قریب ہے۔ | لوقا ۲۱ : ۳۱ |
| 15- آسمان تاریک ہو جائے گا اور تارے گریں گے۔ | متی ۲۴ : ۲۹ |
| 16- تم کو معلوم نہ ہو گا ابن آدم آجائے گا۔ | متی ۲۴ : ۴۴ |
| | لوقا ۱۲ : ۳۹ |
| 17- چور کی طرح آتا ہو گا۔ | ۲ پطرس ۳ : ۱۰ |
| | ۱ تھسلنیکیوں ۵ : ۲ |
| 18- انہیں میرے نام پر دکھ دیا جائے گا۔ قید بند کی صعوبتیں ہوں گی۔ | متی ۱۰ : ۱۷-۲۳ |
| | مرقس ۱۳ : ۹-۱۳ |
| | لوقا ۲۱ : ۱۲-۱۹ |
| | میکاہ ۷ : ۶ |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| **مسیحؑ ایک نبی تھے اور یہی اس وقت کے لوگ جانتے تھے** | |
| 1- میری تعلیم اپنی نہیں بلکہ اس کی ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ | یوحنا ۷: ۱۶<br>یوحنا ۷: ۲۸ |
| 2- ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدا کو جانیں جس نے مجھے بھیجا ہے۔ | یوحنا ۱۷: ۳، ۲۱<br>یوحنا ۵: ۳۰، ۳۱ |
| 3- وہ ایک نبی ہے۔ | یوحنا ۹: ۱۷ |
| 4- جناب تو تو نبی ہے۔ | یوحنا ۴: ۱۹ |
| 5- وہ (مسیحؑ) ایک طاقتور نبی تھا۔ | لوقا ۲۴: ۱۹ |
| 6- کوئی نبی یروشلم سے باہر نہیں مرسکتا۔ | لوقا ۱۳: ۳۳ |
| 7- دائیں بائیں بیٹھانا میرے بس میں نہیں۔ | لوقا ۱۰: ۴۱ |
| 8- ایک بڑا نبی ہمارے درمیان ظاہر ہوا ہے۔ | لوقا ۷: ۱۶ |
| 9- کیونکہ لوگ اسے نبی یقین کرتے تھے۔ | متی ۲۱: ۴۶ |
| 10- کیونکہ وہ نبی ہے۔ | متی ۱۰: ۴۱ |
| 11- ان کے اپنے گھر میں نبی' باعزت نہیں۔ | متی ۱۳: ۵۷ |
| 12- لوگوں نے کہا یہ ناصرت کا نبی یسوع ہے۔ | متی ۲۱: ۱۱ |
| 13- بعض نے کہا یہ دوسروں نبیوں کی طرح ایک نبی ہے۔ | مرقس ۶: ۱۵ |
| 14- مسیح نے کہا۔ ان کے گھران کے درمیان ایک نبی ہے۔ | مرقس ۶: ۴ |
| 15- اگر یہ نبی ہوتا تو جانتا کہ یہ کون اور کیسی عورت ہے۔ | لوقا ۷: ۳۹ |
| 16- نبی اپنے وطن میں معزز نہیں ہوتا۔ | یوحنا ۴: ۴۴ |
| 17- بعض نے کہا یہ سچا نبی ہے۔ | یوحنا ۷: ۴۰ |
| 18- عورت نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ تو نبی ہے۔ | یوحنا ۴: ۱۹ |
| 19- پطرس نے کہا تو مسیح ہے۔ | مرقس ۸: ۲۹-۳۰ |
| **مسیحؑ انسان اور خدا کا نبی تھا** | |
| 1- جس طرح نوح کے سیلاب نے سب کچھ ختم کردیا ابن آدم | |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| بھی اسی طرح آئے گا۔ | متی ۳۹ : ۲۴ |
| 2- کیا یہ مریم کا بیٹا ترکھان نہیں؟ جس کے بھائی جیم' یوسف' جودس اور شمعون ہیں۔ | مرقس ۳ : ۶ |
| 3- اے یہودہ کیا تو چوم کر ابن آدم کو مروانا چاہتا ہے۔ | لوقا ۴۷-۴۸ : ۲۲ |
| 4- تم ابن آدم کا گوشت کھاؤ گے اور خون پیو گے۔ | یوحنا ۵۳-۵۴ : ۶ |
| 5- تم اگر ابراہیم کے بیٹے ہوتے تو ایک انسان کو قتل نہ کرتے جو خدا کی بات بتاتا ہے۔ | یوحنا ۳۹-۴۰ : ۸ |
| 6- ممکن نہیں کہ نبی یروشلم سے باہر ہلاک ہو۔ | لوقا ۳۳-۳۴ : ۱۳ |
| 7- یسوع ناصری جو کام اور کلام میں قدرت والا نبی تھا۔ | لوقا ۱۹ : ۲۴ |
| 8- نبی اپنے وطن میں عزت نہیں پاتا۔ | یوحنا ۴۴ : ۴ |
| 9- یسوع مسیح جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔ | یوحنا ۳ : ۱۷ |
| 10- عورت نے کہا یہ سچا نبی ہے۔ | یوحنا ۱۹ : ۴ |
| **یسوع مسیح کا مشن صرف بنی اسرائیل تک محدود تھا** | |
| 1- مسیح صرف یہود کا گورنر تھا۔ | متی ۵، ۶ : ۲ |
| 2- توریت کو منسوخ کرنے نہیں مکمل کرنے آیا ہوں۔ | متی ۱۷-۱۸ : ۵ |
| 3- توریت اور نبیوں کی تعلیم یہی ہے۔ | متی ۱۲ : ۷ |
| 4- اسرائیل کے علاوہ کسی اور کے پاس نہ جانا۔ | متی ۵-۸ : ۱۰ |
| 5- بنی اسرائیل کے سب شہروں میں نہ پھر چکو گے۔ | متی ۲۳ : ۱۰ |
| 6- اسرائیل کے علاوہ کسی اور کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ | متی ۲۴ : ۱۵ |
| 7- پاک چیز کتوں کو نہ دو۔ اور نہ ہی موتی سوروؤں کو۔ | متی ۲۶ : ۱۵، ۶ : ۷ |
| 8- اسرائیل کے بارہ قبیلوں کا انصاف کرو گے۔ | متی ۲۸ : ۱۹ |
| 9- صیہون کی بیٹی سے کہو تیرا بادشاہ آتا ہے۔ | متی ۰۵ : ۲۱ |
| 10- اس نے اپنے خادم اسرائیل کو سنبھال لیا۔ | لوقا ۵۴ : ۱ |
| 11- اسرائیل کے بہتوں کے لئے گرنے اور اٹھنے کا نشان ہوگا۔ | لوقا ۳۴ : ۲ |
| 12- میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اس بھیڑ خانہ کی نہیں۔ | یوحنا ۱۶ : ۱۰، لوقا ۱۰ : ۱۹ |
| 13- پراگندہ کو ایک جگہ جمع کردے۔ | یوحنا ۵۲ : ۱۱ |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| 14- یہود جو ساری دنیا میں پھیلے ہیں کی طرف جاؤ- | یعقوب ۱ :۱ |
| 15- یہود تمام ملکوں سے آئے- | اعمال ۵ :۲ |
| 16- اگر تیری بات نہ سنیں تو غیر قوم اور محصول لینے والے جان- | متی ۱۷ :۱۸ |
| 17- لڑکوں کی روٹی کتوں کو ڈالنا اچھا نہیں- | مرقس ۲۷ :۷ |
| 18- اے اسرائیلو یسوع ناصری تمہاری طرف ایک رسول تھا- | اعمال ۲۲ :۲ |
| 19- بے شرع لوگوں کے ہاتھ مصلوب کروایا- | اعمال ۲۳ :۲ |
| 20- لوگوں نے پطرس سے غیر قوموں میں تبلیغ کرنے پر جھگڑا کیا | اعمال ۴-۱ :۱۱ |
| 21- حواری یہودیوں کے علاوہ کسی کو نہ سناتے تھے- | اعمال ۱۹ :۱۱ |
| 22- یعقوب کا سلام بارہ قبیلوں کو پہنچے- | یعقوب ۱ :۱ |
| 23- پطرس نے یہود کو دیکھ غیر قوموں کے ساتھ کھانا نہ کھایا- | گلتیوں ۱۵-۱۴ :۲ |
| 24- غیر قوموں میں تبلیغ پولوس اور پطرس کی چال ہے- | اعمال ۴۶-۴۴ :۱۳، ۲۷ :۱۴، ۶-۵ :۱۸- |
| 25- جو موسیٰ کو مانتا ہے وہ مجھے مانتا ہے- | یوحنا ۴۵ :۵ |
| 26- غیروں کے بارے فرمایا میں کہہ دوں گا میں تم کو نہیں جانتا- | متی ۲۲ :۷ |
| 27- میں اپنی بھیڑوں کو ہر جگہ ........ ہر ملک سے واپس لاؤں گا- | حزقیل ۱۳-۱۱ :۳۴ |
| 28- ہر قوم میں سے جو آسمان تلے ہے خدا ترس یہودی یروشلم میں رہتے ہیں- | اعمال ۵ :۲ |
| 29- شام کی حکومت کو ساری دنیا بتا گیا- | لوقا ۴-۱ :۲ |

## بائیبل میں تحریف اور باہمی اختلافات کی چند مثالیں

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| 1- لکھنے والے کے باطل قلم نے بطالت پیدا کی- | یرمیاہ ۸ :۸ |
| 2- ہمارے خدا کے کلام کو بگاڑ ڈالا- | یرمیاہ ۳۶ :۲۳ |
| 3- میں نے چاہا کہ ٹھیک ٹھیک دریافت کرکے ترتیب سے لکھوں- | لوقا ۳-۱ :۱ |
| 4- باپ جب فوت ہوا تو اس عمر ۴۰ برس تھی- | ۲ تواریخ ۲۰ :۲۱ |

| مضمون | حوالہ |
| --- | --- |
| مگر اس بیٹے کی عمر باپ کی وفات کے وقت ۴۲ سال تھی۔ | ۲تواریخ ۱۰: ۲۲ |
| 5- یہویاکین ۱۸ سال کی عمر میں حکومت کرنے لگا۔ | ۲سلطان ۰۸: ۲۴ |
| یہویاکین ۸ سال کی عمر میں حکومت کرنے لگا۔ | ۲تواریخ ۲۵: ۹ |
| 6- اسرائیلی ۸ لاکھ اور یہودہ ۵ لاکھ تھے۔ | ۲سموئیل ۹: ۲۴ |
| اسرائیلی ۱۱ لاکھ اور یہودہ ۴ لاکھ ۷۰ ہزار تھے۔ | ۱تواریخ ۵: ۲۱ |
| 7- سلیمان کے ہاں ۴۰ ہزار تھان تھے۔ | ۱سلاطین ۲۶: ۴ |
| سلیمان ہاں ۴ ہزار تھان تھے۔ | ۲تواریخ ۲۵: ۹ |
| 8- ساؤل کو میں نے قتل کیا ہے اور یہ کنگن اور تاج ہے۔ | ۲سموئیل ۱۰-۵: ۱ |
| ساؤل نے خودکشی کی۔ | ۱سموئیل ۵-۴: ۳۱ |
| 9- یسوع مسیح نے اپنی صلیب خود اٹھائی۔ | یوحنا ۱۷: ۱۹ |
| 10- یسوع کی صلیب شمعون کرینی نے اٹھائی۔ | متی ۳۲: ۲۷ |
| | لوقا ۲۶: ۲۳ |
| 11- صوبیدار خود چل کر آیا۔ | متی ۵: ۸ |
| صوبیدار کو یہودیوں کے بزرگوں نے بھیجا۔ | لوقا ۷-۳: ۷ |
| 12- یسوع کی پیدائش کی خوشخبری دینے فرشتہ مریم کے پاس آیا۔ | لوقا ۳۰: ۱ |
| یسوع کی خوشخبری دینے فرشتہ یوسف نجار کے پاس گیا۔ | متی ۲۰: ۱ |
| 13- یوحنا نے مسیح سے کہا میں خود بپتمہ لینے کا محتاج ہوں۔ | متی ۱۴: ۳ |
| یوحنا نے مسیح کی طرف آدمی بھیجا کہ پوچھے کہ کیا آنے والا تو ہی ہے یا کسی اور کی راہ دیکھیں۔ | لوقا ۲۰: ۷ |
| 14- مبارک وہ جو صلح کراتے ہیں۔ کہ وہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے۔ | متی ۹: ۵ |
| 15- یہ مت خیال کرو کہ میں صلح کرانے آیا ہوں۔ صلح نہیں بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں۔ | متی ۳۴: ۱۰ |
| 16- یہ عام لوگ جو شریعت سے واقف نہیں لعنتی ہیں۔ | یوحنا ۴۹: ۷ |
| 17- شریعت کو ایمان سے واسطہ نہیں۔ | گلیتوں ۱۴-۱۳: ۳ |
| اور شریعت لعنت ہے۔ | گلیتوں ۱۲: ۳ |

| مضمون | حوالہ |
| --- | --- |
| **بائبل اور اسلامی عبادات** | |
| **1- عبادت سے قبل وضوء کر** | |
| 1- وضوء کرنے کی جگہ بنانے کا حکم | خروج ۲۰-۱۷ : ۳۰ |
| 2- عبادت گاہ میں آنے سے قبل وضوء کا حکم | خروج ۲۰-۱۷ : ۳۰ |
| 3- عبادت گاہ میں جانے سے پہلے وضوء کر | ۲۰-۳۰ : ۴۰ |
| 4- وضوء کرنے کا طریق | یوحنا ۱۷-۳ : ۱۳ |
| | سورۃ مائدہ : ۷ : ۵ |
| **2- اذان دینے کا حکم** | |
| 1- گلا پھاڑ کر چلا۔ | یسعیاہ ۲۰-۱ : ۵۸ |
| 2- بلند آواز میں خدا کی فریاد کی۔ | نحمیاہ ۴ : ۹ |
| 3- بلند آواز میں کہا نجات خدا کی طرف سے ہے۔ | مکاشفہ ۱۰ : ۷ |
| **3- عبادت گاہ میں جانے سے قبل جوتے اتارنے کا حکم** | |
| 1- اے موسیٰ اپنے جوتے اتار دے | خروج ۵ : ۳ |
| 2- یشوع نے جوتے اتار دیئے۔ | یشوع ۱۵ : ۵ |
| **4- عبادت میں قیام کرنا** | |
| 1- عبادت کے لئے سب لوگ کھڑے ہو گئے۔ | نحمیاہ ۵ : ۸ |
| 2- لاویوں نے کہا کھڑے ہو جاؤ۔ | نحمیاہ ۵ : ۹ |
| 3- سب نے آمین کہا۔ | نحمیاہ ۶ : ۸ |
| 4- ایک صف میں کھڑے ہو کر عبادت کی۔ | نحمیاہ ۳ : ۸ |
| 5- ایک دل ہو کر عبادت کریں۔ | صفنیاہ ۹ : ۳ |
| 6- عبادت میں کوئی تفریق نہیں۔ | یعقوب ۵-۲ : ۲ |
| **5- سجدہ کرنے کا حکم** | |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| 1- حضرت ابراہیم نے سجدہ کیا۔ | پیدائش ۳،۱۷ : ۱۷ |
| 2- حضرت موسیٰ اور ہارون نے سجدہ کیا۔ | گنتی ۶ : ۲۰ |
| 3- داؤد اور بزرگوں نے سجدہ کیا۔ | ۱ تواریخ ۱۶-۱۷ : ۲۱ |
| 4- عزرا نے سجدہ کیا۔ | نحمیاہ ۶ : ۸ |
| 5- ایک پہر تک سجدہ کرتے رہے۔ | نحمیاہ ۶ : ۸ |
| 6- یشوع نے سجدہ کیا۔ | یشوع ۴۱ : ۵ |
| 7- مسیح نے سجدہ کیا۔ | لوقا ۴۱ : ۲۲ |
| 8- | متی ۳۸-۳۹ : ۲۶ |
| 9- فرشتوں نے سجدہ کیا۔ | مکاشفہ ۱۱ : ۷ |
| | مکاشفہ ۱۵-۱۷ : ۱۱ |
| **6- روزہ** | |
| 1- مسیح نے روزہ رکھا۔ | متی ۱-۲ : ۴، متی ۲۰ : ۱۶ |
| 2- ایلیا نے روزہ رکھا۔ | ۱ سلاطین ۷۰ : ۱۹ |
| 3- داؤد نے روزہ رکھا۔ | ۲ سموئیل ۱۵-۱۷ : ۱۲ |
| 4- نحمیاہ نے روزہ رکھا۔ | نحمیاہ ۱-۵ : ۱ |
| 5- سموئیل نے روزہ رکھا۔ | ۱ سموئیل ۵-۶ : ۷ |
| 6- موسیٰ نے روزہ رکھا۔ | خروج ۲۷ : ۳۴ |
| 7- برناباس نے روزہ رکھا۔ | اعمال ۱-۳ : ۱۳ |
| **7- حج** | |
| 1- میں اپنے خدا کے گھر کا دربان ہوں۔ | زبور ۱-۱۲ : ۸۴ |
| 2- سب بھیڑیں تیرے پاس جمع ہوں۔ | یسعیاہ ۶-۱۲ : ۶۰ |
| 3- نذر کے ایام میں سر نہ منڈھیں۔ | گنتی ۱-۵ : ۳۵ |
| 4- اٹھ بیت ایل کو جا۔ | پیدائش ۱۳-۱۵، ۱ : ۳۵ |
| 5- قربان گاہ بنائی اور بیت ایل کے مشرق میں گیا۔ | پیدائش ۶-۹ : ۱۲ |
| **8- عبادت میں گانا بجانا** | |
| 1- گانا اور ناچ جسمانی لذت ہے۔ | گیتوں ۱۹-۲۱ : ۵ |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| | رومیوں ۱۳ : ۱۳ |
| 2- تالی بجانا خدا کو نہ پسند ہے۔ | حزقیل ۲۵ : ۶-۷ |
| 3- تالی بجانا خدا سے دور کردیتا ہے۔ | ایوب ۳۴ : ۳۷ |
| 4- ساز پر گانا خدا کو پسند نہیں۔ | عاموس ۵ : ۲۳ |
| | عاموس ۶ : ۴-۹ |
| 5- عورت چرچ میں نہ بولے۔ | کرنتھیوں ۱۴ : ۳۵ |
| | ۱ تمتھیس ۲ : ۱۱-۱۵ |

## 9- شراب نوشی کی ممانعت

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| 1- شراب ناپاک ہے۔ | احبار ۱۰ : ۱۰ |
| 2- شراب پی کر چرچ نہ جائے۔ | احبار ۱۰ : ۸-۱۱ |
| 3- شراب کو نہ دیکھ۔ | امثال ۲۳ : ۳۱-۳۰-۳۲ |
| 4- شراب، دف خدا کے کام نہیں۔ | یسعیاہ ۵ : ۱۱-۱۲ |
| 5- افسوس ان پر جو شراب پیتے ہیں۔ | یسعیاہ ۵ : ۲۲ |
| 6- افسوس ان پر جو شراب پیتے ہیں۔ | یسعیاہ ۵ : ۲۲ |
| 7- منت والا شراب نہ پیئے۔ | گنتی ۶ : ۱-۳ |
| 8- نشہ نہ کریں۔ | رومیوں ۱۳ : ۱۳ |
| | رومیوں ۱۴ : ۲۱ |
| 9- نشہ کرنا جسم کے کام ہیں۔ | گلتیوں ۵ : ۱۹-۱۲ |
| 10- شرابی آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہوگا۔ | ۱-کرنتھیوں ۶ : ۹ |

## 10- حرام اشیاء

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| 1- ...... تم گوشت کے ساتھ خون کو نہ کھانا۔ | پیدائش ۹ : ۰۳ |
| 2- اونٹ، خرگوش، سور اور جن کے پاؤں چیرے ہوئے نہیں یا جو جگالی نہیں کرتے حرام ہیں۔ | استثناء ۱۴:۷-۸ |
| | استثناء ۱۴ : ۲۱ |
| | یسعیاہ ۶۵ : ۲-۴ |

## 11- سود کی حرمت کا حکم

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| 1- تو اس سے سود یا منافع نہ لینا۔ | احبار ۲۵ : ۳۵ |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| استثناء ۱۹ : ۲۳ | 2- اپنے بھائی کو سود پر قرض نہ دینا۔ |

## 12- وہ آیات جو بائیبل کے متن سے نکال دی گئیں ہیں یا بریکٹ میں لکھ دی ہیں۔

متی ۱۴ : ۲۳، ۱۱ : ۱۸، ۲۱ : ۱۷

مرقس ۲۰-۹ : ۱۶، ۴۶-۴۴ : ۹، ۱۶ : ۷

لوقا ۱۷ : ۲۳

یوحنا ۱۱-۱ : ۱۸، ۵۳ : ۷، ۴ : ۵

اعمال ۲۹ : ۲۸، ۷ : ۲۴

رومیوں ۲۴ : ۱۶

## متفرق حوالہ جات

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| پیدائش ۳ : ۱۶ | 1- حضرت حاجرہ حضرت ابراہیمؑ کی بیوی تھی نہ کہ لونڈی۔ |
| پیدائش ۲۱ : ۲۱ | 2- اسماعیل فاران کے بیابان میں رہتا تھا۔ |
| پیدائش ۱۴-۱۰ : ۱۷ | 3- ختنہ کرانے کا حکم۔ |
| پیدائش ۹ : ۲۵ | 4- حضرت ابراہیم کو اسماعیل اور اسحاق نے دفن کیا۔ |
| پیدائش ۱۶ : ۳ | 5- مرد عورت پر حکومت کرے گا۔ |
| پیدائش ۲ : ۲ | 6- خدا نے ساتویں دن آرام کیا۔ |
| خروج ۱۷ : ۳۱ | 7- خدا نے ساتویں دن آرام کیا۔ |
| خروج ۳۳ : ۳۲ | 8- جس نے میرا گناہ کیا اس کا نام مٹادوں گا۔ |
| گنتی ۴-۲ : ۶ | 9- جو خدا کے لئے نذر مانے شراب نہ پئے۔ |
| استثناء ۱۰ : ۹ | 10- شریعت موسوی کے دس احکام خدا نے خود لکھے۔ |
| ۲ سلاطین ۱۱ : ۲ | ۱۱- ایلیاہ رتھ میں آسمان پر چلا گیا۔ |
| امثال ۹ : ۱۵ | 12- شریر کی روش سے نفرت اور صداقت سے محبت ہے۔ |
| زبور ۳۹ : ۸۹ | 13- خدا اپنے عہد کو نہ بدلے گا۔ |
| ایوب ۴ : ۳۳ | 14- خدا کی روح نے مجھے بنایا اور اس کا دم مجھے زندگی بخشتا ہے |
| ایوب ۱۴ : ۱۵ | 15- جو عورت سے پیدا ہوا کیونکہ پاک ہو سکتا ہے۔ |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| | ایوب ۴ : ۲۵ |
| 16- اسرائیل پراگندہ ہوگئے۔ | حزقیل ۳۱، ۲۳-۶ : ۳۴ |
| 17- یہودی ہندوستان سے کوش تک پھیلے تھے۔ | استر ۸ : ۳، ۱ : ۱، ۹ : ۸ |
| 18- ایلیا تو آچکا۔ | متی ۱۱ : ۱۱، ۱۲-۱۱ : ۱۷ |
| 19- باغ کو ٹھیکہ پر دینے کی تمثیل | متی ۴۴ : ۳۳ |
| 20- یہ نسل تمام نہ ہوئی کہ ابن آدم آجائے گا۔ | متی ۳۱ : ۱۳ |
| 21- مسیح محاورات میں کلام کرتا تھا۔ | متی ۱۳ : ۱۳ |
| 22- میں کہہ دوں گا میں تمہیں نہیں جانتا۔ | متی ۲۲ : ۷ |
| 23- پطرس کو کہا اے شیطان دور ہو۔ | متی ۲۳ : ۱۶ |
| 24- ابن آدم کے لئے سر دھرنے کی جگہ نہیں۔ | متی ۲۶ : ۸ |
| 25- میری خاطر چھوڑوگے تو آخرت میں سوگنا ملے گا۔ | متی ۲۵ : ۱۹ |
| 26- چھٹے گھنٹے سے نویں تک اندھیرا چھایا رہا۔ | متی ۴۵ : ۲۷ |
| 27- جو بات منہ سے نکلتی ہے ناپاک کرتی ہے۔ | متی ۲۰-۱۸ : ۱۵ |
| 28- مقدس کا پردہ پھٹ گیا۔ | متی ۵۲-۵۱ : ۲۷ |
| 29- یوسف ارمتیہ یسوع کا شاگرد تھا۔ | متی ۵۷ : ۲۷ |
| 30- جو کچھ دعا میں مانگو گے ملے گا۔ | متی ۲۲-۲۱ : ۲۱ |
| 31- صلیب سے قبل مسیح نے دعائیں کیں۔ | متی ۲۲-۲۱ : ۲۶ |
| 32- یسوع کے شاگرد بھاگ گئے۔ | مرقس ۴۹ : ۱۴ |
| 33- اس گھڑی کو کوئی نہیں جانتا۔ | متی ۳۲ : ۱۳ |
| 34- پطرس نے مسیح کو پہچاننے سے انکار کردیا۔ | متی ۷۱ : ۱۴ |
| 35- دونوں ڈاکو یسوع کو طعن کرتے تھے۔ | متی ۳۲ : ۱۵ |
| 36- دوبارہ آتا نہ دیکھ لیں موت کا مزہ ہرگز نہ چکھیں گے۔ | متی ۱ : ۹ |
| 37- آسمان زمین ٹل سکتے ہیں۔ مگر شریعت نہیں بدل سکتی۔ | لوقا ۱۷ : ۱۶ |
| 38- ابن آدم گمشدہ کو تلاش کرنے اور نجات دینے آیا ہو۔ | لوقا ۱۰ : ۹ |
| 39- جیسا کہ خیال کیا جاتا تھا کہ وہ یوسف کا بیٹا ہے۔ | لوقا ۲۳ : ۳ |
| 40- حواریوں نے سبت کو آرام کیا۔ | لوقا ۵۶ : ۲۳ |
| 41- یسوع اپنے دوستوں کے ساتھ سبت کو چرچ گیا۔ | لوقا ۱۶ : ۴ |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| 42- آسمان پر کوئی نہیں چڑھا مگر جو آسمان سے آیا۔ | یوحنا ۱۳ :۳ |
| 43- تم مجھ میں اور میں تم میں ہوں۔ | یوحنا ۲۰ :۱۴ |
| 44- میں اس دنیا کا نہیں اور وہ بھی۔ | یوحنا ۱۴ :۱۷ |
| 45- میرا جسم نہیں بلکہ تعلیم ہے جو بچا سکتی ہے۔ | یوحنا ۶۳ :۶ |
| 46- بیٹا ہونے کی حقیقت | یوحنا ۳۸-۴۴ :۸ |
| 47- تھوڑی دیر دیکھو گے پھر نہیں دیکھو گے۔ | یوحنا ۱۶ :۱۰ |
| 48- یسوع کے بھائی اس پر ایمان نہ لائے۔ | یوحنا ۵ :۷ |
| 49- مسیح عید پر پوشیدہ طور پر گیا۔ | یوحنا ۱۰ :۷ |
| 50- مسیح قربانی سے کتراتا رہا۔ | یوحنا ۱-۲ :۷ |
| 51- یہودی مسیح اور لعزر دونوں کو مارنا چاہتے تھے۔ | یوحنا ۹-۱۱ :۱۲ |
| 52- ہمارے خدا کے کلام کو بگاڑ دیا۔ | یرمیاہ ۸ :۸ |
| 53- ابتداء میں عیسائی سبت مناتے تھے۔ | اعمال ۱۳ :۱۶ |
| 54- پولوس نے شریعت میں دخل اندازی۔ | اعمال ۵-۲۱ :۱۵ |
| 55- بت پرستی عیسائیت میں بعد کی ایجاد ہے۔ | اعمال ۱۷ :۱۷ |
| 56- خدائی صفات | اعمال ۲۴-۲۷ :۱۷ |
| 57- انطاکیہ میں پہلی مرتبہ مسیحی کرسچن کہلائے۔ | اعمال ۲۶ :۱۱ |
| 58- آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی۔ | اعمال ۱۷-۲۲ :۳ |
| 59- یہودی تمام ملکوں سے آئے۔ | اعمال ۵ :۲ |
| 60- بپتسمہ لو تو روح القدس نازل ہوگا۔ | اعمال ۳۸-۳۹ :۲ |
| 61- غیر یہودیوں میں تبلیغ پولوسی چال ہے۔ | اعمال ۴۶ :۱۳ |
| 62- یسوع کو خدا نے جلایا۔ | اعمال ۳۲ :۲ |
| 63- ہر نبی کو مختلف اعجاز ملتا ہے۔ | ۱ کرنتھوں ۴-۱۱ :۱۲ |
| 64- ہر عورت خاوند اور خاوند بیوی کرے۔ | ۲ کرنتھوں ۱-۷ :۷ |
| 65- مسیح بے دینوں کے لئے مرا۔ | رومیوں ۶،۹ :۵ |
| 66- اپنے آپ کو گناہ کے اعتبار سے مردہ سمجھو۔ | رومیوں ۱۱ :۸ |
| 67- اگر تم میں خدا کا روح ہے تو وہ تم کو زندہ کرے گا۔ | رومیوں ۱۱ :۸ |
| 68- ہم خدا کے بیٹے ہیں۔ | رومیوں ۱۶ :۸ |

| مضمون | حوالہ |
| --- | --- |
| 69- نہ ناچ رنگ اور نہ نشہ بازی کریں۔ | رومیوں ۱۳ : ۳ |
| 70- اگر برگشتہ ہو جائیں تو مسیح دوبارہ مصلوب نہ ہوگا۔ | عبرانیوں ۶: ۶ |
| 71- گناہ کریں تو کوئی اور قربانی باقی نہیں۔ | عبرانیوں ۶: ۲۶ |
| 72- خدا ترسی کے باعث یسوع کی دعا سنی گئی۔ | عبرانیوں ۵: ۷ |
| 73- جو لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے۔ | گلتیوں ۳ : ۱۳ |
| 74- مسیح ہمارے گناہوں کی خاطر مرا۔ | گلتیوں ۱: ۴ |
| 75- اپنی پوشاک بیچ کر تلوار خرید لے۔ | لوقا ۲۲: ۳۶ |

بسم اللہ الرحمن الرحیم        نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم        و علی عبدہ المسیح الموعود

# خلافت راشدہ

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| 1- ھو الذی یصلی علیکم و ملٰئکتہ لیخرجکم من الظلمٰت الی النور ........ | احزاب :۴۴ |
| i- جن پر خدا اور فرشتے درود بھیجیں وہ غلط آدمی کا انتخاب نہیں کرسکتے۔ | |
| ii- لیخرجکم من الظلمٰت اہل بیت کی نفی کر رہا ہے۔ | |
| 2- والذین استجابوا لربھم واقاموا الصلوٰۃ وامرھم شوریٰ بینھم .......... خلفاء ثلاثہ اس آیت پر عمل کرنے والے تھے۔ | الشوریٰ :۳۹ |
| 3- ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامٰنٰت الی اھلھا ........ | النساء :۵۹ |
| i- خلفاء ثلاثہ اہل تھے تو امانت سپرد ہوئی ورنہ حضرت علیؓ اہل ہونے کا اعلان کرتے۔ | |
| ii- حضرت علیؓ نے خلفاء ثلاثہ کی مشاورت کرکے خود تائید کردی۔ | |
| 4- لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبھم و لکن اللہ الف بینھم خدا نے صحابہ کو خلفاء ثلاثہ کے ہاتھ پر جمع کرکے ان کی خلافت کی صداقت پر تصدیق کردی۔ | الانفال :۶۴ |
| i مہاجرین جنہیں خدا نے اولئک ھم الصادقون فرمایا نے خلفاء ثلاثہ کی تائید کی۔ | الحشر :۹ |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| الحشر:۱۰ | ii انصار جن کو قرآن کریم نے اولئک هم المفلحون فرمایا خلفاء ثلاثہ پر ایمان لائے |
| توبہ:۱۰۸ | iii فیه رجال یحبون ان یتطهروا والله یحب المطهرین کے مصداق اہل قبا نے خلفاء ثلاثہ کو تسلیم کیا۔ |
| نصر:۳ | iv یدخلون فی دین الله افواجا کے مصداق لوگوں نے تصدیق کی۔ |
| حجر:۱۰ | 5- انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون خلفاء ثلاثہ سے حفاظت قرآن کا کام لیا گیا |
| القیامۃ:۱۸ | ii حالانکہ ان علینا جمعه و قرانه جمع قرآن خدا نے اپنے ذمہ لیا |
| عبس:۱۶-۱۵ | iii بایدی سفرة ۞ کرام بررة جمع قرآن کرنے والے لوگوں کو معزز اور نیکوکار قرار دیا گیا |
| الفتح:۱۷ | 6- ستدعون الی قوم اولی باس شدید کے وعدہ کے پورے ہونے کا وقت خلفاء ثلاثہ کے زمانہ میں آیا جن کی اطاعت پر اجر حسن اور نافرمانی پر عذاب الیم کا انذار کیا گیا ہے۔ |
| المائدہ:۵۵ | 7- یا ایها الذین امنوا من یرتد منکم عن دینه فسوف یاتی الله بقوم یحبهم و یحبونه اذلة علی المومنین اعزة علی الکافرین یجاهدون فی سبیل الله ....... |
| | i- اس آیت کے مطابق محبوب خدا لوگوں کی جماعت مرتدین کے خلاف جہاد کرے گی۔ |
| | ii- حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مرتدین کا قلع قمع کیا۔ |
| | iii- فسوف میں "فاء کا حرف" مستقبل قریب کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ |
| | 8- آیت استخلاف کے مطابق تمام شرائط خلفاء ثلاثہؓ میں موجود ہیں یعنی خلفاء ثلاثہ کے زمانہ میں |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| | i- فتنہ ارتداد کا تدارک ہوا۔ |
| | ii- قرآن مجید محفوظ کیا گیا |
| | iii- جنگوں میں فتوحات ہوئیں |
| | iv- اسلامی سلطنت کو ترقی اور استحکام حاصل ہوا |
| | v- نظام دین جاری ہوا۔ جس پر آج تک عمل ہو رہا ہے |
| | اعتراض- آیت استخلاف میں وعدہ ساری قوم سے ہے نہ کہ چند افراد سے۔ |
| | جواب- چند افراد کی نمائندگی سے مراد نیابت کے طور پر تمام قوم ہوا کرتی ہے۔ مثلاً |
| | i- چند انگریز بادشاہ ہوئے مراد قوم لی جاتی ہے۔ |
| المائدہ :۲۱ | ii- وجعلکم ملوکا کیا تمام یہودی بادشاہ بنے تھے؟ |
| بقرۃ :۹۲ | iii- ........ قالوا نومن بما انزل علینا کیا ہر یہودی پر کتاب اتری؟ |
| بقرۃ :۱۲۵ | iv- ........ لا ینال عھدی الظلمین کیا ہر شخص آل ابراہیم کا امام بنا؟ معلوم ہوا قومی انعام بعض افراد کو مل جائیں تو پوری قوم ہی منعم علیہ سمجھی جاتی ہے۔ "منکم" میں من بیانیہ نہیں بلکہ تبعیضیہ ہے۔ کیونکہ ضمیر پر من بیانیہ کبھی نہیں آتا |
| | **حضرت علیؓ کی خلافت بلافصل** |
| المائدہ :۵۶ | 1 شیعہ دلیل- آیت انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویئوتون الزکوۃ وھم راکعون میں حضرت علیؓ کی خلافت بلافصل کا ذکر ہے۔ |
| | جواب- انما کلمہ حصر ہے والذین امنو سے مراد اگر حضرت علیؓ ہی مراد ہیں تو بقیہ شیعہ عقیدہ کے ائمہ حضرات ولی نہ رہے۔ |
| | ولی کے معنے دوست' خیر خواہ اور حاکم کے ہیں۔ لفظ مشترک' |

| مضمون | حوالہ |
| --- | --- |
| کسی ایک معنے میں بغیر کسی دلیل کے قطعی حجت نہیں ہو سکتا | |
| i- ادفع بالتی هی احسن فاذا الذی بینک و بینه عداوة کانه ولی حمیم ○ اگر ولی کے معنے صرف حاکم لئے جائیں تو اس آیت کے مطابق کیا دشمن حسن سلوک سے حاکم بن جائے گا؟ | سجدہ :۳۵ |
| ii- یابت انی اخاف ان یمسک عذاب من الرحمن فتکون للشیطن ولیا ○ کیا حضرت ابراہیمؑ کو یہ خوف تھا کہ ان کا باپ شیطان کا حاکم نہ بن جائے۔ | مریم :۴۶ |
| iii- ولی بمعنے حاکم اس لئے بھی ناممکن ہے کہ یہ جملہ اسمیہ ہے جو کہ حال کو چاہتا ہے۔ حضرت علیؓ تو نزول آیت کے وقت محکوم تھے اور ایک عرصہ تک محکوم رہے۔ | |
| iv- "والذین امنوا" کی ایک صفت "یئوتون الزکوة" بیان ہوئی ہے۔ حضرت علیؓ کا صاحب نصاب زکوٰۃ ہونا ہی ثابت کرنا مشکل ہے۔ | |
| v- "الذین امنوا" کا صلہ تو "هم الغالبون" بیان ہوا ہے۔ حضرت علیؓ کا معاملہ ہی برعکس ہے۔ | المائدہ :۵۷ |
| vi- حضرت علیؓ نے خود اعلان کیوں نہ کیا کہ میں اس آیت کا مصداق ہوں۔ | |
| vii- جب مجبور کر کے لوگ حضرت علیؓ کی بیعت کرنے لگے تو فرمایا دعونی والتمسوا غیری..... وانا لکم وزیرا خیرا لکم منی امیرا۔ | نہج البلاغہ خطبہ نمبر۹۲ زیر عنوان جب قتل عثمان کے بعد لوگوں نے حضرت علیؓ کو خلافت پیش کی۔ ۲- تاریخ التواریخ جلد دوم صفحہ ۱۷ |
| ب- فالله ما کانت لی فی الخلافة رغبة ولا فی الولایة اربة- و لکنکم دعوتمونی الیها و حملتمونی علیها- خدا کی قسم مجھے تو کبھی خلافت کی خواہش نہیں ہوئی تمہیں لوگوں نے مجھے اس کی طرف دعوت دیکر آمادہ کیا۔ | نہج البلاغہ ترجمہ حواشی سید شریف رضی خطبہ نمبر ۲۰۴ صفحہ ۳۱۱ |
| viii ....... وبسطتم یدی فکففتها و صددتموها | |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| فقبضتها۔ تم نے (بیعت کرنے کی خاطر) میرا ہاتھ پھیلانا چاہا تو میں نے اسے روک لیا تم نے اسے کھینچنا چاہا تو میں نے اسے سمیٹ لیا۔ | نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۲۲۷ صفحہ ۶۵۴ |
| 2۔ شیعہ دلیل۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطھیرا۔ آیت تطہیر اہل بیت کی معصومیت کا اعلان کر رہی ہے۔ معصوم کی موجودگی میں غیر معصوم خلیفہ کس طرح بن سکتا ہے؟ | الاحزاب: ۳۴ |
| جواب۔ لیذھب عنکم الرجس پیدائشی معصومیت سے انکار کا اظہار ہے۔ | |
| ii شیعہ عقیدہ کے مطابق اہل بیت تو معصوم ہیں یزکیھم کے تحت رسول نے تزکیہ کس کا کیا۔ | سورۃ الجمعہ: ۲ |
| iii اگر معصومیت ہی جواز خلافت بلافصل ہے تو حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ خلیفہ بلافصل کیوں نہیں؟ | |
| تطہیر کا لفظ فی الحقیقت صحابہ رسول اور ازواج کے لئے ہے | |
| i مایرید اللہ لیجعل علیکم من حرج و لکن یرید لیطھر کم...... | المائدہ: ۷۸ |
| ii وینزل علیکم من السماء ماء لیطھر کم بہ یذھب عنکم رجز الشیطن....... | الانفال: ۱۲ |
| iii اہل بیت میں ازواج النبی شامل ہیں کیونکہ آیت کے سیاق و سباق میں ازواج النبی کا ہی ذکر ہے۔ | |
| iv قالوا اتعجبین من امر اللہ رحمت اللہ و برکتہ علیکم اھل البیت...... | ہود: ۷۳ |
| v فقالت ھل ادلکم علی اھل بیت یکفلونہ لکم | القصص: ۱۲ |
| vi قال ینوح انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح | ہود: ۴۶ |
| 2 سلمان منا اھل البیت | منار الہدیٰ صفحہ ۱۹۳ ان علیا صلوات اللہ علیہ منصوص |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| 3 عن الصادق من اتق الله منکم و اصلح فھو منا اھل البیت ........قال الباقر ومن احبنا فھو منا اھل البیت...... | تفسیر القمی زیر آیت ان اکرمکم عند الله اتقکم صفحہ ۶۴۲ |
| 4- عن انس ؓ قال سئل رسول الله ﷺ من ا لک فقال کل تقی و تلا رسول الله ﷺ ان اولیاوہ الا المتقون حضرت انس ؓ کی روایت ہے کہ آنحضور ﷺ سے پوچھا گیا آپ ﷺ کی آل میں کون شامل ہے- فرمایا ہر متقی شخص پھر آپ ﷺ نے ان اولیاء ہ الا المتقون آیت پڑھی | المعجم الصغیر باب الجیم من اسم جعفر صفحہ 198- نیل الاوطار جلد ۲ صفحہ ۲۸۵ در منثور جلد ۳ صفحہ ۱۸۳ کشف الغمہ باب الصلوۃ علی النبی ﷺ جلد اول صفحہ ۱۹۶ |
| 5 قیل ھم الامۃ جمیعا قال النووی فی شرح مسلم وھو اظھرھا ...... الیہ ذھب نشوان الحمیری امام اللغۃ و من شعرہ فی ذ لک<br>آل النبی اتباع ملتہ<br>من الاعاجم والسودان العرب<br>لو لم یکن آلہ الا قرابتہ<br>صلی المصلی علی الطاغی ابی لھب<br>نبی ﷺ کی آل سے مراد نبی ﷺ کی پیروی کرنے والی امت ہے خواہ عجمی ہوں یا عرب کے سردار- صرف خاندانی قرابت کسی کو آل نہیں بناتی کیا درود شریف پڑھنے والا شخص ابولہب سرکش پر درود بھیجے گا- | |
| 6 ......قالت ام مسلمۃ و انا معھم یا نبی الله؟ قال انت علی مکا نک وانت علی خیر جب حضرت ام سلمہ ؓ نے عرض کی اے اللہ کے نبی امیں بھی ان کے ساتھ ہوں- فرمایا تم تو پہلے ہی بہترین مقام پر فائز ہو- | ترمذی ابواب التفسیر سورۃ احزاب جلد ۲ صفحہ 473 |
| 3- شیعہ دلیل- فقل تعالوا ندع ابناء نا وابناء کم ...... آیت مباہلہ نے اہل بیت کی وضاحت کر دی- حضرت علی ؓ اہل | آل عمران : 62 |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| | بیت ہونے کی وجہ سے خلافت کے زیادہ حقدار اور اہل ہیں۔ |
| | جواب۔ آیت مباہلہ میں انفسنا میں حضرت علیؓ ہرگز شامل نہیں۔ جمع کے لفظ میں اپنے نفس کو بلانا محاورہ ہے مراد آنحضرت ﷺ کی اپنی ذات ہے |
| یوسف :۱۹ | i- بل سولت لکم انفسکم امرا |
| المائدہ :۳۱ | ii فطوعت لہ نفسہ قتل اخیہ |
| | 2- لفظ انفس، ہم نسبت، ہم قوم اور ہم خیال کے معنوں میں ہے۔ |
| بقرۃ :۸۵ | i- و لا تخرجون انفسکم من دیارکم |
| الحجرات :۱۱ | ii- و لا تلمزوا انفسکم |
| | 3- انفسنا میں حضرت علیؓ اس لئے بھی شامل نہیں کیونکہ وہ آنحضرت ﷺ کی صفات رسالت، خاتم النبیین، ایک وقت میں ۴ سے زائد شادیاں جیسی صفات میں شامل نہیں۔ بعض صفات میں مماثلت خلافت بلا فصل کا ہرگز جواز نہیں بن سکتا۔ |
| | 4- یہ آیت شیعہ عقیدہ کے مطابق صرف پنج تن کو محبان رسول خدا ثابت کرتی ہے جو کہ صرف حضرت علیؓ کی خلافت بلافصل کی دلیل نہیں بن سکتی۔ |
| الجمعہ :۷ | 5- اگر شیعہ حضرات کی بات مان لی جائے تو مباہلے کے موقع پر ازواج مطہرات کو شامل نہ کرنے کی وجہ آیت قرآنی و لا یتمنونہ ابدا بما قدمت ایدیھم کی وجہ سے حضور ﷺ کو علم تھا کہ وہ مقابل پر ہرگز نہ آئیں گے۔ |
| | 6- صرف ازواج مطہرات کو لانا یہ تصور اور تاثر دے سکتا تھا کہ یہ غیر ہیں۔ اس لئے اولاد کو قربانی کے لئے پیش کرنا حقیقت کا اظہار تھا۔ |
| | 7- حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علی رضوان اللہ عنھم اپنی اپنی اولاد کے ساتھ مباہلہ میں شامل |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| ترجمان القرآن جلد اول صفحہ ۴۴۶ زیر آیت مباہلہ | ہونے کے لئے آئے۔ |
| | 8- واقعہ افک کی روایات میں متعدد مرتبہ اھل کا لفظ اہل خانہ اور ازواج مطہرات کے لئے استعمال ہوا ہے۔ |
| تیسر الوصول الباب الثانی فی اسباب النزول | i حضرت اسامہؓ نے عرض کی۔ ھم اھلک یا رسول اللہ |
| سورۃ النور : ۳۰<br>i- تیسر الوصول الی جامع الاصول من حدیث الرسول جلد اول الباب الثانی فی اسباب النزول سورہ النور صفحہ 159<br>ii- بخاری کتاب التفسیر سورۃ النور | ii فرمایا فو اللہ ما علمت علی اھلی الا خیرا<br>خدا کی قسم! مجھے اپنے اہل کے بارے سوائے بھلائی کچھ علم نہیں۔ |
| | 4- شیعہ دلیل۔ حجۃ الوداع سے واپسی پر غدیر خم کے مقام پر ایک لاکھ بائیس ہزار صحابہ کے سامنے فرمایا "من کنت مولاہ فعلی مولاہ" پگڑی حضرت علیؓ کے سر پر رکھی اور فرمایا علیؓ کی بیعت کرو۔ حضرت ابوبکرؓ نے بھی اس وقت حضرت علیؓ کی بیعت کی تھی۔<br>الجواب۔ فرضی واقعہ اور من گھڑت بات ہے۔ روایت درست بھی ہو تو۔<br>1- مولی بمعنے محبوب، دوست اور مددگار کے ہیں نہ کہ حاکم کے۔ اگلا فقرہ بھی وضاحت کر رہا ہے۔ "اللھم وال من والاہ وعاد من عادہ"<br>2- مال غنیمت کی تقسیم کے سلسلہ میں بعض اصحاب کو حضرت علیؓ سے شکوہ پیدا ہوا تو اس کے ازالہ کے لئے یہ فرمایا۔<br>3- جملہ اسمیہ ہونے کے باعث یہ حال کو چاہتا ہے۔ آنحضور ﷺ کی زندگی میں حضرت علیؓ محکوم رہے۔ خلفاء ثلاثہ کے زمانہ میں محکوم رہے۔ |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| 4- حضرت علیؓ نے کبھی یہ حدیث اپنے حق میں پیش نہ کی نہ ہی امیر معاویہ کو بتائی۔ | |
| 5- مولیٰ کا لفظ قرآن مجید میں دوست' مددگار کے معنے میں استعمال ہوا ہے۔ | |
| i- فان لم تعلموا اباء هم فاخوانكم فى الدين و مواليكم | الاحزاب :٦ |
| ii- وان تظهرا عليه فان الله هو موله و جبريل | التحریم :٥ |
| 6- غزوہ تبوک میں امیر مقرر کیا جانا بھی خلیفہ بلا فصل ثابت نہیں کرتا کیونکہ۔ | |
| حجۃ الوداع کے موقعہ پر حضرت ابودجانہؓ' غزوہ بدر کے موقع پر حضرت ابولبابہؓ اور حضرت ابن ام مکتومؓ امیر مقرر ہوتے رہے۔ اور تمام غزوات میں کسی نہ کسی صحابی کو امیر مقرر کیا جاتا رہا ہے۔ | |
| اتخلفنى فى النساء و الصبيان حضرت علیؓ کی عرض سے ہی واضح ہے کہ حضرت علیؓ کا امیر مقرر کیا جانا کوئی خاص مرتبہ نہ تھا۔ خصوصاً جبکہ امام الصلوۃ کسی اور کو مقرر کیا گیا تھا۔ | |
| 7- شیعہ دلیل۔ حدیث الثقلین ترکت فیکم الثقلین کتاب الله و عترتی کے تحت حضرت علیؓ آنحضور ﷺ کی عترت میں شامل ہیں اگر ان کی اطاعت کی جاتی تو امت میں تفرقہ اور اختلاف پیدا نہ ہوتا۔ | |
| جواب: عترت کے معنے ذریت کے ہیں اور حضرت علی ذریت نہیں۔ | |
| ii عترت خلافت بلا فصل کا جواز ہے تو حسنین خلیفہ بلا فصل کیوں نہیں ہوسکتے۔ | |
| iii شیعہ روایت میں لن يتفرقا حتى يردا على الحوض کے مطابق امام اور کتاب اللہ الگ الگ نہیں ہوسکتے۔ اگر | |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| قرآن موجود ہے تو امام کہاں ہے۔ اس سے امام کی غیوبت کا تصور بھی باطل ہو جاتا ہے۔ | احزاب :۷ |
| iv روحانی ذریت میں ائمہ، مجددین اور اولیاء سب شامل ہیں ازواجہ امہاتہم اسی لئے فرمایا گیا ہے۔ کونوا مع الصادقین | التوبہ :۱۱۹ |
| v لن تضلوا بعدہ۔ شیعہ اختلافات کا شکار کیوں ہو گئے۔ | |
| vi خلفاء ثلاثہ کی بیعت کر کے حضرت علیؓ سمیت تمام مسلمانوں نے ان کی خلافت کو تسلیم کر لیا۔ اس لئے اس حدیث کے وہ معنے نہیں جو شیعہ لیتے ہیں۔ | |
| ii حضرت علیؓ کی خلافت کا امیر معاویہؓ، خوارج نے انکار کردیا۔ اس وقت حضرت علیؓ نے یہ حدیث کیوں پیش نہ کی۔ | |
| iii حضرت حسینؓ نے یزید کے مقابل پر اپنے آپ کو حق پر سمجھ کر خروج کیا جان تک دے دی۔ حضرت علیؓ حق پر تھے تو خلفاء ثلاثہ کے خلاف خروج کیوں نہ کیا۔ کوئی آیت یا حدیث کیوں پیش نہ کی۔ | |

## حضرت علیؓ کی خلافت بلا فصل اور خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| 1- اگر حضرت علیؓ خدا تعالیٰ کی طرف سے خلیفہ بلافصل تھے تو ایسا کیوں نہ ہوا۔ جبکہ | |
| i- واللہ غالب علی امرہ | یوسف :۲۲ |
| ii وما انتم بمعجزین فی الارض ولا فی السماء | العنکبوت :۲۳ |
| iii وما کان اللہ لیعجزہ من شیء فی السموات ولا فی الارض | الفاطر :۴۵ |
| iv لا تحسبن الذین کفروا معجزین فی الارض | النور :۵۸ |
| v وان یردک بخیر فلا راد بفضلہ | یونس :۱۰۸ |
| vi فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ ان اللہ عزیز | |

| حوالہ | مضمون |
| --- | --- |
| ابراہیم :۴۸ | ذو نتقام<br>ان تمام آیات سے ثابت ہے کہ خدا تعالیٰ کے فیصلے کوئی نہیں بدل سکتا۔ اگر خدا کا فیصلہ حضرت علیؓ کو خلیفہ بلا فصل بنانا تھا تو کوئی بھی خدا کو اس فیصلہ میں عاجز نہیں کر سکتا تھا۔ |
| | 2- خلفاء ثلاثہ غاصب خلافت تھے تو کامیاب کیوں ہوئے حالانکہ |
| مجادلہ :۲۰ | i ان حزب الشیطن هم الخاسرون۔ |
| توبہ :۷۴ | ii هموا بمالم ینالوا .... |
| مجادلہ :۲۲ | iii الا ان حزب الله هم المفلحون |
| الحج :۵۲ | iv اذا تمنی القی الشیطان فی امنیته<br>فینسخ الله مایلقی الشیطان ثم یحکم الله ایته<br>حضرت علیؓ نے اپنی خلافت میں اس کا اعلان نہ کیا۔ |
| بقرہ ۱۲۵ : | v لا ینال عهدی الظلمین<br>اگر خلفاء ثلاثہ ظالم اور غاصب ہوتے تو ہرگز کامیاب نہ ہوتے۔ |

## حضرت علیؓ کا ذاتی کردار

| حوالہ | مضمون |
| --- | --- |
| | 1- حضرت علیؓ نے خلفاء ثلاثہ کی خود بیعت کی۔ اور کسی سے ان خلفاء کی زندگی میں بیعت نہ لی۔ حتیٰ کہ اپنے گھر والوں سے بھی۔ |
| | 2- شہادت حضرت عثمانؓ کے بعد بیعت لی۔ اور اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہوئے جنگ تک سے دریغ نہ کیا۔ |
| | 3- حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے آنحضرت ﷺ کے پہلو میں دفن ہونے پر اعتراض نہ کیا۔ |
| 1- تواریخ التاریخ جلد ۲ کتاب سوم صفحہ ۲۰۷<br>2- بحار الانوار جلد ۱۰ صفحہ ۱۴۲، ۱۴۳ | 4- بلکہ اپنے بچوں کے نام خلفاء ثلاثہ کے نام پر رکھے جو کہ واقعہ کربلا میں شہید ہوئے۔ |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| | 3- جلاء العیون اردو جلد دوم صفحہ ۱۹۵ اور ۲۰۸ زیر عنوان تعداد شہداء کربلا<br>4- نہج البلاغہ صفحہ ۱۱۰ حاشیہ<br>5- بارہویں امام کے مختصر حالات صفحہ ۵۵، ۸۱ از سید ظفر حسن لودھی مطبوعہ نظامی پریس لکھنؤ۔ |
| 5- امیر معاویہؓ کو لکھا۔ انه بایعنی القوم الذین بایعوا ابا بکر و عمر و عثمان علی ما بایعوهم علیه...... وانما الشوری للمهاجرین والانصار وانهم اناس ان اجتمعوا علی رجل و سموه اماما کان ذلک ......... | نہج البلاغہ صفحہ ۶۸۴ مکتوب ۶ بنام معاویہ بن ابو سفیان |
| 6- حضرت علی ؓ نے حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کی تھی۔ | 1- منار الہدیٰ صفحہ ۳۷۳، ۳۷۴ خطبہ امیر المومنین<br>2- فروع کافی جلد ۳ کتاب الروضہ صفحہ ۱۳۹۔<br>3- احتجاج طبری صفحہ ۴۹ |
| 7- آنحضرت ﷺ نے حضرت حفصہؓ سے فرمایا میرے بعد ابو بکرؓ اور پھر تیرے والد خلیفہ بنیں گے عرض کی کہ آپ کو کس نے بتایا ہے فرمایا علیم و خبیر ذات نے خبر دی ہے۔ | تفسیر القمی سورۃ تحریم صفحہ ۶۸۷ |
| فلما صلی ابو بکر الظهر اقبل علی الناس ...... ثم قام علی فعظم من حق ابی بکر و ذکر فضله وسابقته ثم مضی الی ابی بکر فبایعه فاقبل الناس الی علی وقالوا اصبت و احسنت | شرح نہج البلاغہ ج ۶ صفحہ ۲۹۳ |
| 8- وکان افضلهم فی الاسلام کما زعمت وانسهم الله ورسوله الخلیفة الصدیق و خلیفة الخلیفة الفاروق | 1- شرح نہج البلاغہ ابن ہیثم مطبوعہ تہران جلد ۲۳۔ 2- شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۱۹ |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| اس امت کے نبی کے بعد اس کے افضل ترین بزرگ لوگ ابوبکرؓ اور عمرؓ اور اگر تم چاہو کہ تمہارے لئے تیسرے کا نام بھی بیان کروں تو میں اس کا نام بھی بتاتا ہوں اور کہا کہ کوئی مجھے ابوبکرؓ اور عمرؓ پر ترجیح نہ دے ورنہ میں اسے سخت کوڑے ماروں گا۔ | کنزل العمال جلد ۱۳ صفحہ ۹-۱۰ المطبعہ العربیہ حلب |
| 9- جب ابوبکرؓ کی وفات کا وقت آیا تو آپ نے حضرت عمرؓ کو بلا کر خلیفہ مقرر کیا' پس ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اور خیر خواہی کی اور حضرت عمرؓ امر خلافت کے والی ہوئے پس آپ کی سیرت نہایت پسندیدہ اور آپ کی خلافت حد درجہ بابرکت تھی۔ | منار الہدی صفحہ ۳۷۳ |
| آخری زمانے میں ایک قوم ایسی بھی ہوگی جو ہماری محبت کا دعویٰ کریں گے اور وہ ہمارا گروہ ہوں گے لیکن وہ اللہ کے شریر بندے ہوں گے جو ابوبکرؓ' عمرؓ کو برا بھلا کہتے ہیں۔ | کنزالعمال جلد ۱۳ صفحہ ۱۰ |
| **عدم نفاق خلفاء ثلاثہ** | |
| ہر روایت جو مخالف قرآن ہے وہ باطل ہے۔ فبای حدیث بعد الله وایته یومنون....... | (جاثیہ:۷) |
| 1- خلفاء ثلاثہ نے مکی دور میں اسلام قبول کیا جبکہ نفاق کا سوال ہی نہ تھا۔ | |
| 1- منافق خوف سے ایمان لائے گا یا لالچ کی خاطر۔ ہجرت سے قبل مکہ میں مہاجرین یعنی اہل مکہ اور اہل مدینہ اور دوسرے صحابہ کس کے خوف سے مسلمان ہوئے تھے یا کس لالچ کی خاطر مسلمان ہوئے تھے۔ | |
| 2- منافق صرف مدنی اور بدوی ہیں۔ وممن حو لکم من الاعراب منافقون ومن اهل المدينة مردوا على النفاق لا تعلمهم نحن نعلمهم سنعذبهم مرتين ثم يردون الى عذاب عظيم۔ | توبہ:102 |

| مضمون | حوالہ |
| --- | --- |
| ۳ فان یتوبوا یک خیرا لهم وان یتولوا یعذبهم الله عذابا الیما فی الدنیا والاخرة- وما لهم فی الارض من ولی ولا نصیر- انہیں دنیا میں کونسا دردناک عذاب ملا؟ ہاں منافق مرتد ابوبکرؓ کے ہاتھوں مارے گئے- یا توبہ کر گئے- قاتلوهم یعذبهم الله بایدیکم- | توبہ: 75 |
| | توبہ: 15 |
| عذابا فی الدنیا کی صورت مالهم فی الارض من ولی ولا نصیر خلفاء ثلاثہ کو ولی بھی ملے اور نصیر بھی- | |
| 4- یایها النبی جاهد الکفار والمنافقین واغلظ علیهم- اس حکم کی موجودگی میں رسول خدا ﷺ نے ان سے مشورے لئے اور ان سے محبت کی- رشتے کئے- صاف ظاہر ہے خلفاء ثلاثہ منافق نہ تھے- | توبہ: ۷۳ |
| 5- یایها النبی اتق الله ولا تطع الکافرین والمنافقین- خلفاء ثلاثہ سے آنحضور ﷺ نے مشورے لئے؟ ثابت ہوا وہ منافق نہ تھے- | احزاب: ۲ |
| 6- هم الذین یقولون لا تنفقوا علی من عند رسول الله حتی ینفضوا- گویا منافقین صحبت نبوی ﷺ میں کبھی کبھی آتے تھے اور مخلصین ہمیشہ صحبت رسول میں رہتے تھے مہاجرین اور انصار خصوصاً خلفاء ثلاثہ تو ہمیشہ صحبت نبوی میں ہی رہتے تھے- | منافقون: 8 |
| 7- لئن لم ینته المنافقون والذین فی قلوبهم مرض والمرجفون فی المدینة لنغرینک بهم ثم لایجاورونک فیها الا قلیلا- ملعونین اینما ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتیلا- شیخین یعنی حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ زندگی کے بعد بھی قبر رسول کے مجاور ہیں- خدا کو غیرت نہ آئی؟ شیر خدا کو غیرت نہ آئی- زندگی بھر ساتھ رہے- موت کے بعد بھی دائمی طور پر ساتھ ہیں- قلیلا | |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| احزاب :۶۱ '۶۲ | ا۔ اگر قلیل تعداد مراد ہے تب بھی شیعوں کا عقیدہ غلط ہے کیونکہ اس کا مطلب بنتا ہے کہ مدینہ میں منافق قلیل ہوں گے مومن اکثریت میں ہوں گے۔ تو اس اکثریت نے علیؓ کی بیعت کیوں نہ کی؟ جبکہ یہ کہتے ہی ہیں ارتد الناس الا ثلثۃ۔ سوائے تین کے باقی سب مرتد ہو گئے تھے۔ |
| | ۲ اگر قلیل تعداد مراد ہوئی تو الا قلیل کے الفاظ ہوتے۔ فاعل ہونے کے سبب کیونکہ جب الا سے قبل جملہ منفی ہو تو پھر الا کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔ یہ آیت بتاتی ہے کہ حضور ﷺ کی وفات تک سارا مدینہ منافقین سے خالی ہو جائے گا اور مدینہ میں کوئی منافق نہ ہو گا سارے کے سارے مخلصین ہوں گے۔ |
| المنافقون :۵۱ | 8- ھم العدو فاحذرھم خدا منافقوں کو دشمن قرار دیکر ان سے بچنے کا حکم دیتا ہے۔ جبکہ خلفاء ثلاثہ میں سے دو خسر تھے۔ ایک داماد۔ جو مشوروں میں شریک۔ غزوات میں شامل ہوتے رہے۔ |
| الجمعہ : ۲<br>نصر : ۲<br>احزاب : ۴۳ | 9- صحابہ نے انہیں یکے بعد دیگرے اپنا امام تسلیم کیا۔ بجز تین چار کے بقول شیعہ۔ کیا سب ضلال مبین پر جمع ہو گئے تو پھر کانوا من قبل لفی ضلال مبین - یدخلون فی دین اللہ افواجا- ھو الذی یصلی علیکم و ملائکتہ لیخرجکم من الظلمت الی النور |
| حجرات :8 | 10- لو یطیعکم فی کثیر من الامر لعنتم و لکن اللہ حبب الیکم الایمان و زینۃ فی قلوبکم و کرہ الیکم الکفر و الفسوق والعصیان اولئک ھم الراشدون<br>بقول شیعہ حضرت علی تو معصوم ہیں وہ مراد نہیں ورنہ معصوم کی بات ماننا تو تکلیف کا موجب نہیں ہو سکتی۔ |
| | عدم ارتداد اصحاب ثلاثہؓ — |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| (کتاب الروضۃ من الکافی زیر عنوان الناس بعد النبی اہل ردۃ الا ثلثۃ) | 1- شیعہ کہتے ہیں صحابہ کی وجہ ارتداد عدم تسلیم خلافت علی بلا فصل ہے؟ عن ابی جعفر علیہ السلام قال : کان الناس اہل ردۃ بعد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا ثلثۃ فقلت ومن الثلاثۃ فقال المقداد بن الاسود وابوذر الغفاری وسلمان الفارسی رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیہم ثم عرف اناس بعد یسیر و قال ھوء لاء الذین دارت علیھم الرحی وابوا ان یبایعوا حتی جاء امیرالمومنین علیہ السلام مکرھا فبایع وذلک قول اللہ تعالی وما محمد الا رسول۔ الخ |
| | i- خلافت علی کا قرآن میں ذکر نہیں۔ |
| | ii- خلافت مادی چیز ہے یا روحانی؟ اگر خلافت مادی ہے تو شیر خدا، خیبر شکن۔ لا فتنی الا علی ولا سیف الا ذوالفقار کے مصداق سے ابوبکر نے کیسے چھین لی؟ اگر خلافت ہے روحانی تو نظر نہیں آسکتی وہ کیسے چھین لی ابوبکر نے؟ رسالت، صدیقیت، شہادت، صالحیت، محبت خدا، عشق رسول، قرب الٰہی، علم دین اور ایمان و عرفان سب روحانی اشیاء ہیں کون چھین سکتا ہے؟ کیا کسی رسول سے اس کی رسالت کبھی دشمن نے چھین لی؟ .... رسالت اور خلافت و امامت روحانی چیز ہے۔ ہاں اگر کسی رسول یا خلیفہ کو ظاہری اقتدار بھی مل جائے تو وہ ایک زائد چیز ہے۔ نبوت و خلافت کا لازمہ نہیں ہے۔ (پس اگر حضرت علیؓ سے خلفاء ثلاثہ نے خلافت یعنی روحانی چیز نہیں چھینی تو پھر ان پر غصب وارتداد کا الزام ختم ہو گیا۔ |
| فاطر: ۴۵ | iii- وما کان اللہ لیعجزہ من شی فی السموات ولا فی الارض ،انہ کان علیما قدیرا اگر خدا تعالی نے حضرت علیؓ کو خلیفہ بلافصل بنانے کا فیصلہ |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| کیا تھا کوئی کیسے خدا کو اپنا فیصلہ نافذ کرنے سے عاجز کر سکتا ہے۔ معلوم ہوا حضرت ابوبکرؓ کا پہلا خلیفہ بننا ہی منشاء الٰہی تھا۔ | |
| 2- مظالم بر اهل بیت؟ | |
| ان الذین توفتھم الملا ئکۃ ظالمی انفسھم قالوا فیما کنتم قالوا کنا مستضعفین فی الارض قالوا الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتھاجروا فیھا فاولئک ماوھم جھنم و ساءت مصیرا الا المستضعفین من الرجال والنساء والولدان<br>اگر خلفاء ثلاثہ کے زمانہ میں اہل بیت پر مظالم ہوئے تو اس آیت کے مطابق ہجرت کیوں نہ کی۔<br>خلفاء ثلاثہ کے زمانہ میں حضرت علیؓ نے باوجود جوانی کے ہجرت نہ کی۔ اگر مظالم ہوئے اور ہجرت نہ کی تو معاذ اللہ جہنمی قرار پاتے ہیں۔ | نساء :۹۷ |
| ا- مثلاً ایک شخص سونا بنانے کا دعویٰ رکھتا ہے اور سونے پر ہی ایک بوٹی ڈال کر کہتا ہے کہ لو سونا ہوگیا۔ اس سے کیا یہ ثابت ہو سکتا ہے کہ وہ کیمیاء گر ہے سو آنحضرت ﷺ کے فیوض کا کمال تو اس میں تھا کہ امتی میں وہ درجہ اتباع سے پیدا ہو جائے۔ | ریویو مباحثہ بٹالوی چکڑالوی |
| 3- آنحضورؐ کی صفت یزکیھم پر زد پڑتی ہے<br>کس کو پاک کیا؟ اہل بیت تو پیدائشی پاک تھے۔ اور وہ دس ہزار قدوسی، اصحاب بیعت رضوان۔ اصحاب بدر و خیبر وغیرہ۔ پھر اس آیت میں ہے یعلمھم کہ نبی ﷺ ان کی تعلیم کرتا ہے۔ یہی اثر تھا تعلیم کا کہ فوراً بعد مرتد ہو گئے۔ | جمعہ :3 |
| ادھر موسیٰ کے بارہ میں فرمایا فما امن لموسی الا ذریۃ من قومہ کیا وہ کچھ لوگ صرف تین چار تھے۔ | یونس :۸۳ |
| ب- ہاں منافقین کی بابت فرمایا اولئک الذین لم یرد اللہ ان | |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| یطھر قلو بھم<br>گویا مومنوں کے دل پاک کرنا ہے منافقوں کے نہیں لہٰذا صرف پنجتن کے مطہر ہونے کا عقیدہ درست نہیں۔ | مائدہ :۴۲ |
| 4- رایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا- وہ کونسی افواج تھیں جو حیات محمد ﷺ میں ہی اسلام میں داخل ہوئیں؟ وہ نیک افواج جنکی آمد پر شکریہ کے طور پر فسبح بحمد ربک کا حکم ہے؟ کیا منافقون' مرتدوں کی آمد پر شکرانہ کا حکم ہے؟ منافق کیلئے دعا نہیں استغفار ہے۔ | نصر: ۳ |
| استغفرت لھم ام لم تستغفر لھم لن یغفر اللہ لھم<br>کیا افواج کے داخل ہونے کی پیشگوئی جھوٹی ہوگئی؟ اگر ان افواج اور ان کے فیصلہ (خلافت ابوبکر) کو نہ مانیں تو رسول کی رسالت کا انکار کرنا پڑے گا- شیعہ خلافت کی بات کر رہے ہیں- یہاں رسالت ہاتھ سے جارہی ہے۔ | سورۃ المنافقون : ۷ |
| 5- وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین<br>صحابہ پر دو دور آئے- پہلا ضلال مبین دوسرا ہدایت- تیسرا دور کوئی نہیں- ضلال مبین صرف ہدایت سے پہلے ہے بعد میں نہیں۔<br>عہد ابوبکر میں مرتدین منافق تھے جو آخری دور میں مسلمان ہوئے- انہیں آنحضور ﷺ کی صحبت میں رہنے کا موقعہ نہ ملا تھا۔ | (جمعہ :۳) |
| بقول شیعہ تین چار کے سوا سب ضلال مبین میں پڑ گئے تو پھر من قبل کے الفاظ بیکار چلے جاتے ہیں- ان مرتدین کا ذکر اس آیت میں موجود ہے- قالت الاعراب امنا قل لم تومنوا و لکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم | (حجرات :15) |
| الاعراب اشد کفرا و نفاقا<br>مہاجرین وانصار بعد وفات رسول مرتد نہیں ہوئے۔ | (توبہ :۹۸) |

| حوالہ | مضمون |
| --- | --- |
| (مائدہ :۵۵) | 6- یا ایھا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم و یحبونہ<br>حضرت علیؓ نے شیخین اور ان کے ہمنواؤں سے جنگ اور جہاد نہ کیا۔ شیعہ حضرات کا یہ کہنا کہ حضرت علیؓ کو صبر کی وصیت تھی یہ اس آیت میں مذکور مضمون کے منافی ہے۔ جب ارتداد ہوا ای وقت جہاد فرض ہے۔ |
| تفسیر القمی سورۃ الروم زیر آیت ات ذاالقربی حقہ صفحہ ۵۰۰ لما بویع لابی بکر استکام لہ الامر علی جمیع المہاجرین والانصار | انصار علیؓ بھی کم نہ تھے۔ علی خیبر شکن۔ ذوالفقار کے حامل تھے۔ اینا اضعف ناصرا واقل عددا۔ یاتی اللہ بقوم افواجا بیعت رضوان والے۔ تبوک والے۔ خیبر و فتح مکہ والے (دس ہزار قدوسی) ضرور ساتھ دیتے۔ |
| | اعزۃ علی الکافرین وعدہ الٰہی تھا۔ اگر منافق لاکھوں بھی ہوں تو اسلام کو کیا فائدہ۔ فی الدرک الاسفل من النار شیر خدا کو صحابہ سے نہ جان کا نہ مال کا نہ عزت کا خطرہ ہو سکتا ہے تو پھر تقیہ کی بھی تینوں وجوہات ختم ہو گئیں۔ اس لئے یہ کہنا کہ حضرت علیؓ نے تقیہ کرتے ہوئے خلفاء ثلاثہ کا ساتھ دیا غلط ثابت ہوا۔ |
| | 7- موجودہ قرآن انہی منافقین، مرتدین صحابہ کے ہاتھوں پہنچا۔ اگر وہ منافق مرتد تھے تو قرآن کی صحت و حفاظت کا کیا ثبوت ہے؟ آیت حفاظت بھی انہوں نے ممکن ہے خود بنا کر داخل کردی ہو جیسے چور شکستہ تالا لٹکا دیتا ہے۔ |
| 1- منار الہدیٰ صفحہ ۳۷۳<br>2- فروغ کافی جلد ۳ کتاب الروضہ صفحہ ۱۳۹<br>3- احتجاج طبری صفحہ ۴۹<br>4- نہج البلاغہ حیدری پریس لاہور صفحہ ۶۸۴ مکتوب نمبر ۶ | 8- جملہ صحابہ نے خلفاء ثلاثہ کو اپنا امام و پیشوا مانا اور حضرت علی نے تینوں کی بیعت کی۔ |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| | **فضائل خلفائے ثلاثہ** |
| | 1- مکی دور میں قبول اسلام کی توفیق پائی۔<br>کس بہر کے سر نہ دہد جاں نہ فشاند<br>عشق است کہ ایں کار بصد صدق کناند |
| ج:۴۱ | 2- خلفاء ثلاثہ نے ہجرت کی سعادت پائی۔ ورنہ (i) مدینہ میں کونسا خزانہ نکل آیا تھا۔ مدینہ تو بخار کا مرکز تھا۔ فاقہ کشی تھی۔<br>(ii) خدا نے گواہی دی ہے کہ اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ |
| (الحشر:۹) | ب- اخرجوا من دیارھم و اموالھم یبتغون فضلا من اللہ و رضوانا و ینصرون اللہ و رسولہ |
| (نساء:۱۰۱) | ج- من یھاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغما کثیرا و سعة<br>ان کو وسعت کا ملنا اس وعدہ کے ایفاء کی دلیل ہے اور ان کے مہاجر عنداللہ ہونے کی نشانی ہے۔ مہاجرین کے لئے خرجوا نہیں فرمایا بلکہ فرمایا اخرجوا کفاء کے مظالم نے مجبور کرکے انہیں نکالا ہے۔ |
| (نحل:۴۲) | د- والذین ھاجروا فی اللہ من بعد ما ظلموا لنبوئنھم فی الدنیا حسنة ولاجر الاخرة اکبر لو کانوا یعلمون<br>دنیا میں انہیں بادشاہت اور تمام مومنوں کی سرداری ملی اور ولاجر الاخرة اکبر۔ |
| (نور:۳۸) | 3- رجال لا تلھیھم تجارة ولا بیع عن ذکر اللہ واقام الصلوة و ایتاء الزکوة۔ یخافون یوما تتقلب فیہ القلوب والابصار |
| (احزاب:۲۳) | ب- من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فمنھم من قضی نحبة و منھم من ینتظر |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| (حج :۴۱) | 4- ان الله علی نصرهم لقدیر الذین اخرجوا من دیارهم...... ولینصرن الله من ینصره |
| (زمر:۱۱) | 5- قل یعباد الذین امنوا اتقوا ربکم للذین احسنوا فی هذه الدنیا حسنة وارض الله واسعة انما یوفی الصبرون اجرهم بغیر حساب۔<br>ان مکی ابتدائی مسلمانوں میں سے متقی لوگوں کو فی الدنیا حسنة وارض الله واسعة کا وعدہ ہے خلفاء اور ثلاثہ کے لئے دینوی انعامات میں سے بادشاہت سے بڑھ کر اور کون سا انعام ہو سکتا ہے؟ |
| (نحل :۳۱) | 6- وقلیل للذین اتقوا ماذا انزل ربکم قالوا خیرا للذین احسنوا فی هذة الدنیا حسنة ولدار الاخرة خیر ولنعم دار المتقین<br>مکی آیت ہے اور اس کسمپرسی کے زمانہ میں ابتدائی مکی مسلمانوں سے بصورت وعدہ پیشگوئی ہے۔ خلفاء ثلاثہ کو دیکھو خدا نے کیسے دنیاوی حسنات سے نوازا ہے۔ |
| (توبہ :۱۱۸) | 7- لقد تاب الله علی النبی و المهاجرین والانصار الذین اتبعوه فی ساعة العسرة من بعد ما کاد یزیغ قلوب فریق منهم ثم تاب علیهم انه بهم رءوف رحیم<br>خلفاء ثلاثہ اس غزوہ میں شریک ہوئے ۳۰ ہزار سپاہی۔<br>حضرت عثمان نے دو سو اوقیہ چاندی دو سو اونٹ دیئے۔ |
| فتح الباری کتاب المغازی باب غزوہ تبوک۔ | غزوہ تبوک میں صحابہ کی تعداد تیس اور چالیس ہزار کے درمیان تھی۔ |
| تفسیر صافی زیر آیت هذا۔ | ۲۵ ہزار کے غزوہ تبوک میں امیر لشکر حضرت ابو بکر کو مقرر کیا تھا۔ |
|  | 8- لاتجد قوما یومنون بالله والیوم الاخر یوادون من حاد الله و رسوله و لو کانوا اباء هم |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| اوابنا نھم اواخوانھم او عشیر تھم۔ اولئک کتب فی قلوبھم الایمان و ایدھم بروح منه ویدخلھم جنت تجری من تحتھا الانھر خالدین فیھا رضی الله عنه ورضواعنه۔ اولئک حزب الله۔ الا ان حزب الله ھم المفلحون۔ | (مجادلہ: ۲۲) |
| منکرین زکوۃ' مدعیان نبوت اور قیصرو کسریٰ کے مقابل پر خدا تعالیٰ نے خلفاء ثلاثہ کی مدد کرکے اور انہیں کامیاب کرکے ثابت کردیا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ | |
| 9۔ لقد رضی الله عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبھم فانزل السکینة علیھم و اثابھم فتحا قریبا و مغانم کثیرۃ یاخذونھا ...... | (الفتح: ۱۹) |
| نیز فرمایا الزمھم کلمة التقوی وکانوا احق بھا و اھلھا | (الفتح: ۲۷) |
| **بیعت رضوان کے دنیوی انعام** | |
| (۱) فتح قریب (۲) مغانم کثیرۃ (۳) واخری لم تقدروا علیھا قد احاط الله بھا یعنی فارس وروم کے اموال جو عربوں کے احاطہ قدرت کے باہر تھے۔ ذی الحجہ ۶ھ میں حدیبیہ سے واپس آئے محرم ۷ھ میں خیبر فتح ہوگیا۔ اموال خیبر کو آنحضرت نے تمام اہل حدیبیہ کیلئے مخصوص کردیا تھا گویا تمام اہل حدیبیہ مومنین تھے اور ان میں منافق کوئی نہ تھا اگر کوئی منافق ہوتا تو اسے اموال خیبر نہ دیتے اس میں سے حدیبیہ میں شرکت نہ کرنیوالوں کو اموال خیبر میں سے حصہ نہیں دیا۔ خواہ کوئی اہل حدیبیہ میں سے خیبر میں شریک ہوا یا نہیں تمام اہل حدیبیہ کو اموال خیبر تقسیم ہوئے اہل حدیبیہ میں سے صرف جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام خیبر میں شریک نہیں ہوئے اس کے باوجود حضور ﷺ | |

| مضمون | حوالہ |
| --- | --- |
| نے اسے حصہ دیا اور برابر دیا۔ | (سیرۃ ابن ہشام) اردو صفحہ ۴۱۶ ترجمہ عبدالجلیل صدیقی |
| 10- محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعا سجدا يبتغون فضلا من الله و رضوانا<br>والذین معه میں خلفاء ثلاثہ شامل تھے۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل اور رضوان کے وارث ہوئے۔ | (الفتح: ۳۰) |
| 11- شاورهم في الامر<br>مشورہ خیر خواہ سے ہوتا ہے نہ کہ دشمن سے۔ زیر آیت لولا كتاب من الله سبق لمسكم فيما اخذتم عذاب عظيم اسیران بدر کے بارہ میں ابوبکرؓ عمرؓ نے مشورہ دیا۔ حضور ﷺ نے ابوبکرؓ کے مشورہ پر عمل کیا اور خدا کو بھی حضرت ابوبکرؓ کا مشورہ پسند آیا اور اسے قرآن کا حصہ بنایا۔ | (آل عمران: ۱۶۰)<br>(انفال: ۶۹) |
| 12- ان ربك يعلم انك تقوم ادنى من ثلثى الليل و نصفه و ثلثه و طائفة من الذين معك - خلفاء ثلاثہ آنحضور ﷺ کے ساتھ عبادت میں شامل رہا کرتے تھے۔ | (مزمل: ۲۰) |
| 13- واذكروا نعمة الله عليكم اذ كنتم اعداء فالف بين قلوبكم فاصبحتم بنعمته اخوانا و كنتم على شفا حفرة من النار فانقذكم منها | (آل عمران: ۱۰۳) |
| 14- هو الذى ايدك بنصره وبالمومنين والف بين قلوبهم لوانفقت ما فى الارض جميعا ما الفت بين قلوبهم و لكن الله الف بينهم انه عزيز حكيم يا ايها النبى حسبك الله و من اتبعك من المومنين<br>ا یہ کہنا کہ قبل اسلام بنو امیہ اور بنو ہاشم کی دیرینہ عداوت بعد میں بھی قائم رہی اس آیت کے خلاف ہے۔<br>ب صحابہ محض چار پانچ نہیں بلکہ بہت بڑی تعداد تھی کیونکہ | (انفال: ۶۳ تا ۶۵) |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| | شیعوں کے مذکورہ چار پانچ میں تو قبل اسلام باہم کوئی عداوت نہ تھی نہ ہی چار پانچ افراد میں الفت پیدا کرنا اتنا بڑا انعام قرار پاسکتا ہے جس کا ذکر کیا جائے۔ شیعہ بتائیں کہ مہاجرین وانصار صحابہ کے علاوہ وہ کون لوگ تھے جن میں عداوت تھی اور اسلام نے دور کردی۔ اور وہ بھائی بھائی بن گئے۔ |
| | ج۔ وہ انعام کیا ہوا جو حضور ﷺ کے فوت ہوتے ہی زائل ہوگیا اور دوبارہ عداوت آگئی۔ |
| | ز خدا ان کو دوزخ سے نجات یافتہ قرار دیتا ہے لہٰذا وہ منافق مرتد نہیں ہوسکتے۔ |
| | چار پانچ اشخاص تو جملہ مخالفین کے مقابل کافی نہیں ہوسکتے اگر حضرت علیؓ اکیلے کافی ہوتے تو وہ تقیہ کیوں کرتے اور بقول شیعہ صحابہ ان پر مظالم کیوں کرتے؟ |
| (انعام : ع ۱۰) | 15- اولئک الذین اتینھم الکتاب والحکم والنبوۃ فان یکفر بھا ھولاء فقد وکلنا بھا قوما لیسوا بھا بکافرین |
| | یہ مکی سورۃ ہے گویا مہاجرین کی جماعت خدا کی مقرر کردہ قوم ہے جو کافر نہیں بلکہ مومن ہے۔ بعض انصار قبل ہجرت مسلمان ہوچکے تھے۔ |
| (عبس) | 16- کلا انھا تذکرۃ فمن شاء ذکرہ فی صحف مکرمۃ مرفوعۃ مطھرۃ بایدی سفرۃ کرام بررۃ |
| | سفر کرنے والے صحابہ یا قرآن کی کتابت کرنے والے صحابہ مراد ہیں اس میں فرشتے مراد نہیں ہوسکتے کیونکہ اگر یہ صحیفے فرشتوں کے ہاتھ میں ہوں تو ان کے ہاتھوں میں موجود صحیفوں کو نہ لوگ پڑھ سکتے ہیں نہ ان سے نصیحت حاصل کرسکتے ہیں۔ |
| | **فضائل ابوبکرؓ** |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| ا ولا یاتل اولوالفضل منکم والسعة<br>السعة۔ مالی وسعت آیت ومن یطع اللہ والرسول ........ ذلک الفضل من اللہ جملہ تفاسیر شیعہ میں اولو الفضل سے حضرت ابوبکرؓ مراد ہیں یہ آیت حضرت ابوبکرؓ کے بارے ہے۔ | (نور:۲۳)<br>(نساء:۷۰)(مجمع البیان، عمدۃ البیان) صفحہ۱۳۱ ترجمہ قرآن مولوی فرمان علی صاحب۔ فتح البیان زیر آیت ھذا |
| 2- الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ وایدہ بجنود لم تروھا<br>جملہ تفاسیر شیعہ میں حضرت ابوبکرؓ مراد ہیں۔ | (توبہ :۴۱) |
| ا۔ ثانی اثنین فرما کر حضرت ابوبکرؓ کی تعریف فرمائی ہے اور مراد یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ ان تمام امور میں حضور ﷺ کے شریک تھے۔ ایمان، تقویٰ، ہجرت، مظلومی، دشمنی سے خطرہ اور نصرت الٰہی وغیرہ۔ | |
| ب۔ حضور ﷺ نے باذن الٰہی خطرناک سفر میں حضرت ابوبکرؓ کو رفیق سفر بنایا۔ | خلاصہ المنہج۔ تفسیر حسن عسکری |
| ت۔ اگر حضرت ابوبکرؓ کے دل میں ایمان اور عشق رسول نہ ہوتا تو وہ ایسے خطرناک سفر میں رفیق سفر نہ بنتے۔ منافق ایسی قربانی نہیں کرسکتا۔ اتخذوا ایمانھم جنۃ | (منافقون) |
| ج خدا اور رسول کے نزدیک حضرت ابوبکرؓ کے سوا دوسرا کوئی صحابی اخلاص اور شجاعت میں اس قابل نہ تھا کہ وہ حضور ﷺ کا رفیق سفر بنتا۔ ابوبکرؓ سب سے افضل صحابی تھے اور اشجع الصحابۃ | |
| د خدا کو حضرت ابوبکرؓ کی یہ قربانی اتنی پسند آئی کہ اپنے ابدی کلام میں اس کا ذکر کردیا اور کسی صحابی کی کسی قربانی کا ذکر نہ کیا۔ شب ہجرت حضرت علیؓ کے بستر رسول پر سونے کا قرآن مجید میں ذکر نہیں کیا۔ جبکہ حضرت ابوبکرؓ کی رفاقت و | |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| معیت فی الغار کا ذکر کیا۔ پس خدا کے نزدیک حضرت علیؓ کی نسبت حضرت ابوبکرؓ کی قربانی زیادہ پسندیدہ تھی اس لئے حضرت ابوبکرؓ کی قربانی کا ذکر کیا۔ حضرت علیؓ کی قربانی کا نہیں کیا۔ اگر بستر پر سونا فضیلت ہے تو بستر والے کے ساتھ سونا اس سے بڑھ کر فضیلت ہے۔ شب ہجرت حضرت علیؓ تو بستر رسول پر سویا۔ اور ابوبکرؓ دوران ہجرت غار ثور میں رسول خدا یعنی صاحب بستر کے ساتھ تین راتیں سویا۔ صرف بستر پر سونا افضل ہے یا خطرناک ترین وقت میں رسول ﷺ کے ساتھ غار ثور میں سونا افضل ہے اور وفات کے بعد تاقیامت حضرت ابوبکرؓ روضہ رسول میں رسول کے ساتھ سونا۔ حضرت علیؓ کمسن تھے انہیں پتہ تھا کہ مجھے کفار کچھ نہیں کہیں گے بلکہ بقول شیعہ یموتون باختیارهم جب ان کی مرضی نہیں تھی کفار ان کو مار ہی نہیں سکتے تھے ادھر حضور ﷺ نے فرمایا تھا انهم لن یضروک شیئا نیز کفار سے قرابت داری تھی طالب اور عقیل سگے بھائی کا تھے۔ چچا عباس اور چچوں کی اولاد موجود تھی کفار کو پتہ تھا اگر علیؓ کو کچھ کہا تو وہ بدلہ لیں گے چنانچہ صبح پتہ چلنے پر کفار نے حضرت علیؓ کو پتھر تک نہیں مارا۔ حضرت ابوبکرؓ کو تو ان باتوں میں سے کچھ حاصل نہ تھا اس کے باوجود اتنے خطرہ میں بھی سفر میں ساتھ چل دیئے۔ | |
| ان الله معنا۔ حضور ﷺ نے اس فقرہ میں حضرت ابوبکرؓ کو حفاظت و نصرت الٰہی میں اپنا شریک کیا۔ ان الله مع الذین اتقوا والذین هم محسنون | (نحل آخری آیت) |
| س خوف و حزن رسولوں کو ہو سکتا ہے۔ | |
| i۔ موسیٰ کو فرمایا لا تخف۔ موسیٰ نے عرض کی رب انی قتلت منهم نفسا واخاف ان یقتلون | (قصص :۳۴) |
| ii۔ یعقوب نے کہا انما اشکوا بثی و حزنی الی الله | (یوسف :۸۷) |

| مضمون | حوالہ |
| --- | --- |
| iii- لوط سے فرمایا لا تحزن | |
| iv- حضور کو فرمایا- لا تحزن علیهم- | |
| v- مومنوں کو بھی الا تخافوا ولا تحزنوا ہاں خدا اس حزن اور خوف کو دور کردیتا ہے- | (حم سجدہ : ۳۱) |
| ش- نہی سے مراد عصیان یا نافرمانی نہیں ہوا کرتا- فرمایا لا تحرک به لسانک | (قیامت :۱۷) |
| فلا تذهب نفسک علیهم حسرات | (فاطر:۹) |
| کیا رسول ﷺ نے ہجرت خوف قتل سے کی تھی- آئمہ نے تقیہ خوف جان و مال و آبرو سے کیا تھا- | |
| اگر ابوبکرؓ منافق تھا تو پھر وہ غمگین نہیں ہو سکتا- اگر غم تھا تو رسول ﷺ کی جان کا اور یہ غم ہزار اطمینان سے بہتر ہے رسول ﷺ کو خطرے میں دیکھ کر غمگین صرف عاشق رسول ﷺ ہوگا نہ کہ منافق اور غدار- | |
| 3- حضرت ابوبکرؓ محبوب الٰہی تھے- یا ایها الذین امنوا من یرتد منکم عن دینه | (مائدہ:۵۵) |
| 4- خسر مصطفیٰ- فانکحوا ما طاب لکم من النساء کیا حضور ﷺ کو منافق عورتیں ہی پسند آئی؟ | (نساء:4) |
| ۱- لا تنکحوا المشرکات | (بقرہ : ۲۲۲) |
| 2- الخبیثت للخبثین والخبیثون للخبثات و الطیبات للطیبین والطیبون للطیبات | نور:۲۷ |
| 3- انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون | (الحجر:۱۰) |
| 4- ان علینا جمعه و قرآنه | (قیامت :۱۸) |
| حضرت ابوبکرؓ نے جمع و تدوین قرآن کیا- خدا نے اپنے ابدی کلام کی ابدی حفاظت کس سے کرائی؟ اس کا مقام سوچ لو- | |
| 5- فلا تحسبن الله مخلف وعده رسله قرآن حضرت ابوبکر نے جمع کیا کوئی بھی قرآن کو بگاڑ نہیں سکتا- اگر خلفاء ثلاثہ نے بگاڑ دیا تو حضرت علیؓ نے حفاظت کیوں نہ کی- اس | |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| (ابراھیم: ۴۳) | کی اصلاح کیوں نہ کی۔ حضرت علیؓ کا نسخہ مرضی الٰہی کے مطابق نہ تھا اس لئے اس کو ضائع کرا دیا۔ حضرت ابوبکرؓ کا نسخہ مرضی الٰہی کے مطابق تھا اس کو محفوظ رکھا اور شہرت دی۔ جو قرآن ساری دنیا کے لئے ہادی بن کر نازل ہوا وہ وفات رسول کے بعد فوراً ہی ضائع ہو گیا؟ تمام آئمہ اثنا عشر اسی کو پڑھتے اور عمل کرتے اور سکھاتے رہے۔ |
| حدیث رسولؐ | ۶۔ انی تارک فیکم الثقلین کتاب الله و عترتی۔ لن یفترقا حتی یردا علی الحوض |
| (عبس) | 7۔ فی صحف مکرمة مرفوعة مطهرة بایدی سفرة کرام بررة |
| | **فضائل حضرت عمر بن خطابؓ۔** |
| حیات القلوب جلد دوم صفحہ ۶۲۰ دربیان غزوہ خندق۔ خلاصہ المنہج تفسیر احزاب از اجاءکم جنود آیت ۹ | ۱۔ حضرت عمرؓ فاتح قیصر و کسریٰ ہیں۔ |
| ۱۔ فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۱۴۱، ۳۱۱ ۲۔ الصافی شرح اصول کافی کتاب الحجة جزو سوم صفحہ ۲۸۱ باب شصت و یکم اصل باب ان الائمة لم یفعلوا اشیاء | ۲۔ شیخین کو ابدی صحبت رسول حاصل ہوئی۔ خسر مصطفیٰ داماد مرتضیٰ |
| | **آنحضورؐ کی اولاد کا ذکر۔** |
| اصول کافی کتاب الحجة ابواب التاریخ باب مولد النبیؐ | و تزوج خدیجة و هو ابن بضع عشرین سنة فولد له منها قبل مبعثه القاسم و رقیة و زینب و ام کلثوم وولد له بعد المبعث الطیب ولطاهر و الفاطمة علیها السلام۔ |

| مضمون | حوالہ |
| --- | --- |
| **امام مہدی کے بارے اعتراضات** | |
| شیعہ عقیدہ۔ امام مہدی اہل بیت اور آل رسول سے ہوگا۔<br>جواب۔ آل اور اہل بیت میں سے ہونا خونی تعلق کو نہیں چاہتا کیونکہ | |
| i- واذ نجینا کم من آل فرعون | بقرۃ : ۵۰ |
| ii- واغرقنا آل فرعون | بقرۃ : ۵۱ |
| iii- فاخذنہ و جنودہ فنبذنہم فی الیم<br>گویا آل سے مراد فرعون کے متبعین اور لشکر ہے۔ | القصص : ۴۱ |
| iv- فمن تبعنی فانہ منی میں آل ابراہیم ہی کی طرف اشارہ ہے۔ | ابراہیم : ۳۷ |
| v- فمن شرب منہ فلیس منی و من لم یطعمہ فانہ منی<br>نہر سے پانی پینے والوں کو آل طالوت سے خارج کردیا گیا۔ | بقرۃ : ۲۵۰ |
| vi- انہ لیس من اہلک انہ عمل غیر صالح<br>حالانکہ حضرت نوحؑ کا وہ حقیقی بیٹا تھا۔ جو عمل صالح نہ ہونے کی وجہ سے آل سے نکال دیا گیا۔ | ھود : ۴۷ |
| 2- آل اور اہل بیت میں سے ہونے کے لئے کامل اتباع ضروری ہے۔ | |
| i- النبی اولی بالمؤمنین من انفسہم وازواجہ امہاتہم | احزاب : ۷ |
| ii- امام باقر اور جعفر نے وازواجہ امہاتہم وھو اب لہم پڑھا ہے۔ | تفسیر صافی زیر آیت النبی اولی بالمؤمنین۔ |
| اس لئے فرمایا۔ انما المومنون اخوۃ مومن آپس میں بھائی ہیں۔ | الحجرات : ۱۱ |
| iii- فرمایا۔ سلمان منا اہل البیت وانما اراد علی دیننا۔<br>ایمان اور اتباع کی وجہ سے سلمان فارسی آل رسول میں شامل ہیں۔ ورنہ جسمانی کوئی تعلق نہیں۔ | تفسیر مجمع البیان سورۃ ھود آیت انہ لیس من اہلک |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| | حضرت امام جعفر صادق فرماتے ہیں۔ |
| تفسیر صافی سورۃ ابراہیم زیر آیت فمن تبعنی فانہ منی۔ | من اتقی اللہ منکم واصلح فھو منا اھل البیت۔ تم میں سے جس نے اللہ کا تقویٰ اختیار کیا اور اصلاح کی ہم میں سے اہل بیت میں شامل ہے۔ |
| | حضرت باقرؑ کا قول ہے۔ |
| تفسیر صافی سورۃ ابراہیم زیر آیت فمن تبعنی فانہ منی۔ | من احبنا فھو منا اھل البیت ہم سے محبت کا تعلق رکھنے والا ہم میں سے ہے۔ |
| بحار الانوار جلد ۱۳۔ صفحہ ۱۴ | 3- امام مہدی پر یہ اعتراض کیا جائے گا کہ "لست من ولد فاطمۃ" |
| تفسیر مجمع البیان سورۃ الجمعہ | 4- امام مہدی فارسی النسل ہوگا۔ لو کان الایمان بالثریا لنالتہ رجال من ھولاء۔ |
| | 5- اخرین منھم لما یلحقوبھم نے یہ وضاحت بھی کردی امام مہدی عربی نہ ہوگا بلکہ عجمی ہوگا۔ چنانچہ یہی خبر دی گئی ہے کہ لونہ عربی و جسمہ اسرائیلی۔ کہ اس کا رنگ تو عربی ہوگا مگر جسم اسرائیلی ہوگا۔ اس لئے محمد بن عسکری عربی النسل ہونے کی وجہ سے امام مہدی نہیں ہوسکتے۔ |
| | شیعہ عقیدہ : امام حسن عسکری کے بیٹے امام محمد غار میں دشمن کے خوف سے پوشیدہ ہیں۔ اب تک زندہ ہیں وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہونگے وہی امام مہدی ہیں نہ کوئی اور۔ |
| | جواب :1- امام مہدی صدیوں سے غار میں چھپے ہوئے ہیں یہ عقیدہ قابل قبول نہیں۔ |
| تجلیات صداقت بجواب ہدایت صفحہ ۵۰۰۔ | 2- "غار کے اندر محبوس ہونے کا نظریہ جاھلانہ ہے" |
| | 3- امام کی حیثیت سے استاد اور طبیب کی ہوا کرتی ہے۔ اگر امام صدیوں شاگردوں سے دور ہے یا طبیب مریضوں سے یہ ان کی شان کے خلاف ہے۔ |
| | 4- لقد کان فی قصصھم عبرۃ لاولی الالباب کے مطابق |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| سورۃ یوسف: ۱۲ | انبیاء سابق میں ایسی کوئی مثال نہیں۔ |
| طٰہٰ: ۸۷ | 5- حضرت موسیٰ کی قوم گمراہ ہوئی تو فوراً واپس قوم میں آ گئے مگر امام مہدی میں آنے کا نام نہیں لیتے۔ |
| | 6- عقیدہ کے مطابق ہدایت مہدی کے پاس ہے۔ اور |
| بقرۃ: ۱۶۰ | ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والھدی من بعد بینۃ فی الکتاب و اولئک یلعنھم اللہ ....... آیت قرآنی کے مطابق مہدی صدیوں ہدایت کو چھپا نہیں سکتا۔ |
| | 7- شیعہ عقیدہ کے مطابق "ان الائمۃ لا یموتون الا باختیارھم" (کہ امام اپنی مرضی کے بغیر فوت نہیں ہوتا) جان کے خوف سے غار میں غائب ہونے کا عقیدہ ناقابل فہم ہے۔ |
| | 8- شیعہ کتب میں مختلف روایات ہیں مثلاً جب شیعہ مسلک 72 افراد شامل ہو جائیں گے امام ظاہر ہو جائیں گے۔ بعض میں 313 اور 17 کا عدد بھی ملتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ ایران، عراق، افغانستان، یمن، شام وغیرہ ممالک میں کروڑوں کی تعداد ہے۔ اب امام کو کس کا خوف ہے۔ یا ابھی مذکورہ بالا تعداد بھی ان شیعوں کی نہیں۔ |
| | 9- حقیقت یہ ہے کہ محمد بن حسن عسکری فوت ہو چکے ہیں۔ جیسا کہ علامہ ابن ندیم مشہور عالم ابو سہل نوبختی کے ذکر میں لکھتے ہیں۔ |
| الفہرست ابن ندیم صفحہ ۲۵۱ مطبوعہ مصر۔ | "انہ کان یقول ان اقول ان الامام محمد بن الحسن و لکنہ مات فی الغیبۃ۔ کہ امام محمد بن حسن غیوبت کے زمانہ میں فوت ہو گئے۔ |
| ii۔ ترجمہ محمد اسحاق بھٹی صفحہ ۴۲۸ | علامہ باقر مجلسی نے لکھا ہے۔ |
| بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۷۔ | "سمی القائم قائما لانہ یقوم بعد موت ذکرہ" موت کے بعد کھڑا ہونے سے مراد ان کا مثیل آنا ہے۔ کیونکہ |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ | |
| من وراءھم برزخ الی یوم یبعثون۔ | مومنون : ۱۰۱ |
| اعتراض:۔ مہدی کے آنے سے کفر مٹ جائے گا۔ مگر مرزا صاحب کے آنے سے ایسا نہیں ہوا۔ معلوم ہوا مہدی نہیں آئے۔ | |
| جواب۔ جو کام آنحضور ﷺ کی قوت قدسیہ سے نہ ہو سکا وہ مہدی سے بھی نہ ہو سکے گا۔ ورنہ مہدی کی قوت قدسیہ زیادہ ماننی ہو گی جو کہ نہ ممکن ہے۔ | |
| الف۔ قرآن سے ثابت ہے غیر مسلم قیامت تک رہیں گے۔ | |
| 1- وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ | آل عمران : ۵۶ |
| 2- ولو شاء ربک لجعل الناس امۃ واحدۃ ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک۔ | ھود:۱۱۹ |
| 3- لا یزال الذین کفروا فی مریۃ منہ حتی تاتیھم الساعۃ بغتۃ او یاتیھم عذاب یوم عقیم۔ | حج : ۵۶ |
| تینوں آیات سے ثابت ہوا کہ کافر قیامت تک رہیں گے۔ البتہ | |
| ب۔ امام مہدی کی آمد سے اسلام کو تمام ادیان پر علمی دلائل اور آسمانی نشانات میں غلبہ نصیب ہو گا۔ | |
| ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ | الصف : ۹ |
| جیسا کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ رسولوں کو غلبہ عطا فرماتا رہا ہے۔ | |
| کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی | مجادلہ : ۲۲ |
| لقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین انھم لھم المنصورون وان جندنا لھم الغالبون۔ | الصفات:۱۷۲،۱۷۳ |
| رسولوں کو غلبہ ملا۔ مگر کافر پھر بھی موجود رہے۔ غلبہ سے مراد دلیل اور نشان سے کفر پر غلبہ مراد ہے۔ فرمایا | |
| لیھلک من ھلک عن بینۃ و یحی من حی عن بینۃ | انفال : 43 |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| بنی اسرائیل: ۸۴ بنی اسرائیل: ۸۲ | جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا۔ |
| | **تعزیہ داری** |
| البقرۃ: ۱۵۵ | 1- ولا تقولوا لمن يقتل فی سبيل الله اموات بل احياء و لكن لا تشعرون |
| تہذیب الاحکام کتاب النکاح فیمن احل الله نکاحہ من النساء۔ | 2- روی عن النبی صلی الله علیہ واله وعن الائمة عليهم السلام انهم قالوا اذا جاء كم منا حديث فاعرضوه على كتاب الله فما وافق كتاب الله فخذوه وما خالفه فاطر حوه اور دوہ حدیث قرآن کے مطابق ہو تو لے لو ورنہ رد کردو |
| بحار الانوار جلد اول صفحہ ۲۱ | 3- تعزیہ کرنا قرآن' سنت اور ائمہ کے طریق سے ثابت نہیں اس لئے بدعت ہے۔ يا معشر المسلمين ان افضل الهدى هدى محمد و خير الحديث كتاب الله و شر الامور محدثاتها الا و كل بدعة ضلالة وكل ضلالة ففی النار<br>بہترین ہدایت محمد ﷺ کی ہے جو کہ کتاب اللہ ہے۔ ہر بری بات بدعت ہے جس کا انجام جہنم ہے۔ |
| بحار الانوار جلد ۱ صفحہ ۲۲ | ب السنة ماسن رسول الله صلى الله عليه وسلم والبدعة ما احدث من بعد والجماعة اهل الحق وان كانوا قليلا<br>سنت رسول کے خلاف ہر نئی بات بدعت ہے۔ جماعت' اہل حق ہیں خواہ تھوڑے ہوں۔ |
| ا۔ اصول کافی صفحہ ۳۲۸<br>ii۔ فتح المجید بشرح کتاب التوحید صفحہ ۲۰۰ | 4- اشد الناس بلاء الانبياء۔ لوگوں میں انبیاء پر تکالیف زیادہ آئیں۔ |
| | 5- ...... اذا اصابتهم مصيبة قالوا انا لله وانا اليه |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| بقرہ : ۱۵۷ | راجعون |
| مجمع البحرین زیر لفظ تعزیت | العزاء ممدودا الصبر۔ تعزیت کے معنی صبر کرنا دوسروں کو صبر کی تلقین کرنا ہے۔ |
| مجمع البحرین زیر لفظ تعزیت | ب اراد بالتعزی العزاء ای التصبر والتسلی عند المصیبة وشعاره ان یقول انا لله وانا الیه راجعون کما امر الله صبر کی علامت یہ ہے کہ جیسا خدا کا حکم ہے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا جائے۔ حضرت فاطمہؑ کو حضرت جعفر بن ابی طالب کے شہید ہونے پر فرمایا۔ |
| من لا یحضرہ الفقیہ باب التعزیة والجزع عند المصیبة ...... جلد اول صفحہ ۵۶ | لا تدعی بویل ولا تکل ولا حزن واویلا نہ مچانا اور نہ ہی ناجائز کلمات منہ سے نکالنا۔ |
| فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۲۲۸ | ب قال لفاطمة اذا انا مت فلا تخمشی علی وجها ولا تنثری علی شعرا ولا تنادی بالویل ولا تقیمی نائحة |
| حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۶۵۴<br>۱۱۔جلاء العیون جلد اول صفحہ ۱۱۱<br>ترجمہ سید عبدالحسین حیات القلوب اردو صفحہ ۱۰۰۸ باب نمبر ۶۳ آنحضرت کی وصیتیں۔ | ۵ اے فاطمہ! چون بمیرم روئے خودرا برائے من مخراش و گیسوائے خودرا پریشان مکن و وایلا مگو و برمن نوحۃ مکن و نوحۃ گران را مطلب۔ اے فاطمہ جب میں مرجاؤں تو میرے غم میں اپنے چہرے کو مت زخمی کرنا اور نہ اپنے بالوں کو پریشان کرنا اور مجھ پر فریاد و نالہ اور نوحہ مت کرنا اور نہ نوحہ کرنے والوں کو طلب کرنا۔ |
|  | 7۔ حضرت امام صادقؑ فرماتے ہیں۔ |
| من لا یحضرہ الفقیہ جلد اول صفحہ ۶۰۔ | انا اهل البیت نجزع قبل المصیبة فاذ انزل امر الله عزوجل رضینا بقضائه وسلمناه لامره ولیس لنا ان نکره ما احب الله لنا۔<br>ہمارا طریق ہے مصیبت آنے سے قبل جزع کرتے ہیں جب خدا کا حکم آجائے تو اس کی قضا پر راضی رہتے ہیں۔ |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| | 8- حضرت امام جعفرؒ فرماتے ہیں- |
| من لا یحضرہ الفقیہ جلد اول صفحہ۵۸ | یصنع للمیت ماتم ثلاثۃ ایام من یوم مات بیوی کا استثناء کرکے فرمایا لیس لاحد ان یحد اکثر من ثلاثۃ ایام یعنی تین سو سے زیادہ سوگ منانے کی کسی کو اجازت نہیں- |
| من لا یحضرہ الفقیہ جلد اول صفحہ۶۰ | 9- امیر المومنینؑ نے فرمایا- من جدد قبرا و مثل مثالا فقد خرج من الاسلام یعنی قبر کی تجدید کرنا یا تابوت بنانا اسلام سے خارج کر دیتا ہے- |
| | حضرت ام کلثومؑ نے زنان کوفہ سے فرمایا- |
| جلاء العیون اردو جلد ۲ صفحہ ۵۰۷ | "اے اہل کوفہ! تمہارے مردوں نے ہمارے مردوں کو قتل کیا اور ہم اہلبیت کو اسیر کیا پھر تم کیوں روتی ہو خداوند عالم بروز قیامت ہمارا تمہارا حاکم ہے- |
| تفسیر القمی صفحہ ۲۶۷ سورۃ توبہ زیر ایت انفروا خفافا وثقالا | آنحضرت ﷺ نے فرمایا النیاحۃ من عمل الجاھلیۃ نوحہ کرنا جاہلیت کا کام ہے- |
| حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۳۴ | ب فرمایا "چہار خصلت بد ہمیشہ در امت من خواہد بود" ان چہار میں ایک نوحہ ہے- اگر نوحہ کنندہ توبہ نہ کند پیش از مردن چوں روز قیامت مبعوث شود جامہ از مس گداختہ و جامعہ از جرب براو بپوشانند |
| نہج البلاغہ صفحہ ۱۳۶ ، | 12- صفین کے مقتولین پر کوفی عورتوں کو روتے سن کر حضرت علیؑ نے حرب بن شرجیل الشامی سردار کو فرمایا- "الا تنھونھن عن ھذا الرنین" کہ ان عورتوں کو نوحہ سے منع نہیں کرتے؟ یعنی یہ ناجائز ہے |
| | آنحضرت ﷺ عورتوں سے بیعت لیتے وقت عہد لیتے' لا تلطمن خدا و لا تخمشن وجھا و لا تنتفن شعرا و لا تشققن جیبا و لا تسودن ثوبا و لا تدعین بویل کہ تم چہروں پر تھپڑ نہ مارنا' نہ منہ نوچنا' نہ بال نوچنا' نہ کپڑے |

| مضمون | حوالہ |
|---|---|
| پھاڑنا نہ کپڑے سیاہ کرنا نہ ہلاکت کی بد دعائیں کرتا۔ | تفسیر الصافی سورۃ الممتحنہ صفحہ ۳۱۱ |
| ۱۴ حضرت حمزہؓ کی شہادت پر آنحضرت ﷺ کا اپنا نمونہ یہ تھا۔ | |
| "نزد امراو اظہار جزعی نکرد و آہی نکشید و آبی از دیدہ جاری نہ گردانید۔ نہ جزع فزع کی نہ آہ کھینچی اور نہ ہی آنسو بہائے۔ | حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۱۷۰۔ |
| بلکہ انصاری عورتوں کو فرمایا۔ "مروھن فلیرجعن و لا یبکین علی ھالک بعد الیوم" انہیں کہہ دو واپس چلی جائیں اور آج کے بعد کسی مرنے والے پر ہرگز نہ روئیں۔ | مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۸۴ |
| 15- حضرت علیؓ نے آنحضرت ﷺ کی وفات پر فرمایا۔ | |
| "وان الجزع لقبیح الا علیک وان المصائب بک لجلیل وانہ قبلک وبعدک لجلل" گویا آنحضرت ﷺ کا سانحہ ارتحال سب سے اہم اسلامی مصیبت ہے مگر اس پر بھی واویلا کرنا نہ جائز تھا اور نہ جائز ہوا۔ | نہج البلاغہ صفحہ ۱۳۵ |
| 16- ینزل الصبر علی قدر المصیبۃ و من ضرب یدہ علی فخذہ عند مصیبۃ حبط عملہ۔ مصیبت کے وقت ران پر ہاتھ مارنا اجر کو باطل کر دیتا ہے۔ | نہج البلاغہ صفحہ ۱۲۸ مشدی۔ |
| 17- حضرت امام صادق نے ایک شخص کو اس کے بیٹے کی تعزیت کرتے ہوئے فرمایا۔ | |
| "قدمات رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم افما لک بہ اسوۃ کیا آنحضرت ﷺ کی وفات میں تیرے لئے کوئی نمونہ نہیں؟ | من لا یحضرہ الفقیہ جلد اول صفحہ ۵۵ |
| 18- حضرت ابو عبداللہؑ نے فرمایا کہ جو مبتلائے مصیبت ہو فلیذکر مصابہ بالنبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم فانہ من اعظم المصائب | فروع کافی۔ کتاب الجنائز |
| 19- حضرت علیؓ نے فرمایا۔ واذا فارق الصبر الامور | |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| الصافی شرح اصول کافی جلد ۴ صفحہ ۱۷۶ | فسدت الامور - صبر کے بغیر سب امور فاسد ہو جاتے ہیں۔ |
| مجمع البیان جلد اول صفحہ ۲۲۱- | 20-افی الحدیث من استرجع عند المصیبۃ جبر اللہ مصیبتہ مصیبت کے وقت انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے سے خدا مصیبت دور کر دیتا ہے۔ |
| العمران :۲۰۰ | 21- اصبروا وصابروا |
| مجمع البیان زیر آیت اصبروا الصابرو | ب معناہ اصبروا علی المصائب |
| الصافی شرح اصول کافی جلد ۴ صفحہ ۱۷۸ | ج امام ابو عبداللہ فرماتے ہیں- "ان صبر شیعتنا اصبر منا" یعنی ہمارے شیعہ تو ہم سے بھی زیادہ صبر کرتے ہیں۔ |
| الصافی شرح اصول کافی جلد ۴ صفحہ ۱۷۸ | د صبر سے تعزیت کرنے والوں کے لئے جیسا کہ اہل سنت والے کرتے ہیں ۳۰۰ درجوں کا وعدہ ہے۔ |
| من لا یحضرہ الفقیہ جلد ا صفحہ ۵۵ | 22-التعزیۃ الواجبۃ بعد الدفن امام صادقؑ کا قول ہے تعزیہ دفن کرنے کے فوراً بعد ہوتا ہے نہ کہ سالہا سال بعد واویلا کرنا۔ |
| تفسیر القمی صفحہ ۳۵۶ | 23-من لم یتعز بعزاء اللہ تقطعت نفسہ علی الدنیا حسرات- آنحضور ﷺ نے فرمایا جو اللہ کی تعزیت پر صبر نہیں کرتا وہ محروم ثواب ہوتا ہے صرف حسرت رہ جاتی ہے۔ |
| 1- فروع کافی کتاب الجنائز<br>حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۷۳۳ | 24 آنحضرت ﷺ کی وفات پر فرشتہ نے صبر کی تلقین کی- حضرت علیؑ نے فرمایا "اگر نہ آں بود کہ امر کردی بصبر کردن و نہی نمودی از جزع نمون ہر آئینہ آبہائی سرخود را در مصیبت تو فرد میر یختیم و ہر در آئینہ در مصیبت ترا ہرگز رونمی گردیم و جراحت مفارقت ترا از سینہ بیرون نمی کردیم وایں ہادر مصیبت تواند کے است از بسیار<br>حضرت ابو جعفر نے فرمایا- الصراخ بالویل والعویل ولطم الوجۃ والصدور جز الشعر من النواصی ومن اقام النواحۃ فقد ترک الصبر وھوذ میم |

| حوالہ | مضمون |
|---|---|
| فروع کافی کتاب الجنائز صفحہ ۱۲۱ | واحبط اللہ تعالی اجرہ" یعنی واویلا مچانا اور منہ پیٹنا اور سینہ کوبی کرنا اور بال نوچنا اور نوحہ کرنا جزع ہے فرمایا جس نے ایسا کیا اس نے صبر کو چھوڑ دیا وہ صابر نہیں- ہاں جو صبر کرے اور انا للہ کہے اور اللہ کی حمد کرے وہ راضی بالقضا ہے اس کو اجر اللہ دے گا- جو یہ نہ کرے وہ قابل مذمت ہے اللہ تعالی اس کا اجر ضائع کر دے گا-<br>حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں- |
| در ثمین فارسی | 1- جان و دلم فدائے جمال محمد است- خاکم نثار کوچہ آل محمد است |
| فتاوی احمدیہ صفحہ ۲۴۷ | 2- مگر حسینؓ طاہر مطہر تھا اور بلاشبہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو اللہ تعالی اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے...... |
| اعجاز احمدی صفحہ ۴۸ | 3- میں یقین رکھتا ہوں کہ کوئی انسان حسینؓ جیسے یا حضرت عیسیٰؑ جیسے راستباز پر بدزبانی کر کے ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتا......... |

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# کتابیات

| نمبر | کتاب | مصنف | |
|---|---|---|---|
| ۱ | ابن ماجہ | محمد بن یزید بن ماجہ | اسلامی اکادمی اردو بازار لاہور جنوری ۱۹۹۰ء |
| ۲ | ابوداؤد | سلیمان بن الاشعث السجستانی | المطبعۃ التازیہ لصاحبہا عبدالواحد محمد التازی مصر |
| ۳ | اثبات الالہام والبیعہ اردو | عبدالجبار مترجم مولوی محمد حسن صاحب | مطبع ریاض ہند امرتسر باہتمام نور احمد مہتمم ۱۳۰۰ھ |
| ۴ | اثر ابن عباس فی دافع الوسواس | مولانا ابوالحسنات عبدالحی لکھنوی | مطبع یوسفی واقع فرنگی محل باہتمام مولوی محمد ادریس انصاری بار دوم |
| ۵ | مسند احمد بن حنبل | امام احمد بن حنبل | دار لفکر مصری |
| ۶ | اربعین فی احوال المہدیین | محمد اسماعیل شہید | کلکتہ |
| ۷ | اشارات فریدی | مولانا رکن الدین | اسلامک بک فاؤنڈیشن لاہور |
| ۸ | ارشاد رحمانی و فضل رحمانی | سید محمد علی | درویش پریس دہلی ۱۹۱۴ء |
| ۹ | اسباب بغاوت ہند | سرسید احمد خاں | اردو اکیڈمی سندھ مشن روڈ کراچی |
| ۱۰ | اسباب النزول | ابوالحسن علی بن احمد الواحدی | الطبعۃ الاولیٰ مطبعہ مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ مصر ۱۹۵۹ء |
| ۱۱ | اصول کافی | ابو جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق | المطبع العالی المعتزی المنشی نو لکشور لازال بالفرح السرور |

| نمبر | کتاب | مصنف | |
|---|---|---|---|
| ۱۲ | افتاب نبوت | قاری محمد طیب مہتمم دیوبند | ناشر ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور مطبوعہ اشرف پریس لاہور |
| ۱۳ | اقتراب الساعہ | | مطبع مفید عام الکائنہ آگرہ ۱۳۰۱ھ |
| ۱۴ | الاقتصاد فی مسائل الجہاد | ابو سعید محمد حسین بٹالوی | وکٹوریہ پریس |
| ۱۵ | اکمال الدین | محمد بن علی بن حسین بن بابویہ القمی | المطبعہ الحیدریہ النجف |
| ۱۶ | اکمال الاکمال شرح مسلم | ابو عبداللہ محمد بن خلفہ الوشتانی | مطبعہ السعادہ بجوار محافظتہ مصر ۱۳۲۸ھ |
| ۱۷ | امام مہدی کے انصار اور ان کے فرائض | حسن نظامی | روز بازار سٹیم پریس امرتسر ۱۹۱۲ء |
| ۱۸ | آئینہ مودودیت | سید ضیاء المتین کاظمی | دفتر مرکزی جمیعہ العلماء پاکستان اکبری دروازہ لاہور |
| ۱۹ | بانگ درا | علامہ اقبال | شیخ غلام علی اینڈ سنز لیمٹڈ پبلشر دسمبر ۱۹۸۶ء |
| ۲۰ | باقیات اقبال | سید عبدالواحد معینی ایم۔اے آکسن | آئینہ ادب چوک مینار انارکلی لاہور |
| ۲۱ | صحیح بخاری | ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری | مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور دسمبر ۱۹۸۵ء |
| ۲۲ | پنجاب چیفس | H.D.Craik W.L.Conran | سنگ میل پبلیکیشنز ۲۵ شاہراہ پاکستان لاہور ۱۹۹۳ء |
| ۲۳ | تاریخ ابن الخلدون | عبدالرحمن بن خلدون | مطبع سرکاری حسب حکم جناب کپتان بالزائد صاحب |

| نمبر | کتاب | مصنف | |
|---|---|---|---|
| ۲۴ | تاریخ الخلفاء | جلال الدین سیوطی | ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشن ممالک پنجاب ۱۸۷۰ء |
| ۲۵ | تاریخ مرزا | ابو الوفاء ثناء اللہ | مطبع لال سنیم پریس لاہور طبع اول جولائی ۱۹۱۹ء ندوہ المحدثین گوجرانوالہ۔ پاکستان |
| ۲۶ | تجدید واحیاء دین | ابوالاعلی مودودی صاحب | مکتبہ جماعت اسلامی دارالسلام جمال پور پٹھان کوٹ |
| ۲۷ | تحذیر الناس | مولانا محمد قاسم نانوتوی | قاسمی پریس دیوبند باہتمام مولوی محمد طیب و مولوی محمد طاہر صاحبان |
| ۲۸ | تحریک قادیان | سید حبیب صاحب مدیر سیاست | مقبول عام پریس لاہور ستمبر ۱۹۳۳ء |
| ۲۹ | تذکرہ ابوالکلام آزاد | فضل الدین احمد مرزا | کتابی دنیا میکلوڈ روڈ لاہور |
| ۳۰ | تذکرہ | محمد عنایت اللہ المشرقی | مطبع روز بازار امرت سر باہتمام شیخ عبدالعزیز |
| ۳۱ | تذکرہ اولیاء فارسی | فرید الدین عطار | مطبع محمدی لاہور باہتمام تاجر بی ریب دریا۔ |
| ۳۲ | ترجمہ القرآن | محمود الحسن | ۱۔ ادارہ اسلامیات انارکلی ۱۹۰ لاہور۔ ۲۔ مطبوعہ مدینہ پریس بجنور یوپی انڈیا |
| ۳۳ | ترجمان وہابیہ | نواب صدیق الحسن خان صاحب | مطبع محمدی لاہور ۱۳۱۲ھ |
| ۳۴ | جامع ترمذی | ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ | |

| نمبر | کتاب | مصنف | |
|---|---|---|---|
| | | ترمذی | نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور اپریل ۱۹۸۸ء |
| ۳۵ | تصانیف احمدیہ | سرسید احمد خاں | مطبع مفید عام آگرہ باہتمام محمد قادر علی خاں سوتی ۱۹۰۳ء |
| ۳۶ | تعلیمات اسلام اور مسیحی اقوام | مولانا قاری محمد طیب صاحب دیوبند | نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی مئی ۱۹۸۶ء |
| ۳۷ | تفسیر ابن کثیر | ابوالفداء اسماعیل عماد الدین بن کثیر | نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی |
| ۳۸ | اتقان | جلال الدین سیوطی | سہیل اکیڈمی شاہ عالم مارکیٹ لاہور ۱۹۷۴ء |
| ۳۹ | تفسیر اتقان اردو | مترجم محمد حلیم انصاری | میر محمد کتب خانہ مرکز علم وادب آرام باغ کراچی |
| ۴۰ | تفسیر احمدی | سرسید احمد خاں | مطبع مفید عام آگرہ باہتمام محمد قادر علی خاں ۱۹۰۳ء |
| ۴۱ | الہام الرحمان فی تفسیر القرآن | مولانا عبیداللہ سندھی | ناشر مولانا محمد معاویہ ادارہ بیت الحکمیہ کبیر والا ضلع ملتان جھنگ روڈ مسعود پرنٹرز لاہور |
| ۴۲ | تفسیر بحر محیط | اثر الدین ابوعبداللہ محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان الاندلسی | الناشر مکتبہ ومطابع النصر الحدیثیہ الریاض |
| ۴۳ | تفسیر البیضاوی | ناصر الدین عبداللہ بن عمر بیضاوی | مشرکہ مکتبہ ومطبعہ مصطفیٰ البابی الحلبی داولادہ بمصر ۱۹۶۸ء |
| ۴۴ | ترجمان القرآن بلطائف البیان | نواب صدیق الحسن خان | مطبع احمدی واقع لاہور |

| نمبر | کتاب | مصنف | |
|---|---|---|---|
| ۴۵ | تفہیم القرآن | ابوالاعلیٰ مودودی | مکتبہ تعمیر انسانیت اندرون موچی دروازہ لاہور |
| ۴۶ | تکملہ مجمع بحار الانوار | شیخ محمد طاہر | المطبع العالی المنشی نول کشور ذی المعالی۔ |
| ۴۷ | تفسیر ثنائی | ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری | ادارہ ترجمان السنہ ۷۔ ایبک روڈ انارکلی لاہور |
| ۴۸ | جامع البیان | ابو جعفر محمد بن جریر طبری | شرکہ مکتبہ ومطبعہ مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ مصر ۱۹۵۴ء |
| ۴۹ | تفسیر حسینی | حسین بن علی | مطبع مجیدی کانپور باہتمام حاجی محمد شفیع |
| ۵۰ | تفسیر خازن | علاؤالدین علی بن محمد البغدادی | مطبعہ مصطفیٰ محمد صاحب المکتبہ التجاریہ الکبریٰ مصر |
| ۵۱ | در منثور | جلال الدین سیوطی | دار المعرفۃ للطباعۃ والنشر بیروت لبنان |
| ۵۲ | روح البیان | شیخ اسماعیل حقی | المطبعۃ العثمانی ۱۳۰۶ھ |
| ۵۳ | روح المعانی | شہاب الدین محمود آلوسی | مکتبہ رحمانیہ ۱۸ اردو بازار لاہور |
| ۵۴ | عرائس البیان فی حقائق القرآن | محی الدین بن العربی | مطبع نول کشور لکھنؤ |
| ۵۵ | تفسیر عمدۃ البیان | سید عمار علی | مطبع یوسفی دہلی باہتمام سید علی حسین ۱۳۰۲ھ |
| ۵۶ | فتح البیان فی مقاصد القرآن | ابوطیب صدیق بن حسن القنوجی | الطبعۃ الاولیٰ مصر ۱۳۰۱ھ |
| ۵۷ | فتح القدیر | علامہ شوکانی | مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ مصر رمضان ۱۳۵۰ھ |

| نمبر | کتاب | مصنف | |
|---|---|---|---|
| ۵۸ | تفسیر القرآن | محی الدین ابن العربی | دار الاندلس۔ بیروت |
| ۵۹ | تفسیر القرآن | علامہ محمد رشید رضا | الطبعہ الثانیہ دار المنار ۱۴۔ شارع الانشا ۱۳۴۶ھ |
| ۶۰ | تفسیر القرآن | محمد عبدہ | مجلہ المنار الطبعہ الاولی ۱۳۲۵ھ |
| ۶۱ | تفسیر القمی | شیخ ابوالحسن علی بن ابراہیم | مطبوعہ ایران |
| ۶۲ | تفسیر الکبیر | امام فخر الدین رازی | الطبعہ الثانیہ دار الکتب العلمیہ طہران۔ ایران |
| ۶۳ | مجمع البیان فی تفسیر القرآن | ابو علی الفضل بن الحسن الطبرسی | مکتبہ العلمیہ الاسلامیہ طہران سوق الشیرازی |
| ۶۴ | تفسیر محمدی | مولانا حافظ محمد بارک اللہ | مطبع محمدی لاہور ۱۸۸۴ء |
| ۶۵ | تفسیر مدارک | عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی | قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی |
| ۶۶ | تفسیر مراغی | احمد مصطفیٰ المراغی | مکتبہ ومطبعہ مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ بمصر |
| ۶۷ | تفسیر مظہری | قاضی محمد ثناء اللہ مظہری | ندوۃ المصنفین الکائنہ دہلی |
| ۶۸ | تفہیمات الٰہیہ | شاہ ولی اللہ دہلوی | اکادمیہ شاہ ولی اللہ دہلوی مطبع الحیدری لجبت روڈ حیدر آباد سندھ ۱۹۶۷ء |
| ۶۹ | تقریب المرام | شیخ عبدالقادر کردستان | قاہرہ۔ مصر |
| ۷۰ | تنقیحات اسلام | ابوالاعلیٰ مودودی | مکتبہ جماعت اسلامی لاہور |
| ۷۱ | تہذیب اخلاق | نواب یار جنگ مولوی محمد چراغ علی | تاجران کتب قومی کوچہ ککے زئی نقشبند بازار کشمیری لاہور |

| نمبر | کتاب | مصنف | |
|---|---|---|---|
| ۷۲ | تیسیر الوصول الی جامع الاصول | عبدالرحمٰن الزبیدی شافعی | دار المعرفہ للطباعہ والنشر بیروت ۱۹۷۷ء |
| ۷۳ | تفسیر جامع الصغیر | جلال الدین سیوطی | المکتبہ اسلامیہ سمندری لائلپور۔ پاکستان ارشاد پرنٹنگ پریس لاہور |
| ۷۴ | جلاء العیون | ملا محمد باقر مجلسی | ۱۔ شیعہ جنرل بک ایجنسی محلہ شیعہ اندرون موچی دروازہ لاہور<br>۲۔ مطبع شاہی لکھنؤ بفرمائش سید ضمیر حسین تاجر کتب چوک لکھنؤ |
| ۷۵ | جلالین مع کمالین | جلال الدین سیوطی | مطبع المجتبائی الدھلوی لمنشی علی ممتاز |
| ۷۶ | جنم ساکھی بھائی بالا | | مفید عام پریس گلاب سنگھ پنجاب یونیورسٹی چندی گڑھ ۱۹۴۷ء |
| ۷۷ | حجۃ الاسلام | مولانا محمد قاسم نانوتوی | مطبع احمدی علی گڑھ مدرسہ اسلامیہ دیوبند سے شائع کیا |
| ۷۸ | حج الکرامہ | نواب محمد صدیق الحسن صاحب | مطبع شاہجہان بھوپال |
| ۷۹ | حیات القلوب | محمد باقر مجلسی | امامیہ کتب خانہ مغل حویلی اندرون موچیدروازہ لاہور |
| ۸۰ | خاتم الاولیاء | محمد بن علی بن الحسن الحکیم ترمذی | المطبعہ الکاثولیکیہ بیروت |
| ۸۱ | ختم نبوت | ابو الاعلیٰ مودودی | اسلامک پبلیکیشنز لیٹڈ ۱۳ ای |

| نمبر | کتاب | مصنف | |
|---|---|---|---|
| | | | شاہ عالم مارکیٹ لاہور |
| ۸۲ | خریدہ العجائب | سراج الدین الوردی | الطبعہ الثانیہ مطبع مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ بمصر |
| ۸۳ | الخائص الکبری اردو | عبدالرحمٰن جلال الدین سیوطی مترجم غلام معین الدین نعیمی | مدینہ پبلشنگ کمپنی ایم۔ اے جناح روڈ کراچی |
| ۸۴ | الخیرا لکثیر | شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی | مطبوعات المجلس العلمی نمبر ۱۳ مدینہ پریس بجنور ۵۲ ۱۳ھ |
| ۸۵ | الخیرا لکثیر اردو | مترجم عابد الرحمٰن صدیقی کاندھلوی | قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی |
| ۸۶ | دار القطنی | علی بن عمر الدار القطنی | دار المحاس للطباعہ ۲۴۶ شارع الجیش القاہرہ |
| ۸۷ | دیوان تبریز | شمس الدین تبریز | مطبع نامی منشی نول کشور لکھنؤ |
| ۸۸ | زاد المعاد | ابن القیم | المطبعہ المیمنیہ مصر |
| ۸۹ | زبدہ المرام | عبدالغنی حنبلی | مطبع گیلانی لاہور باہتمام بابو نظام الدین پرنٹر |
| ۹۰ | زرقانی | علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی | الطبعہ الاولیٰ ازہر مصر ۱۳۲۵ھ |
| ۹۱ | درس القرآن | عبدالحی فاروقی۔ مرغوب احمد توفیق اور عبدالواحد | ادارہ اصلاح و تبلیغ اسٹریلین بلڈنگ حمایت اسلام پریس لاہور |
| ۹۲ | سائنٹیفک قرآن | محمد شفیق الختورائی | قرآن سوسائٹی دفتر ۹۸۔ ایم پی اے بلڈنگ نکل روڈ کراچی |
| ۹۳ | سوانح احمدی | محمد جعفر صاحب تھانیسری | اسلامیہ سٹیم پریس لاہور باہتمام منشی محمد لیق خاں |

| نمبر | کتاب | مصنف | |
|---|---|---|---|
| ۹۴ | سیرت ابن ہشام اردو | مترجم عبدالجلیل صدیقی | شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلیشرز لاہور، حیدر آباد- کراچی<br>علمی پرنٹنگ پریس لاہور ۱۹۷۵ء |
| ۹۵ | سیرت الرسول اردو | مترجم محمد وارث کامل | گارڈن پریس لاہور بار دوم ۱۹۶۱ء |
| ۹۶ | شرح زرقانی | محمد بن عبدالباقی | الطبعہ الاولی بالمطبعہ الازھریہ المصریہ ۱۳۲۷ھ |
| ۹۳ | شرح عقائد نسفی | محمد خادم حسین | المطبع العلوی اہتم بہ علی محمد بخش خاں لکھنوی |
| ۹۴ | شرح خصوص الحکم | عبدالرزاق القاشانی | الطبعہ الثانیہ ۱۹۶۶ء |
| ۹۵ | شعلہ مستور | غلام احمد پرویز | ادارہ طلوع اسلام لاہور |
| ۹۶ | صافی شرح اصول کافی | مولوی تصدق حسین | مطبع فیض منبع منشی نو لکشور لکھنؤ |
| ۹۷ | کتاب الصافی فی تفسیر القرآن | محمد بن المرتضیٰ کاشانی | کتاب فروشی اسلامیہ تہران |
| ۹۸ | الصراط السوی فی احوال المہدی | سید محمد سبطین الرسوی | امامیہ کتب خانہ مغل حویلی اندرون موچی دروازہ لاہور |
| ۹۹ | الطبری | ابو جعفر محمد بن جریر الطبری | مکتبہ خیاط- شارع بلیس بیروت- لبنان |
| ۱۰۰ | الطبقات الکبیر | محمد بن سعد کاتب الواقدی | طبع فی مدینہ لیدن المحروسہ بمطبعہ ۱۳۲۱ء |
| ۱۰۱ | الفتاوی | محمود شلتوت | جامعہ ازھر دسمبر ۱۹۵۹ء مصر |
| ۱۰۲ | الفتاوی الحدیثیہ | شیخ احمد شہاب الدین ابن حجر والہیشمی | مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ بمصر الطبعہ الثانیہ ۱۹۷۰ء |

| نمبر | کتاب | مصنف | |
|---|---|---|---|
| ۱۰۳ | الفتاوی دارالعلوم دیوبند | مولانا محمد شفیع مفتی دیوبند | مکتبہ دارالاشاعت کراچی |
| ۱۰۴ | الفتاوی نذیریہ | سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی | اہلحدیث اکادمی کشمیر بازار لاہور |
| ۱۰۵ | فتح الباری | حافظ ابن الحجر عسقلانی | دارنشر الکتب الاسلامیہ ۲۔شارع شیش محل لاہور |
| ۱۰۶ | فتح الربانی والفیض الرحمانی | عبدالقادر جیلانی | المطبع المیمنہ مصطفی البابی الحلبی واخویہ مصر |
| ۱۰۷ | فتح المجید شرح کتاب التوحید | عبدالرحمن بن حسن بن عبدالوہاب نجدی | مطبع الانصاری دہلوی باوارہ مولوی عبدالمجید ۱۳۱۱ھ |
| ۱۰۸ | فتوحات مکیہ | ابو عبداللہ محمد بن علی المعروف ابن العربی | دارالکتب العربیہ الکبریٰ مصر |
| ۱۰۹ | فتوح الغیب اردو | مترجم سکندر شاہ قادری | محمد تقی، محمد زکی تاجران کتب اردو بازار جامع مسجد دہلی |
| ۱۱۰ | الفروع من الجامع الکافی | محمد بن یعقوب | المنشی نول کشور لکھنؤ |
| ۱۱۱ | الفصل الملل والاھوا النحل | علی بن احمد بن حزم اندلسی | میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی |
| ۱۱۲ | فصوص الحکم اردو | مترجم محمد عبدالقدیر صدیقی | نذیر سنز پبلشیرز ۴۰۔ اے اردو بازار مطبع آر۔ آر پرنٹرز لاہور |
| ۱۱۳ | الفوز الکبیر | شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی | مطبع محمدی لاہور حسب فرمائش تاجران فقیر اللہ، عبدالقادر |
| ۱۱۴ | الفہرست ندیم اردو | مترجم محمد اسحاق بھٹی | ادارہ ثقافت اسلامیہ ۲۔کلب روڈ لاہور |

| نمبر | کتاب | مصنف | |
|---|---|---|---|
| ۱۱۵ | قصص الانبیاء | عبدالوہاب نجار | دار احیاء التراث العربی شارع سوریا بنایہ درویش بیروت |
| ۱۱۶ | سید عطاء اللہ شاہ بخاری | شورش کاشمیری | اسلامی کتب خانہ زیر جامع مسجد راولپنڈی |
| ۱۱۷ | قلائد الجواہر فی مناقب عبدالقادر | محمد یحیٰ | مدینہ پبلشنگ کمپنی ایم۔اے جناح روڈ کراچی |
| ۱۱۸ | کشف المحجوب | علی ہجویری داتا گنج بخش | ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز تاجران کشمیری بازار لاہور |
| ۱۱۹ | کنز العمال | علاؤ الدین علی المتقی | موسسہ الرسالہ |
| ۱۲۰ | کنز الحقائق | عبدالرؤف المناوی | المکتبہ الاسلامی سمندری لائلپور۔ الارشاد پرنٹنگ پریس لاہور |
| ۱۲۱ | غایہ المقصود | سید علی حائری | مطبع شمس الہند لاہور باہتمام محمد شمس الدین شائق ۱۳۱۸ھ |
| ۱۲۲ | ماثبت بالسنہ فی ایام السنہ | شیخ عبدالحق دہلوی | مطبع محمدی لاہور |
| ۱۲۳ | مباحثہ شاہجہان پور | مولوی محمد قاسم صاحب پادری اسکاٹ | مطبع مجتبائی دہلی۔ جنوری ۱۸۹۱ء |
| ۱۲۴ | مبداء المعاد | مجدد الف ثانی احمد سرہندی | ادارہ مجددیہ ناظم آباد نمبر ۳ کراچی نمبر ۱۸ |
| ۱۲۵ | مثنوی روم | جلال الدین رومی | مطبع منشی نول کشور لکھنؤ |
| ۱۲۶ | مجمع البحرین | ملا زین العابدین | درکار خانہ استاد الماہر مشہدی محمد تقی حفظہ اللہ تعالیٰ |
| ۱۲۷ | المحلی | ابو محمد علی بن احمد سعید بن حزم | مطبعہ الامام ۳ اشارع قرقول المنشیہ القلعہ مصر |
| ۱۲۸ | مختصر سیرو الرسول | محمد بن عبدالوہاب | دار العربیہ للطباعہ والنشر |

| نمبر | کتاب | مصنف | |
|---|---|---|---|
| | | | بیروت۔ لبنان |
| ۱۲۹ | مرقاۃ المفاتیح | علی بن سلطان محمد | مکتبہ امدادیہ ملتان |
| ۱۳۰ | مسدس حالی | الطاف حسین حالی | ایم جہانگیر اینڈ کمپنی اردو بازار نذیر پرنٹنگ پریس لاہور |
| ۱۳۱ | الصحیح المسلم | مسلم بن حجاج بن مسلم | الطبع الاولی بالمطبعہ العامرہ فی دار الخلافہ العلیہ ۱۳۳۴ھ |
| ۱۳۲ | المسوی شرح موطا مالک | شاہ ولی اللہ محدث دہلوی | باہتمام مالکان کتب خانہ رحیمیہ سنہری مسجد دہلی برقی پریس |
| ۱۳۳ | المشکوۃ | محمد بن عبداللہ | مکتبہ رحمانیہ اردوبازار لاہور مطبع فالکن پریس لاہور |
| ۱۳۴ | المعجم الصغیر | محمد شکور محمود | المکتب الاسلامی بیروت دار عمار عمان |
| ۱۳۵ | مفردات فی غریب القرآن | علامہ حسین بن محمد بن المفضل | نور محمد اصح المطابع کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی |
| ۱۳۶ | مقالات سرسید احمد خاں | سرسید احمد خاں | |
| ۱۳۷ | مقدمہ ابن الخلدون | عبدالرحمن بن خلدون | مطبع مصطفیٰ محمد صاحب المکتبہ التجاریہ شارع محمد علی مصر |
| ۱۳۸ | مکتوبات احمد | یعقوب علی خاں | ریش سٹیم پریس لاہور |
| ۱۳۹ | مکتوبات امام ربانی اردو | مترجم محمد سعید نقشبندی | مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی |
| ۱۴۰ | منار الہدی | الشیخ علی البحرانی محمد بن عبدالعزیز | مطبع گلزار حسنی الکائن فی بمبئی ۱۹ محرم ۱۳۲۰ھ |
| ۱۴۱ | مناقب آل ابی طالب | رشید الدین محمد بن علی | المطبعہ العلمیہ بقم ایران |
| ۱۴۲ | مواہب اللدنیہ | | |

| نمبر | کتاب | مصنف | |
|---|---|---|---|
| ۱۴۳ | موضوعات کبیر | علی بن محمد سلطان القاری | مطبع محمدی لاہور |
| ۱۴۴ | موعدہ تحریف قرآن | علی الحائری | محمد رضی الرضوی محلہ شیعان موچی دروازہ لاہور |
| ۱۴۵ | المہدی الموعود | علی دوانی | دار الکتب الاسلامیہ بازار سلطانی طہران |
| ۱۴۶ | النجم ثاقب یازندگانی مہدی موعود | میرزا حسین نوری | کتاب فروشی جعفری مشہدی بازار سرائے محمدیہ |
| ۱۴۷ | النجم الثاقب | | مطبع احمدی پٹنہ مغلپورہ |
| ۱۴۸ | نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب | | تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۲۵۲ لاہور |
| ۱۴۹ | نظرات فی القرآن | محمد الغزالی | دار الکتب الحدیثیہ تصاحبہا توفیق عفیفی ۱۴ شارع الجمہوریہ |
| ۱۵۰ | نقش آزاد | ابو الکلام آزاد | کتاب منزل لاہور |
| ۱۵۱ | نہج البلاغہ | علامہ سید شریف | حیدری پریس لاہور |
| ۱۵۲ | ینابیع المودہ | شیخ سلیمان بن شیخ ابراہیم | الطبعہ الثانیہ علی نفقہ مکتبہ العرفان صیدا بیروت |
| ۱۵۳ | الیواقیت والجواہر | عبد الوہاب الشعرانی | ادارہ اسلامیات انار کلی لاہور |